بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly
BADAR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

جلد: 75/شمارہ 34/ 20/اگست 2026ء، 06/ربیع الاول 1448 ہجری قمری/20/ظہور 1405 ہجری شمسی (www.akhbarbadr.in)

ارشاد باری تعالیٰ

چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو جو اچھی باتوں کی تعلیم دے

وَلۡتَکُنۡ مِّنۡکُمۡ اُمَّۃٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ (آلِ عمران:105)

ترجمہ: اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

ارشاد نبوی ﷺ

جو شخص ہدایت کی طرف بلائے تو اس کا اجر ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کی مانند ہوگا

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ۔ (ترمذی کتاب الفتن باب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر 2169)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یا تو تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کرے گا۔ پھر تم دعائیں کروگے لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا"۔ (صحیح مسلم/کِتَاب الْعِلْمِ/حدیث: 6804)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلائے تو اس کا اجر ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کی مانند ہوگا اور یہ ان کے اجر میں کچھ بھی کم نہ کرے گی اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے تو اس پر اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس کی پیروی کرنے والوں کے گناہ ہوں گے۔ یہ بات ان کے گناہوں میں سے بھی کم نہ کرے گی۔

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جلسہ سالانہ میں محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے آنا چاہیئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحتِ نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے‘‘۔ (مجموعہ اشتہارات جلد نمبر۱ صفحہ ۴۴۰)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:- ’’حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا... اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔‘‘
(آسمانی فیصلہ اشتہار ۳۰؍دسمبر ۱۸۹۱ء روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۱-۳۵۲)

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ ’’یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۴۴۳)

تبرکات حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

’’یہ جلسہ جیسا کہ میں پہلے بھی متعدد بار بیان کر چکا ہوں اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ قادیان وہ مقام ہے کہ ایک دن اس طرف کوئی رُخ بھی نہیں کرتا تھا۔ کئی لوگ اِس قسم کے تھے جو قادیان اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام سُن کر بڑی بڑی دُور سے قادیان پہنچنے کی خواہش سے روانہ ہوتے تھے مگر بٹالہ یا امرتسر پہنچ کر واپس ہو جاتے تھے کیونکہ انہیں بتایا جاتا تھا کہ قادیان میں بہت بڑا دجّالی فتنہ ہے۔ کئی آدمی ہماری جماعت میں آج بھی ایسے موجود ہیں جو کفِ افسوس مل رہے ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان کیوں نہ آئے وہ بٹالہ یا امرتسر سے محض اس لئے لَوٹ گئے کہ دشمنوں نے ان سے بعض ایسی باتیں کہیں جنہیں سن کر انہوں نے قادیان آنا پسند نہ کیا۔ اگر وہ اُس وقت پہنچ جاتے تو صحابہ میں داخل ہو جاتے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص کو دیکھ کر احمدیت میں تو داخل کر دیا مگر صحابیت سے محروم رہ گئے۔...

پس یہ بھی ایک نشان ہے جو جلسہ کے دنوں میں نظر آتا ہے کہ لوگ اتنی کثیر تعداد میں یہاں جمع ہوتے ہیں جس کا کبھی وہم و گمان بھی نہ ہوسکتا تھا اور پھر یہ نشان بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنہیں جاہل سمجھا جاتا تھا اس چشمہ سے اِس شوق سے پیتے ہیں کہ دوسری قوموں کے پیاسے بھی اس طرح نہیں پی سکتے۔

قادیان کے رہنے والوں کو خدا تعالیٰ نے اس دار کی حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے جس کی برکت کے لئے وہ لوگوں کو جمع کر کے یہاں لاتا ہے۔ پس یہاں کی جماعت کے احباب کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ اِس آنے والے دن کے لئے تیاری کریں۔ مکانوں والے مہمانوں کے لئے اپنے مکان دیں اور اس کے علاوہ اپنے اجسام اور اوقات بھی خدمت کے لئے پیش کریں۔ اور جو منتظمین ہیں انہیں میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے متواتر کہا ہے کارکنوں کو کام سے پہلے مشق کرائیں۔‘‘ (خطباتِ محمود جلد 12 صفحہ 509 تا 513)

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14/اگست 2026 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو. کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔ احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

اداریہ

جلسہ سالانہ قادیان -- تیاری کا وقت شروع ہو چکا ہے

جیسا کہ قارئین جانتے ہیں کہ امسال سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے قادیان دار الامان میں 131 واں جلسہ سالانہ 25/26/27 دسمبر 2026ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس جلسہ کے انعقاد میں صرف پانچ مہینے کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس اعتبار سے اب وقت آ گیا ہے کہ جلسہ میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کر دی جائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1891ء میں جب اس جلسہ کی بُنیاد رکھی تو اس جلسہ کو بیعت کے بُنیادی مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ قرار دیا تھا۔ آپ نے فرمایا:

(1) جلسہ کا قیام بیعت کے مقصد کی تکمیل کیلئے

تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول کریم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی بُرہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دُور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے سو اس بات کیلئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دُعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروانہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہو گی۔ اور چونکہ ہر ایک کیلئے بباعث ضعف فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میّسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کیلئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کیلئے بڑی بڑی تکلیف اور بڑے بڑے حربوں کو اپنے پر روا رکھیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کیلئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویّہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔''

(2) جلسہ کا مقصد ربّانی باتوں کا سُننا اور امام وقت کی دُعا

پھر جلسہ کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سُننے کیلئے اور دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سُنانے کا شُغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کیلئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہو گی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔

(3) نئے بھائیوں سے ملاقات

اسی طرح فرمایا:

ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

(4) فوت ہو جانے والے بھائیوں کیلئے دُعا

'' جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کی دعائے مغفرت کی جائے گی۔''

جلسہ کی عظمت و اہمیت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کی جو اغراض و مقاصد بیان فرمائے ہیں اُن سے اس میں شمولیت کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

اس جلسے کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ (اشتہار 7/دسمبر 1891ء)

اس موقع پر یہ بات یاد رکھی جانے والی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بحکم الٰہی اس جلسہ کی شروعات اس سال کی جبکہ آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تھا اور ملک کے طول و عرض میں شدید مخالفت کا طوفان چل رہا تھا۔ ہندوستان کے مختلف مکاتب فکر کے بڑے بڑے مولانا صاحبان آپ پر کفر کے فتوے لگا رہے تھے اور آپ کے متعلق دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے فتوے دے رہے تھے۔ ایسے حالات میں جبکہ آپ ایسا دعویٰ فرما چکے تھے جو مسلمانوں کے مروّجہ عقیدہ حیاتِ مسیح کے بالکل خلاف تھا بظاہر یہی نظر آتا تھا کہ لوگ قادیان میں اکٹھا نہیں ہوں گے۔ باوجود شدید مخالفتوں اور روکوں کے 1891ء کے جلسہ میں جو مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا پچھتّر افراد شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے خوش قسمت صحابہ کی فہرست حضور علیہ السلام نے اپنی تصنیف لطیف '' آسمانی فیصلہ '' میں درج فرمائی ہے۔ پھر شدید مخالفتوں روکوں ایذاء رسانیوں اور مساجد سے دھکے دے کر نکالے جانے کے باوجود 1892ء کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد پانچ صد تھی جن میں سے بیرون قادیان دور دور سے تشریف لانے والوں کی تعداد تین صد پچیس تھی۔ حضور علیہ السلام نے یہ فہرست اپنی تصنیف لطیف '' آئینہ کمالاتِ اسلام '' میں درج فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مخالفت کے طوفانوں میں سے گزرنے والی یہ کشتی کس قدر کامیابی سے چل رہی تھی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات جو 1908ء میں ہوئی اس سے قبل آپ کی حیات طیّبہ کے آخری جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد دو ہزار تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سال بہ سال کس طرح اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو ترقی عطا فرماتا رہا ہے۔

1908ء میں خلافت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ تھا جس میں شاملین کی تعداد تین ہزار تھی۔ مخالفین کفر کے فتوے لگا کر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی وجہ سے سمجھتے تھے کہ یہ سلسلہ نابود ہو جائے گا لیکن اللہ نے ایک ہی سال میں اس الٰہی جلسہ کی حاضری میں ایک ہزار کا اضافہ فرما دیا۔

دور خلافت ثانیہ کے پہلے سال 1914ء میں جلسہ کی حاضری چھ ہزار تھی اور دور خلافت ثانیہ کے آخری جلسہ کی حاضری جو دسمبر 1964ء میں ربوہ میں منعقد ہوا ایک لاکھ سے زائد تھی۔ (الفضل 24/دسمبر 1965ء) خلافت ثانیہ کے جلسوں میں لوائے احمدیت لہرایا جانے لگا اور قادیان و ہندوستان سے نکل کر ان جلسوں کی حاضری دنیا کے ممالک تک پھیلنے لگی اور دنیا کے کئی ممالک کی نمائندگی ان جلسوں میں ہونے لگی۔

خلافت ثالثہ کا آخری جلسہ جو دسمبر 1981ء میں ربوہ میں منعقد ہوا اس کی حاضری بفضلہٖ تعالیٰ دو لاکھ تھی۔ جلسہ کے مہمانوں کے لئے جدید سہولتیں مہیا ہونے لگیں۔ روٹی پکانے کی مشینیں لگائی گئیں جو خود احمدی انجینئرز نے تیار کیں۔

خلافت ثالثہ کے بعد خلافت رابعہ میں ایک طرف تو برطانیہ میں مرکزی جلسہ سالانہ منعقد ہوتا رہا تو دوسری طرف اس جلسہ کی شاخیں دنیا کے کئی ملکوں میں پُھوٹنے لگیں۔ جہاں وسیع و عریض زمینیں خرید کر جلسہ گاہ بنائے گئے۔ چنانچہ آج آپ دیکھیں کہ قادیان، ربوہ کے علاوہ برطانیہ، امریکہ، کینیڈا اور افریقہ و جزائر میں کئی ممالک میں تمام تر سہولتوں کے ساتھ ایسے وسیع و عریض سینٹر قائم ہیں جہاں جلسہ ہائے سالانہ ہزارہا مہمانوں کے ساتھ شایان شان طریق پر منعقد ہو رہے ہیں۔

یقیناً جلسہ سالانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی اور صداقت کا ایک بہت بڑا نشان ہے۔ الحمد للہ کہ ہم بھارت کے احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اس مقدس دار الامان کے جلسہ میں ہر سال شامل ہونے کی توفیق ملتی ہے۔ جہاں حضرت مسیح پاک علیہ السلام اور آپ کے صحابہ شامل ہوئے تھے اور جہاں مقدس خلفائے احمدیت جلسہ ہائے سالانہ میں شامل ہوتے رہے اور جہاں وہ مقدس مقامات ہیں جہاں خدا کے مسیح نے دن رات دُعائیں کیں۔ پس ضروری ہے کہ ہم اس خوش قسمتی پر فخر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو بھی سمجھیں اور ابھی سے خود بھی اور اپنی زیر نگرانی احباب کو بھی جلسہ سالانہ 2026ء میں شامل ہونے کیلئے بھرپور تحریک کریں۔

یہ تو سب کو معلوم ہی ہے کہ قادیان میں ان دنوں سخت سردی کا موسم ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے بھی مناسب تیاری کر کے آنا چاہئے۔ اور حضور علیہ السلام کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر تھوڑی تھوڑی رقم اس غرض کے لئے پس انداز کی جاتی رہے تو بسہولت سفر کا خرچ اور سامان سفر میّسر آسکتا ہے۔

لہٰذا ربّانی باتوں کو سُننے کیلئے اور دُعاؤں میں شامل ہونے کے لئے بالخصوص اس خطاب اور دُعا میں شامل ہونے کیلئے جو کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ایک انمول خزانہ سمجھ کر اس میں شامل ہونے کی ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہئے۔ وباللہ التوفیق۔

منظوم کلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

بن کے سورج ہے چمکتا آسماں پر روز و شب

ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیاں	مدّعائے حق تعالیٰ مدّعائے قادیاں
وہ ہے خوش اموال پر، یہ طالبِ دیدار ہے	بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیاں
گر نہیں عرشِ معلّیٰ سے یہ ٹکراتی تو پھر	سب جہاں میں گونجتی ہے کیوں صدائے قادیاں
دعوٰئ طاعت بھی ہو گا اِدّعائے پیار بھی	تم نہ دیکھو گے کہیں لیکن وفائے قادیاں
میرے پیارے دوستو تم دم نہ لینا جب تلک	ساری دنیا میں نہ لہرائے لوائے قادیاں
بن کے سورج ہے چمکتا آسماں پر روز و شب	کیا عجب معجز نُما ہے رہنمائے قادیاں
غیر کا افسون اس پہ چل نہیں سکتا کبھی	لے اڑی ہو جس کا دل زلفِ دوتائے قادیاں
اے بتو! اب جستجو اُس کی ہے امیدِ محال	لے چکا ہے دل مرا تو دلربائے قادیاں
یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب	پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں
خیال رہتا ہے ہمیشہ اس مقام پاک کا	سوتے سوتے بھی یہ کہہ اٹھتا ہوں ہائے قادیاں
جب کبھی تم کو ملے موقع دعائے خاص کا	یاد کر لینا ہمیں بھی اہلِ وفائے قادیاں

(کلام محمود۔ اخبار الفضل جلد 12 ۔ 25 جولائی 1924ء)

خطاب حضور انور

2025-24ء میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور تائید و نصرت کے عظیم الشان نشانات میں سے بعض کا ایمان افروز تذکرہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اب یہ لوگ خود سوچ لیں کہ اس سلسلہ کے برباد کرنے کے لیے کس قدر انہوں نے زور لگائے اور کیا کچھ ہزار جان کاہی کے ساتھ ہر ایک قسم کے مکر کیے ہیں... پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ضرور ان کی جان توڑ کوششوں سے یہ تمام سلسلہ تباہ ہو جاتا۔ کیا کوئی نظیر دے سکتا ہے کہ اس قدر کوششیں کسی جھوٹے کی نسبت کی گئیں اور پھر وہ تباہ نہ ہوا بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا۔ پس کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحۂ ہستی پر اس کا نام و نشان نہ رہے مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخت دور دور چلی گئی اور اب وہ درخت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزارہا پرند اس پر آرام کر رہے ہیں۔‘‘

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 2025ء کے موقع پر دوسرے دن بعد دوپہر کے اجلاس سے سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور دل نشین خطاب (حصہ دوم)

(خطاب کا یہ متن ادارہ بدر، ادارہ الفضل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اب میں بعض واقعات بیان کر دیتا ہوں۔

سارے تو بیان نہیں کر سکتا چند ایک جس کی وجہ سے لوگوں کا احمدیت کی طرف رجحان ہوا یا اس کی وجہ سے بیعتیں ہوئیں یا احمدیت کے مخالفین کے ساتھ جو سلوک ہوا اس سے ماحول پہ اچھا اثر پڑا۔

سینیگال

کے ریجنل مبلغ زنگاشور کہتے ہیں۔ مَیں یہاں کے گاؤں میں تبلیغ کے لیے گیا۔ گاؤں کے امام نے باقیوں کو بھی بلا لیا اور کہتے ہیں ہم نے ان کو بتایا کہ امام مہدی آ گئے ہیں اور ان کو قبول کرنے کی اہمیت بتائی۔ جماعت کے قیام کے مقصد کا بتایا کہ جماعت اس طرح تبلیغ کر رہی ہے۔ گاؤں کو آباد ہوئے کہتے ہیں اسّی سال ہو چکے ہیں لیکن گاؤں کی تاریخ میں آج تک یہاں اس گاؤں میں کبھی جمعہ نہیں ہوا۔ مسلمان گاؤں ہے کیونکہ گاؤں کے امام کو صرف نماز پڑھانی آتی تھی جمعہ پڑھانا نہیں آتا تھا۔ دوسرے ان کا خیال تھا کہ جمعہ صرف شہر کی جامع مسجد میں ہو سکتا ہے گاؤں میں نہیں ہو سکتا۔ یہ غلط تصور عام طور پہ غیر از جماعت میں بعض علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ تو اس کے امام نے کہا کہ میری عمر پچھتر سال ہو چکی ہے میں نے کبھی جمعہ نہیں پڑھا اور اس دوران میں کہتے ہیں نزدیکی شہروں سے یہاں بہت سے امام علماء بھی آئے اور پھر ان کو جمعہ کی نماز کی طرف توجہ دلائی گئی، جمعہ پڑھایا گیا، سوال جواب ہوئے اس میں، سکولز کے ٹیچر اور کالج کے پروفیسر بھی بعض شامل تھے۔ امام مہدی کے ثبوت اور سچا ہونے کے متعلق سوال ہوئے۔ ان کو ان کا جواب دیا گیا۔ یہ جواب سن کر امام سمیت گاؤں کے وہاں 128/افراد نے بیعت کر لی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا اعلان کیا اور اب بھی وہاں تبلیغ کا کام جاری ہے۔

گنی گناکری

سے لوکل مشنری کہتے ہیں کہ گاؤں فولاوا میں جب تبلیغ کے لیے گئے تو گاؤں کے کچھ لوگ جن کا تعلق فولانی قبیلے سے تھا کہنے لگے کہ ان لوگوں کی بات مت سننا کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔ یہ پروپیگنڈا پاکستانی مولویوں کی طرف سے بھی ہوتا ہے اور مختلف مولویوں کی طرف سے بھی ہوتا ہے۔ یہ اَور کام کریں نہ کریں وہاں جا کے یہ پروپیگنڈا ضرور کرتے ہیں۔ اس پر مجمع سے ہی ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ یہی اعتراض شروع میں اسلام پر لگایا جاتا تھا جبکہ میں اس جماعت کو بہت عرصے سے جانتا ہوں اور میں نے ہمیشہ ان لوگوں کو حقیقی اسلام پر عمل کرتے دیکھا ہے۔ لہٰذا آپ میں سے جو بھی اسلام احمدیت قبول کرنا چاہتا ہے بلا خوف کرے کوئی ڈرنے کی ضرورت نہیں اور اس وجہ سے پھر وہاں امام سمیت 440/لوگ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

پھر

خوابوں کے ذریعے سے لوگ احمدی ہوتے ہیں

اس کے بھی واقعات ہیں۔ ایک دو میں سنا دیتا ہوں۔

کانگو کنشاسا

کے لوکل مشنری مالالہ حمید صاحب کہتے ہیں۔ گاؤں سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون زیبیو (Zabibu Babingwa) صاحبہ نے بیان کیا کہ انہوں نے دو مرتبہ خواب میں دیکھا کہ وہ جھیل کے کنارے ایک باغ میں ہیں اور وہاں سے ایک کشتی گزرتی ہے جس پر ایک گندم گوں شخص کی تصویر ہے۔ ان کو کہا جاتا ہے کشتی پر سوار ہو جائیں مگر وہ انکار کرتی ہیں۔ انہی دنوں میں ان کو بچے جو احمدیہ مسجد میں جاتے رہتے تھے انہوں نے اصرار کیا کہ وہ مسجد بھی چلیں اس پر حامی بھرتے ہوئے انہوں نے جانے کا ارادہ کر لیا۔ جب وہ مسجد میں داخل ہوئیں اور ٹی وی پر انہوں نے مجھے دیکھا تو کہنے لگی کہ یہ وہی شخص ہے جس کو میں نے کشتی پر دیکھا تھا اس کے بعد لوکل مشنری صاحب سے چند سوالات پوچھے اور بیعت کر لی۔

بیلجیم

سے مبلغ انچارج کہتے ہیں ایک ابراہیم صاحب ہیں ان کا تعلق لبنان سے ہے۔ تین ہفتے قبل جلسہ سالانہ بیلجیم میں شامل ہوئے انہیں جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ موصوف مسلسل رو رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ چند سال قبل میں نے خواب میں ہو بہو یہی جگہ دیکھی تھی اور دیکھا کہ غیر عرب لوگ اس جگہ پر اسلام کی خدمت کر رہے ہیں اور بہت بڑا اسلام کا اجتماع ہو رہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی اجتماع میں موجود ہیں اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہا ہوں۔ موصوف نے خواب سنانے کے بعد کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہاں لے کر آیا ہے۔ اب میں فوری بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ موصوف کو سمجھانے کی کوشش کی گئی کہ آپ لٹریچر پڑھیں، دعا کریں لیکن موصوف نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس جماعت کے اجتماع میں شامل ہوں وہ جماعت کبھی جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ وہ اسی وقت بیعت فارم فِل کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

یہاں

اسلام آباد یوکے

سے رومانہ صاحبہ ہیں۔ یہ بھی کہتی ہیں کہ میرا احمدیت کے سفر کا آغاز تیئس سال کی عمر میں ہوا۔ میں کٹر سنی گھرانے کے ساتھ رہ رہی تھی۔ بچپن سے یہی سنایا سکھایا گیا تھا کہ سنیت یا سنی جماعت ہی واحد سچا راستہ ہے اور سنی مدارس میں تعلیم حاصل کرتی رہی۔ 2019ء میں یہ سب بدل گیا جب میں نے یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ وہاں قریب ہی مجھے ایک خوبصورت مسجد، مسجد ناصر نظر آئی جو ایک احمدی مسجد ہے۔ میں نے گھر والوں کو آ کے بتایا کہ اس طرح میں نے مسجد دیکھی جو احمدی مسجد کہلاتی ہے۔ کہتی ہیں ان کا ردّعمل بڑا حیران کن تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہاں نہ جانا وہ تو کافر لوگ ہیں۔ اس سے مجھے اَور تجسّس پیدا ہوا۔ میں نے خاموشی سے تحقیق شروع کر دی اور جو سوالات میرے ذہن میں برسوں سے موجود تھے میں نے یوٹیوب پر ویڈیو دیکھیں۔ احمدیہ ویب سائٹ دیکھی، مضامین پڑھے، احمدی طلبہ سے بات کی۔ آہستہ آہستہ میرا دل ماننے لگا کہ شاید احمدیت ہی اصل اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ سے میں راہنمائی طلب کرتی رہی۔ کہتی ہیں ایک دن خواب میں مَیں نے خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو ایک تیز بہتے دریا کے پار دیکھا۔ مجھے دریا پار کرنے سے ڈر لگا کہ میں ڈوب جاؤں گی۔ اسی لمحے حضرت صاحب کی آواز آئی خدا تعالیٰ اپنے بندے کو تنہا نہیں چھوڑتا اور دریا غائب ہو گیا اور میں دوسری طرف پہنچ گئی۔ اسی طرح انہوں نے ایک خواب میں مجھے بھی دیکھا اور اس سے بھی ان کے ایمان میں مضبوطی پیدا ہوئی۔ اس طرح ایک خواب میں انہوں نے اپنی مرحوم دادی کو دیکھا جو اسلام آباد کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھیں۔ تو کہتی ہیں یہ ساری باتیں میرے لیے اطمینان کا باعث بنیں اور پھر میں نے تبلیغ ڈیسک کے ذریعہ سے بیعت کر لی۔

مالی

کے ریجن سکاسو (Sikasso) سے مبلغ لکھتے ہیں کہ لامین بیلو صاحب کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ جب بیعت کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ ریڈیو احمدیہ پر امام مہدی کا ذکر روز سنتے تھے مگر بیعت کی طرف دل مائل نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز ریڈیو احمدیہ سنتے ہوئے ان کی آنکھ لگ گئی اور انہوں نے خواب میں دیکھا کہ لوگوں کا ایک مجمع ہے جو نماز کا انتظار کر رہا ہے اور نماز کی امامت کے لیے امام مہدی تشریف لائے ہیں۔ اس کے بعد نماز کا اعلان ہوتا ہے اور انہوں نے بھی امام مہدی علیہ السلام کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ اس کے ساتھ ہی ان کا دل احمدیت کے متعلق بالکل مطمئن ہو گیا اور انہوں نے آ کے بیعت کر لی۔

مالی

کے ریجن سکاسو کے مبلغ یہ کہتے ہیں کہ ایک بزرگ عالم دین ابو بکر تراؤرے صاحب کو بیعت کی توفیق

ملی۔ ایک لمبے عرصے سے ریڈیو احمدیہ کو شوق سے سن رہے تھے۔ ایک شادی کی تقریب میں ان کی احمدی احباب سے ملاقات ہوئی۔ احمدیت کا مزید تعارف ہوا اور احمدیوں نے کہا ہم آپ کے گھر آئیں گے، تعارف ہو گیا ہے۔ ابوبکر صاحب بتاتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ ان کا گھر کچھ عرصے میں نور سے بھرنے والا ہے۔ اس خواب کے دو دن بعد احمدی احباب عمر معاذ صاحب مبلغ سلسلہ کے ہمراہ ابوبکر صاحب کے گھر گئے اور چند سوالات کے بعد ابوبکر صاحب کا دل احمدیت کی طرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل مطمئن ہو گیا اور مائل ہو گیا اور انہوں نے اپنے گھر والوں کے ساتھ بیعت کر لی۔

دہریہ لوگ بھی جماعت احمدیہ سے رابطہ کر کے پھر خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین رکھتے ہیں۔

ساؤتومے

سے مبلغ انچارج کہتے ہیں۔ خون کے عطیہ کے حوالے سے پرنسپ جزیرے پر ایک تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں جماعت کے مبلغ کو تقریر کے لیے مدعو کیا گیا۔ تقریر کا عنوان تھا عطیہ خون اور خدمت خلق کے کاموں میں مذہب کا کردار۔ اس تقریب کے بعد عطیہ خون کی تنظیم کا صدر جو ایک دہریہ تھا مبلغ سلسلہ کے پاس آیا اور کہا کہ پہلی دفعہ میرے دل نے یہ محسوس کیا ہے کہ مذہب انسانیت کی خدمت کا درس دیتا ہے۔ آج سے پہلے میں سمجھتا تھا کہ مذہب صرف لوگوں کو بے وقوف بنانے کا نام ہے۔ میں مذاہب کو انسانیت کا دشمن سمجھتا تھا۔ اس لیے خدا پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ آج کی تقریر سننے کے بعد میرے دل میں شدید تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اگر خدا ایسا ہے جو اسلام احمدیہ پیش کرتی ہے تو ایسے خدا پر ایمان لانا بہت ضروری ہے اس لیے میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ مبلغ نے انہیں سمجھایا کہ صرف تقریر پہ جذباتی نہ ہو جائیں کچھ پڑھ لیں لیکن انہوں نے کہا میں نے فیصلہ کر لیا اب میں نے بیعت کرنی ہے۔

مخالفین کے پروپیگنڈے کے نتیجہ میں بیعتیں ہوتی ہیں۔ مربی سلسلہ

لائبیریا

ناصر صاحب کہتے ہیں کہ اپنے لوکل معلم ابراہیم صاحب کے ساتھ ایک نئے علاقے میں تبلیغ کے لیے گیا۔ ہم ایک گاؤں میں پہنچے۔ یہ سارا گاؤں مسلمانوں کا تھا۔ امام مسجد کو اپنے آنے کا مقصد بتایا۔ انہوں نے سب گاؤں والوں کو اکٹھا کر لیا۔ ہم نے جماعت کا تعارف، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور مقصد نیز جماعت کی خدمات و ترقیات کے متعلق تفصیل سے بتایا۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جو دیر تک جاری رہا۔ آخر میں اس گاؤں کے امام محمد سریوس صاحب کھڑے ہوئے اور بتایا کہ آپ لوگوں کے آنے سے پہلے ہم نے جماعت احمدیہ کے بارے میں بہت سی منفی رنگ میں باتیں سنی ہوئی تھیں۔ آج آپ نے آ کے جماعت کا جو تعارف پیش کیا ہے یہ ایک بالکل مختلف چیز ہے۔ اس لیے میں سب لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے بارے میں نہ صرف وہ منفی باتیں جھوٹ پر مبنی تھیں بلکہ اس وقت اگر کوئی جماعت اسلام کی حقیقی تعلیمات پیش کرتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ یہ بتاتے ہوئے وہ کچھ جذباتی بھی ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے نہ صرف اپنے سارے گاؤں کے ساتھ جماعت میں شمولیت کا اعلان کیا بلکہ یہ بھی بتایا کہ قریب کے دو اَور گاؤں بھی جمعہ پڑھنے ان کی مسجد میں آتے ہیں اس لیے میں آپ کے ساتھ جاتا ہوں۔ وہاں بھی جا کے تبلیغ کروں گا اور بڑے جوش جذبے سے انہوں نے وہاں جا کے تبلیغ کی۔ اس طرح چھ سو کے قریب لوگ بیعت کر کے شامل ہوئے اور اب وہ اس علاقے میں مستقل جماعت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

قرغیزستان

سے نومبائع تیمر بیک خاماز (Temirbek Khamaz) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں میں احمدیت کی طرف اس لیے نہیں آیا کہ کسی نے مجھے مجبور کیا یا قائل کیا۔ میں نے اس کے لیے خود تحقیق کی ہے۔ مجھے شروع سے ہی یہ جاننے کا اشتیاق تھا کہ اصل حقیقت کہاں ہے۔ میں نے اس بارے میں پڑھا، سنا، سوال کیے۔ روایتی اسلام میں بہت سی باتیں مجھے سمجھ نہیں آتی تھیں۔ مثلاً ہم کیوں اب بھی یہ انتظار کر رہے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے؟ حالانکہ قرآن میں صاف طور پر کہا گیا ہے کہ تمام انبیاء عام انسان تھے اور وفات پا چکے ہیں۔ آج اسلام اتنے فرقوں میں کیوں تقسیم ہے اور ہر جگہ جھگڑے ایک دوسرے پر تنقید اور اختلافات ایک دوسرے سے خوف کیوں ہے؟ جب میں نے احمدیت کو جاننا شروع کیا تو سب کچھ سمجھ آتا ہے۔ میں نے سمجھا کہ احمدی جو کہتے ہیں وہ منطقی ہے۔ قرآن اور حدیث پر مبنی ہے اور ساتھ ہی عقل سلیم کے خلاف نہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تعلیم جنہوں نے مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا وہ بالکل ویسی نہیں تھی جیسی دشمن اکثر پیش کرتے ہیں۔ آپ کی تعلیم میں کوئی انتہا پسندی نہیں بلکہ اس میں امن کا پیغام ہے۔ اپنے نفس کے خلاف جہاد، انسانیت کی خدمت کی تعلیم ہے۔ مجھے یہ سمجھ آیا کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور آمد ثانی کوئی آسمانی معجزہ نہیں بلکہ ایک شخص ہے جس نے ایک مشن کے ساتھ آنا ہے اور ہماری روحانیت کو سنوارنے آنا ہے۔ ایک اَور چیز جس نے مجھے بہت متاثر کیا وہ خلافت ہے اور زندہ حقیقی خلیفہ روحانی راہنما جو نفرت نہیں پھیلاتا بلکہ محبت، صبر اور ایمانداری کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ محض نظریہ یا لفاظی نہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دنیا بھر کے احمدی واقعی بہتر بننے کی کوشش کرتے ہیں، دوسروں کی مدد کرتے ہیں، ایمان کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ ان سب باتوں نے مجھے یقین دلایا کہ ہاں! یہی وہ سچائی ہے جس کی میں تلاش کر رہا تھا۔ میں احمدی اس لیے بنا کہ یہاں ایمان اور عقل میں ٹکراؤ نہیں۔ اس لیے کہ یہاں صرف اللہ کے بارے میں بات نہیں ہوتی بلکہ اللہ کی موجودگی محسوس ہوتی ہے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد کے میرے احساسات بہت اچھے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ میری سنتا ہے اور زندگی میں میری مدد کرتا ہے اور اس بات پر میں اللہ کا شکر گزار ہوں۔

بعض لوگ احمدیوں کا نمونہ دیکھ کے بیعتیں

کرتے ہیں۔ اس کا بھی ایک واقعہ بتا دیتا ہوں۔

تنزانیہ

ریجن کے معلم کہتے ہیں جب ہم احمدیہ مسجد کی افتتاح کی تیاریوں میں مصروف تھے اور چٹائیاں بچھا رہے تھے تو وہاں ایک آدمی آیا اور جماعت کے بارے میں معلومات لینے کے بعد بیعت کرنے کی خواہش کی۔ جب اس سے پوچھا کہ آپ احمدی کیوں ہونا چاہتے ہیں تو اس نے کہا کہ جماعت کے افراد کے درمیان پایا جانے والا اخوت اور تعاون بہت غیر معمولی بات ہے جو مجھے بہت پسند آیا ہے۔ معلم صاحب مزید لکھتے ہیں کہ اس گاؤں میں مسجد کے افتتاح کے پروگرام میں یہ جماعت احمدیہ کے تعارف کا ایک بہت ہی موثر ذریعہ بنا ہے۔ اب یہاں لوگ باقاعدگی سے نماز پڑھنے آتے ہیں اور اظہار کر رہے ہیں کہ وہ جماعت میں شامل ہونے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اس طرح صرف ابتدائی تقریب کی برکت سے ہی دو نوجوان اس وقت موقع پر جماعت میں شامل ہوئے۔

احمدیہ ریڈیو کے ذریعے سے جماعت میں لوگ شامل ہو رہے ہیں۔

جب

مالی

کے ایک صاحب ساجو (Saju) نے بیعت کی تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ کے احمدی ہونے کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ میری عمر پینتالیس سال سے زیادہ ہو چکی ہے۔ میں نے دیکھا کہ احمدی مشنریز جب ریڈیو پروگرام کرتے تھے وہ اپنے تمام دلائل قرآن کریم و حدیث سے بیان کرتے ہیں جبکہ میں پہلے تیجانی جماعت میں شامل تھا جب اپنے لوگوں سے کسی بات کا پوچھتا تھا تو کہتے کہ بس یہ ایسا ہی ہے ہمارے بانی نے ایسا کہا ہے اور قرآن و حدیث کا کوئی حوالہ نہ دیتے۔ جبکہ جماعت احمدیہ کے لوگ تمام باتیں قرآن کریم اور حدیث سے کرتے ہیں۔ میں چار سال تحقیق کرنے کے بعد آج بیعت کر رہا ہوں۔ اس طرح نیک فطرت لوگ ہیں اگر عقل ہو، سمجھ ہو تو لوگ سمجھتے ہیں اور بیعتیں کرتے ہیں۔

کیمرون

کے شہر مروہ سے علی عمران بیان کرتے ہیں کہ 2004ء میں مَیں پرائمری سکول میں پڑھتا تھا۔ ہمارے اسلامیات کے استاد ہمیں پڑھاتے تھے کہ امام مہدی کا زمانہ آ گیا ہے اور کسی وقت بھی ظہور امام مہدی ہو سکتا ہے۔ امام مہدی اسی طرح آ کر جہاد شروع کریں گے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کے ذریعے سے جہاد کیا تھا۔ یہ بھی غلط الزام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لگایا جاتا ہے۔ آپ نے اسلام پھیلانے کے لیے بالکل جہاد نہیں کیا تھا۔ کہتے ہیں اگرچہ میں بچہ تھا لیکن میں نے استاد کی پُر جوش باتیں سن کے دل میں ارادہ کر لیا کہ اگر امام مہدی علیہ السلام میری زندگی میں ظاہر ہوئے تو میں ضرور ان کے ساتھ مل کر جہاد کروں گا، یعنی جہاد بالسیف۔ کہتے ہیں تیرہ سال بعد مروہ شہر میں ایک پروگرام میں ان کی ملاقات معلم ابوبکر سے ہو گئی۔ معلم صاحب نے اتفاقاً میرے محلے میں گھر لیا۔ معلم صاحب نے مجھے تبلیغ کی، جماعت کا پیغام پہنچایا کہ امام مہدی علیہ السلام آ چکے ہیں اور فوت بھی ہو چکے ہیں اور اب ان کی پانچویں خلافت جاری ہے۔ معلم ابوبکر نے مجھے تفصیل سے سمجھایا کہ جہاد سے کیا مراد ہے۔ تلوار کا جہاد نہیں بلکہ علمی اور تبلیغ کا جہاد ہے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام نے کیا اور اب بھی یہ جہاد جاری ہے۔ اس پر میں نے معلم صاحب سے کہا کہ نوٹ کر لیں کہ میں احمدی ہوں اور میرے بچپن کی مراد اب پوری ہوئی ہے۔ مَیں نے غور سے شرائط بیعت پڑھیں اور پھر میں نے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی اور اب کہتے ہیں میں معلم صاحب کے ساتھ تبلیغ کے لیے جاتا ہوں اور نومبائعین بچوں کی کلاسیں بھی لیتا ہوں۔ اس سے میرے علم میں بھی اضافہ ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے میں جماعت کا تعارف بھی مزید بڑھ رہا ہے۔

نومبائعین میں غیر معمولی تبدیلی

کس طرح ہوئی۔ اس کا ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔

بینن

کے ایک ریجن کے مبلغ مرزا فرحان صاحب کہتے ہیں: دیفالے (Defale) گاؤں میں متعدد انفرادی اور اجتماعی تبلیغی پروگرامز کا انعقاد کیا گیا۔ ان اجتماعی پروگرامز کا گاؤں کی اکثریت پر نہایت گہرا اثر پڑا۔ ایک پروگرام کے اختتام پر گاؤں کے چیف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم لامذہب لوگ ہیں اور ہم اپنے گذشتہ اعمال پر شرمندہ ہیں کیونکہ ہم سب جانتے ہیں کہ جو کام ہم کرتے آئے ہیں وہ ٹھیک نہیں جن میں سرفہرست شراب نوشی ہے۔ میرے نزدیک یہ سب برائیوں کی جڑ ہے۔ آج آپ کی آمد پر ہم نے اسلام کی خوبصورت تعلیمات کا بیان سنا جس نے ہمیں ہمت دی اور میں آج سب کے سامنے برملا اعلان کرتا ہوں کہ آج کے بعد شراب نوشی نہیں کروں گا اور وہ سب جو سمجھ گئے ہیں کہ یہ شراب ہمیں ہلاک کر رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے ان سے کہا کہ وہ بھی وعدہ کریں کہ ہم آج کے بعد اس بری عادت کو ہمیشہ چھوڑ دیں گے اور جماعت احمدیہ میں داخل ہوں گے۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے وہاں بھی اس طرح جماعت قائم ہو گئی۔

اسی طرح بعض لوگوں کی بیعت کرنے کے بعد نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ پہلے مسلمان ہونے کے باوجود نمازیں نہیں پڑھتے تھے۔

اسی طرح

ساؤتومے

سے مبلغ لکھتے ہیں کہ یَروَازیُو (Gervasio) صاحب ہیں جنہوں نے جنوری 2025ء میں بیعت کی ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں اسلام کے بارے میں بہت غلط خیالات پائے جاتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کے پروگرام دیکھنے کے بعد خدا کے تصور کا ادراک ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ کے خیالات اور اخلاق مختلف ہیں۔ محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں عملی طور پر نظر آتا ہے۔ ہم عیسائیت میں مسیح کی آمد ثانی کے منتظر تھے۔ یہ عیسائی تھے جب علم ہوا کہ مسیح موعود علیہ السلام آچکے ہیں تو عجیب سی کیفیت پیدا ہوئی کہ ہم تو آسمان کی طرف نظریں جمائے بیٹھے تھے۔ پیشگوئیوں پر جب غور کیا اور جماعت احمدیہ کی تشریح سنی تو دل جماعت احمدیہ کی طرف مائل ہو گیا لیکن شراب نوشی اور دوسری برائیاں راستہ میں حائل تھیں۔ مبلغ سلسلہ نے جب چندہ جات کی تحریک کی تو میں نے چندہ دینا شروع کیا۔ چندہ دینے اور نماز پڑھنے کی برکت سے نہ صرف میری شراب کی عادت چھٹ گئی بلکہ میرے مال اور کاروبار میں بہت برکت پڑی۔ اس طرح یہ بھی تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ اس طرح کے اَور بے شمار واقعات ہیں جو قبول احمدیت کے بعد نومبائعین میں ہوئے۔ آہستہ آہستہ کبھی بیان ہوتے جائیں گے۔

مخالفین کی طرف سے نومبائعین کی مخالفت اور نومبائعین کی جو استقامت ہے، جو ثابت قدمی ہے اس کے بارے میں بھی ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔

کونگو برازاویل

سے معلم نے لکھا کہ گامبوما کے علاقے میں بہت سارے لوگ عیسائیت کو چھوڑ کر جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہاں کے ایک نوجوان نے چرچ والوں کو جا کر بتایا کہ بہت سے لوگ مسلمان ہو رہے ہیں اگر آپ نے کچھ نہ کیا تو یہاں پر آپ کی جگہ نہیں رہے گی۔ اس پر کیتھولک چرچ والوں نے احمدیوں کے مقابلے پر کھڑا ہونے کا فیصلہ کیا اور لوگوں میں کھانا اور کافی رقم بھی تقسیم کی اور تمام گاؤں والوں کو طبی امداد بھی دینی شروع کر دی تا کہ وہ احمدیت چھوڑ دیں۔ ان عیسائیوں نے ہمارے ایک داعی الی اللہ یاسین صاحب کو کہا کہ آپ ہمارے لیے کام کریں تو ہم آپ کو بھاری تنخواہ اور رہنے کے لیے رہائش بھی دیں گے۔ یاسین صاحب نے کہا کہ مجھے آپ کے پیسوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے، مجھے آپ دلائل کے ساتھ یسوع کی خدائی ثابت کر دیں تو میں آپ کے ساتھ ہوں۔ جماعت احمدیہ دلائل سے بات کرتی ہے آپ بھی دلائل سے بات کریں۔ اب عیسائیوں نے اس علاقے میں ایک بڑا چرچ بھی بنایا ہے لیکن وہاں پر بھی کوئی جانے والا نہیں ہے سب پادری جو لوگوں کو لالچ دے کر اپنے ساتھ لوگوں کو ملانے والے تھے سب یہاں سے ناکام واپس لوٹے ہیں۔

اسی طرح بعض اَور جگہ ہیں۔

نائیجر

سے امیر صاحب لکھتے ہیں گذشتہ جلسہ یوکے کے موقع پر مارادی شہر کی ایک معلمہ راحیلہ صاحبہ نے میرا اختتامی خطاب سنا تو اس کے بعد اعلانیہ بیعت کا اقرار کیا۔ معلمہ صاحبہ کافی سالوں سے مارادی شہر اور ارد گرد دیہات میں عورتوں اور بچیوں کو قرآن پڑھاتی ہیں اور اسلامی تعلیمات سکھاتی ہیں۔ بیعت کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ بیعت کرنے کی وجہ سے انہیں مخالفت کا سامنا ہے جس مدرسہ میں وہ پڑھانے جاتی ہیں وہاں غیر احمدی لڑکے ان کے خلاف کافر کافر کے نعرے لگاتے ہیں اور تنگ کرتے ہیں۔ موصوفہ نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل ایک مذہبی کانفرنس میں شرکت کی جس میں ایک وہابی مولوی نے اسٹیج پر آ کر ان کا نام لیے بغیر کہا کہ ہماری ایک معلمہ گمراہ ہو گئی ہیں اور کفریہ عقائد اپنا لیے ہیں۔ اس پر موصوفہ سٹیج پر آئیں اور کھل کر مولوی صاحب کی باتوں کا جواب دیا۔ جس پر وہاں موجود نیک فطرت لوگوں نے ان کی بات کی تائید کی۔ مخالفت کی وجہ سے موصوفہ کو کہا گیا کہ کسی قسم کی کوئی مدد درکار ہو تو جماعت کر سکتی ہے۔ جماعت کی طرف سے پیشکش ہوئی۔ اس پر انہوں نے کہا کہ مجھے صرف مزید اچھی کتابیں دے دیں۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں چاہتی۔ میں نے بیعت اس توقع سے نہیں کی تھی کہ جماعت میرے لیے کچھ کرے بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے مسیح موعود اور امام مہدی کو قبول کیا ہے اور اس پر قائم ہوں اور اللہ کی توفیق سے قائم رہوں گی۔

مخالفین احمدیت کوشش کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ہر جگہ ناکام و نامراد کرتا ہے۔ واقعات بہت سارے ہیں۔ ایک واقعہ یہ ہے

کیمرون

سے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ شمالی کیمرون کے اَڈَمَاوَا (Adamoua) ریجن کے شہر گاؤنڈیرے (Gaoundere) میں 2024ء میں جماعت کی مسجد مکمل ہوئی جس کا مخالفین کو بہت دکھ تھا۔ یہ مخالفین گورنر صاحب اور سٹیٹ سیکیورٹی کمشنر کے پاس گئے اور جماعت کے خلاف شکایت کی کہ جماعت احمدیہ دہشت گرد ہے، ہمیں ان سے خطرہ ہے اور یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ اس پر کمشنر صاحب نے جماعت کے معلم ابو بکر صاحب کو بلایا کہ 15/مئی کو اپنی جماعت کے پندرہ احباب کے ساتھ میرے پاس آئیں اس طرح انہوں نے مخالفین کے بھی پچیس افراد کو بلایا۔ چنانچہ وہاں سب حاضر ہوئے تو کمشنر نے سب کو مخاطب ہو کر کہا کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ گورنر صاحب اور میرے پاس جماعت احمدیہ کے خلاف شکایت لے کر آئے تھے اور کہتے ہیں ساتھ میں مجھے رشوت کے طور پر ان کی مقامی کرنسی میں پانچ لاکھ سیفہ رقم بھی دی ہے جسے میں آپ سب لوگوں کے سامنے ان کو واپس کر رہا ہوں۔ پھر کمشنر صاحب نے کہا کہ میں نے جماعت احمدیہ کے متعلق پوری تحقیق کی ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعت ہمارے علاقوں میں لوگوں کی خدمت کر رہی ہے۔ ہمارے شہر کے ارد گرد پانی کے لیے چار گول ہول بنوا کر دیے ہیں۔ یتیموں کی مدد کر رہی ہے لوگوں کو کھانا مہیا کر رہی ہے۔ ایسے لوگ دہشت گرد نہیں ہو سکتے۔ میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ یہ لوگ اپنی مسجد میں اذان دیتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ یہ باقی مسلمانوں کی طرح مسلمان ہیں میں نے یہ ساری رپورٹ گورنر صاحب کو بھجوانی ہے۔ اس نے سارے مخالفین کو کہا کہ اب میں وارننگ دیتا ہوں کہ جو بھی اب ان کے خلاف بات کرے گا اور میری باتوں کے خلاف ورزی کرے گا کہ فساد پیدا نہیں کرنا تو میں اس کو جیل بھجوا دوں گا اور کہتے ہیں اس کے بعد مخالفین نامراد ہوئے اور اللہ کے فضل سے ہماری مسجد آباد ہے۔

مساجد کے تعلق سے واقعات

بھی ہیں۔ ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔

کونگو برازاویل

سے معلم یوسف صاحب کہتے ہیں گاؤں کے پہلے احمدی مسٹر مالیبا (Maleba) کو عیسائیت چھوڑ کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی۔ کہتے ہیں احمدیہ جماعت ہمارے سامنے اسلام کا حقیقی پیغام پیش کرنے آئی۔ ہمارے گاؤں میں جماعت کی مسجد تعمیر سے بہت سے لوگوں کو جماعت میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ پہلے ہم سمجھتے تھے کہ صرف عیسائیت ہی وہ آواز تھی جو خدا کی طرف لے جاتی ہے لیکن جب سے جماعت احمدیہ کا پیغام سنا ہے تو پتہ چلا ہے کہ ہم تو اندھیرے میں رہ رہے تھے۔ جماعت کو قبول کرنے کے بعد ہم میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور ہم نے شراب چھوڑ دی ہے اور اب ہمیں محسوس ہو رہا ہے کہ ہماری زندگی کا کوئی مقصد ہے۔

مساجد کی تعمیر اور نصرت الٰہی کے واقعات

بھی ہیں۔ ایک مختصر واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔ انصر عباس صاحب

ساؤتومے

سے لکھتے ہیں کہ ایک ممبر نیشنل اسمبلی جو پہلے ایک ضلع کے میئر تھے اس وقت انہوں نے جماعت کی پہلی مسجد بنانے کے وقت انکار کر دیا تھا۔ جب میئر تھے اجازت نہیں دی تھی کہ اس ملک میں صرف چرچ بن سکتا ہے کیونکہ عیسائیوں کا ملک ہے۔ پھر جماعت کا تعارف کروانے پر انہوں نے مسجد بنانے کی اجازت دی اور خود آ کر سنگ بنیاد بھی رکھا۔ اب ان کے بیٹے نے اگست 2024ء میں بیعت کر لی ہے اور بیعت کرنے سے پہلے کہتے ہیں میں نے اس کے والدین کو بتایا کہ ان کا بیٹا مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ اس کی ماں نے کہا مجھے جماعت احمدیہ پر اعتماد ہے۔ آج ساری دنیا کو ایسے اسلام کی ضرورت ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہمارا یہ بیٹا جماعت احمدیہ والے اسلام میں داخل ہو رہا ہے۔

اسی طرح

برکینا فاسو

سے معلم صاحب کہتے ہیں ایک دوست ہیں دابو الحسن صاحب۔ جب بیعت کی تو مخالفت کی وجہ سے گھر میں ہی نماز پڑھنے لگے۔ کچھ عرصے بعد انہوں نے اپنی مسجد آپ بنانے کا ارادہ کیا تو ان کی بہت مخالفت ہوئی جب مسجد بن گئی اور اذان ہونے لگی تو مخالف سب اکٹھے ہو کر لوکل چیف کے پاس گئے اور کہا کہ اس شخص نے اپنی مسجد بنائی ہے اور ہم اذان کی آواز سے تنگ ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کے کہنے پر چیف نے کہا کہ فوراً اذان دینا بند کر دو اور مسجد بھی بند کرو۔ دابو الحسن نے کہا کہ میں قانونی راستہ اپناؤں گا۔ جب تک میں زندہ ہوں نہ ہی اذان بند ہو گی اور نہ ہی یہ مسجد بند ہو گی۔ کچھ دن بعد لوکل چیف کو احساس ہوا کہ اس نے غلط فیصلہ کیا ہے اور اس نے دابو الحسن صاحب کو بلا کر معذرت کی اور نماز اور اذان کی اجازت دے دی۔ لیکن یہ بات حکومت پاکستان کو سمجھ نہیں آتی جو مولوی کہتا ہے ان کی بات مان لیتے ہیں اور ہماری مسجدوں میں اذانیں بند کروائی ہوئی ہیں نمازیں بند کروائی ہوئی ہیں۔ اب تو گھروں میں بھی کہتے ہیں نماز نہ پڑھو اور اس لیے گھروں میں چھاپے مارے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے حوالے سے بعض تاثرات پیش کرتا ہوں۔

گنی بساؤ

کے مبلغ کہتے ہیں کہ غابو ایریا میں جماعت کی شدید مخالفت ہے۔ اس علاقے کے ایک بڑے گاؤں پچی کے امام مختار بالڈے صاحب جو کہ موریطانیہ سے پڑھ کر آئے ہیں جماعت کے شدید مخالف تھے۔ گذشتہ ایک سال سے ان کو تبلیغ جاری تھی ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی ترجمہ کتب اسلامی اصول کی فلاسفی، کشتی نوح اور دیگر جماعتی کتب اور قول الصریح، التقویٰ وغیرہ پڑھنے کے لیے دی گئیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ کلام کے پڑھنے کے بعد ان کے دل کی کایا پلٹ گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے گذشتہ نومبر میں احمدیت قبول کر لی۔ مبلغ انچارج

رشیا

بیان کرتے ہیں آئنور ارسلانو و صاحب سابق نائب مفتی بشکر تستان کا کچھ سال قبل میرے سے رابطہ ہوا اور وہ اس وقت سے ہی جماعتی کتب کا مطالعہ کر رہے تھے بلکہ اپنے بیگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی بھی رکھی ہوئی تھی جس سے استفادہ کرتے ہوئے لیکچر دیا کرتے تھے۔ موصوف نے یہ کتاب مجھے دکھائی کہ ہر وقت ان کے پاس ہوتی ہے اس کے کچھ عرصہ بعد ان سے ایک لمبی تفصیلی ملاقات ہوئی اور آخر پر کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ مسیح الزمان کا جو پیغام تھا وہ آپ تک پہنچ چکا ہے اور امام وقت کی کتب بھی پڑھ چکے ہیں تو اب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی راہنمائی کرے۔ اس سے دو تین دن بعد ہی ان کا موبائل پر میسج آیا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کو سچا اور خدا کا مرسل مانتے ہیں مگر خواہش ہے کہ میں بیعت خلیفہ وقت کے ہاتھ پر کروں۔ چنانچہ گذشتہ سال اس مقصد کے لیے وہ جرمنی میں آئے لیکن وہاں میں نہیں جا سکا تھا اس لیے دستی بیعت تو نہیں ہوئی لیکن کہتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے نماز فجر کے بعد رشین ریاستوں سے آئے ہوئے افراد جماعت کے درمیان کہا کہ وہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا اعلان کرتے ہیں اور اعلان کر دیا اور پھر انہوں نے مجھے بیعت کا خط بھی لکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو موقع دے کہ وہ دستی بیعت بھی کر لیں۔

اسی طرح

سربیا

سے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک بک فیئر کے موقع پر ایک دن تیونس کی ایک خاتون زینا صاحبہ ہمارے بک سٹال پر آئیں اور بتایا کہ وہ اپنی فیملی میں اکیلی احمدی ہیں۔ انہوں نے مجھے (مربی صاحب کو) اپنے والدین سے ملایا جو کہ پہلے کسی احمدی سے ملنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ کہتے ہیں ان کے والد ہمارے سٹال پر بھی آئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب اور دیگر جماعتی عربی کتب دیں۔ زینا بلقیس صاحبہ نے بتایا کہ وہ اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھ کر احمدی ہوئی ہیں۔ کہنے لگیں کہ میں نے اسلامی اصول کی فلاسفی کے بارہ صفحات ہی پڑھے تھے تو میرے دل میں ایک خاص احساس جاگا جیسے دل میں کسی چیز کا دھما کا ہوا ہو اور جس سچے اسلام کی عرصہ سے مجھے تلاش تھی وہ مجھے مل گیا مجھے یہ محسوس ہوا اور یہ یقین پیدا ہوا کہ اس کتاب کا لکھنے والا سچا ہے۔ تب وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آئیں اور یہ خاتون کئی زبانیں جانتی ہیں اور وکیل ہیں، نظم اور نثر بھی لکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے۔

بک فیئرز اور نمائشیں دیکھ کر بہت سارے لوگ احمدی ہوئے۔

اس میں مختلف ممالک کے لوگ شامل ہیں۔ انڈیا میں بھی اس کا خاص طور پہ اثر ہو رہا ہے۔

لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران پیش آنے والے واقعات ہیں۔

اس کے ذریعے سے بہت سارے لوگ احمدی ہوتے ہیں اور احمدیت کا یا اسلام کا ایک صحیح تصور ان میں پیدا ہو جاتا ہے۔ ہمارے یہاں

یو کے سے خدام کا ایک گروپ چلّی گیا

مروان سرور صاحب وہاں ارجنٹائن کے مبلغ ہیں۔ لکھتے ہیں کہ اس وفد نے لٹریچر تقسیم کیا۔ ایک خاتون کو پڑھنے کے لیے دیا اور انہوں نے اس کو پڑھا اور پھر انہوں نے ان لوگوں سے رابطہ کر کے کہا کہ وہ ایک آرگنائزیشن میں ہیں وہاں ایک تقریب منعقد کر رہی ہیں اور انہوں نے ہمارے خدام کے گروپ کو بھی دعوت دی کہ وہ وہاں آئیں تا کہ آپ کا تعارف ہو اور ان کو یہ بتایا جائے کہ دیکھو! یو کے سے اسلام کی تبلیغ کرنے کے لیے ایک گروپ چلّی آیا ہے اور ان کا بنیادی مطمح نظر امن پھیلانا ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے۔ چنانچہ وفد نے موصوفہ کی دعوت قبول کی اور یقین دلایا کہ ہم آئیں گے۔ وہاں گئے اور وہاں ساری تقریب ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے وہاں لوگوں کو بتایا اور وہ خود بھی پڑھی لکھی عورت ہیں اور جماعت کے بارے میں مزید تحقیق کر رہی ہیں۔ یہ وکیل بھی ہیں۔ تو اس طرح بھی جماعت کا تعارف بڑھ رہا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ذریعے سے جو تبلیغی گروپ جاتے ہیں ان کا فائدہ بھی ہوتا ہے۔

ایم ٹی اے پر خطبہ جمعہ وغیرہ سن کے لوگوں پر اچھا اثر ہوتا ہے۔

ایک رومانین نو احمدی ہیں

رومانیہ

کے مبلغ لکھتے ہیں کہ انہوں نے کچھ وقت قبل بیعت کی ہے۔ اپنی پڑھائی مکمل طور پر ترک کر چکے تھے۔ ان کے پروفیسر اور والدین ان کو پڑھائی جاری رکھنے کی تلقین کرتے تھے لیکن وہ مایوس ہو گئے وہ ان کی بات نہیں مان رہے تھے۔ ان کے پروفیسر کو جب ان کے احمدی ہونے کا علم ہوا تو وہ اَور بھی ناراض ہو گیا۔ اس نے کہا پہلے تو یہ لڑکا پڑھائی چھوڑ چکا تھا اب احمدی مسلمان ہو گیا ہے اب پتہ نہیں کیا گل کھلائے گا۔ لیکن احمدی ہونے کے بعد یہ ایم ٹی اے پر میرے پروگرام دیکھتے تھے اور وہاں بعض ملاقاتوں میں جب میں احمدی بچوں کو یہ کہتا تھا کہ پڑھائی کرو یا پڑھائی کی طرف توجہ دلاتا تھا تو اس پہ ان کو دوبارہ پڑھائی کرنے کا شوق پیدا ہوا اور پھر انہوں نے امتحان دیا۔ امتحان کا وقت تھوڑا تھا اور یہ وقت شاید اس ہائی سکول کے امتحان کا ہو گا۔ اس میں یہ بہر حال پاس بھی ہو گئے۔ مجھے دعا کے لیے بھی یہ لکھتے رہے۔ بہر حال اللہ نے فضل کیا پاس ہو گئے جب ان پروفیسر کو پتہ لگا تو وہ بڑا حیران ہوا اس نے ہمارے ایک احمدی کو کہا کہ میرا تو خیال تھا یہ بگڑ جائے گا لیکن یہ تو سنور گیا ہے۔ کہتا ہے میرا ایک اَور شاگرد ایسا ہی ہے جو اسی طرح آوارہ گرد ہو گیا ہے پڑھائی چھوڑ بیٹھا ہے۔ میرا خیال ہے اس کو بھی میں کہوں کہ احمدی ہو جائے تا کہ وہ کم از کم پڑھائی تو کر لے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے قبولیت دعا کے اَور بھی بہت سارے واقعات ہیں۔

گنی بساؤ

کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک مخلص دوست اور خلافت احمدیہ سے بے انتہا پیار کرنے والے شریف کانڈے صاحب اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ قبل چوروں نے ان کے سر پر کلہاڑی کا وار کیا جس کے نتیجہ میں سر پر گہرا زخم آیا۔ ان کی یادداشت ختم ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے ان کو ادویات دیں جو وہ استعمال کرتے رہے۔ ایک روز ان کی طبیعت بہت زیادہ بگڑ گئی۔ انہیں ہسپتال میں داخل کیا گیا ڈاکٹروں نے صاف کہہ دیا کہ شاید اب ان کا بچنا مشکل ہے۔ اس پر انہوں نے بہت دعا کی اور اس دوران کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے خواب میں دیکھا اور کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ خلیفۃ المسیح نے مجھے کہا کہ تم دعا کرو میں بھی تمہارے لیے دعا کرتا ہوں اور انشاء اللہ تمہیں کچھ نہیں ہو گا اور تم پہلے کی طرح صحت یاب ہو جاؤ گے۔ کچھ دن بعد انہوں نے دوبارہ ایک اَور خواب دیکھا جس میں پھر میں نے ان کو یہی کہا کہ دعا کرو لیکن تہجد کی نماز ہرگز نہ چھوڑو تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے۔ ایسا انہوں نے تین مرتبہ دیکھا۔ تو ڈاکٹروں نے انہیں جواب دے دیا تھا لیکن کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعا کے اثر سے اب وہ مکمل صحت یاب ہو گئے ہیں۔ یادداشت بھی واپس آ رہی ہے اور تھوڑا بہت متاثر ہے وہ بھی وہ کہتے ہیں امید ہے ڈاکٹر کہتے ہیں ہم حیران ہیں کہ سب واپس آ رہا ہے انشاء اللہ وہ بھی ٹھیک ہو جائے گا۔

جماعت کے جلسوں پروگراموں میں شامل ہونے والے غیر از جماعت مہمانوں کی آرا

بھی ہیں جو گو ابھی تک مانتے نہیں لیکن اب ان کی رائے بدل گئی ہے۔

ماراڈی شہر

کے ایک امام معلم الامین صاحب نے گذشتہ سال میرایو کے جلسے کا جو خطاب تھا وہ سنا جس میں مَیں نے کہا تھا کہ اگر جماعت خدا کی طرف سے نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کب کا اسے ختم کر دیتا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ ہیں۔ موصوف امام نے ایک محفل میں جہاں غیر از جماعت احباب موجود تھے ان کو مخاطب ہو کر کہا کہ وہ پندرہ سال سے ازالہ وہابی نظریہ فکر فرقے کے اماموں کو ماراڈی ریجن میں اپنی تقریروں میں کہتے ہوئے سن رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ جھوٹی ہے اور جلد اپنے انجام کو پہنچ جائے گی اور ماراڈی ریجن سے اس جماعت کا خاتمہ ہو جائے گا حالانکہ جماعت احمدیہ سالوں سے ماراڈی ریجن میں موجود ہے اور پہلے کرایہ کی جگہ پر تھی شہر میں کوئی مسجد بھی نہیں تھی۔ اب نہ صرف جماعت احمدیہ کو اپنی جگہ مل گئی ہے بلکہ ایک مسجد بھی ہے جو ماراڈی ریجن میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ کا مرکز بن چکی ہے اور دن بدن جماعت احمدیہ نہ صرف ماراڈی ریجن بلکہ ارد گرد کے علاقوں میں تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے اس لیے میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی اس بات کا خود گواہ ہوں کہ اگر یہ جماعت کسی انسان کی بنائی ہوتی تو جیسے مولوی کہتے ہیں اس کا خاتمہ ہو چکا ہوتا لیکن یہ جماعت تو دن بدن بڑھ رہی ہے اور تم سب جھوٹے ہو۔

غرباء اور ضرورت مندوں کی مدد سے بھی اچھے تاثرات ملتے ہیں

گذشتہ دنوں مایوٹ میں بڑا سخت طوفان زلزلہ آیا تھا اور اس کی وجہ سے بہت تباہی مچی تھی۔ یہاں سے بھی ہم نے مختلف امداد بھیجی، ہیومینٹی فرسٹ کے بعض گروپ بھی وہاں مدد کے لیے گئے، جرمنی سے بھی گئے۔ مڈل ایسٹ کے لوگوں سے بھی مدد پہنچی۔ یہاں سے میں نے فون کر کے وہاں کے مشنری انچارج سے بات بھی کی۔ اس بات پہ وہاں کے لوگ عیسائی مشنری بھی بڑے حیران تھے کہ ہمارے ہاں چرچ تو ہمیں پوچھتا نہیں اور یہاں تباہی پہ تمہارے خلیفہ کو بڑی فکر ہے۔ اس نے فون کر کے تمہارے سے بات کی ہے۔ اس سے بڑا نیک اثر قائم ہوا اور اس کا اثر بھی تبلیغ میں پڑ رہا ہے۔ اللہ کے فضل سے لوگوں کی توجہ احمدیت کی طرف ہو رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اب یہ لوگ خود سوچ لیں کہ اس سلسلہ کے برباد کرنے کے لیے کس قدر انہوں نے زور لگائے اور کیا کچھ ہزار جان کاہی کے ساتھ ہر ایک قسم کے مکر کیے ہیں۔… پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ضرور ان کی جان توڑ کوششوں سے یہ تمام سلسلہ تباہ ہو جاتا۔ کیا کوئی نظیر دے سکتا ہے کہ اس قدر کوششیں کسی جھوٹے کی نسبت کی گئیں اور پھر وہ تباہ نہ ہوا بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا۔ پس کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحۂ ہستی پر اس کا نام و نشان نہ رہے مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شناخت دور دور چلی گئی اور اب وہ درخت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزارہا پرند اس پر آرام کر رہے ہیں۔‘‘ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 383 – 384)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم آئندہ بھی جماعت کی خدمت کرتے چلے جائیں، اپنے نیک نمونے قائم کریں اور ہر احمدی کا ایک نیک نمونہ جو ہے وہ بھی ایک خاموش تبلیغ ہے جیسا میں ہمیشہ کہتا ہوں۔ اس لیے ہر احمدی کو اپنے حالتوں کو بدلنے کی طرف توجہ دینی چاہیے تا کہ اسلام اور احمدیت کا جھنڈا جلد سے جلد دنیا میں لہرائے۔ جزاک اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۱۰؍جون ۲۰۲۶ء)

☆…☆…☆

131واں جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ 27،26،25 دسمبر 2026ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 131 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2026ء کیلئے مورخہ 27،26،25 دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو ان کا وارث بنائے۔ آمین۔ اسی طرح اس جلسہ سالانہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

***

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ اتوار کو جماعت احمدیہ برطانیہ کا تین دن کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اپنے اختتام کو پہنچا

تمام کارکنان جو جلسے کے کسی بھی شعبہ میں کام کرتے رہے ہیں شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کی خدمت کی بہترین جزا دے

ایم ٹی اے کے کارکنان ہیں جن میں بہت سے رضا کار شامل ہیں۔ یہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے بڑے عمدہ طریق پر جلسہ کے پروگراموں کو دنیا کے ہر کونے میں پہنچانے کے لیے بھرپور کوشش کی۔ یہ بھی تبلیغ کا ایک بڑا ذریعہ ہے

پریس اینڈ میڈیا نے بھی خبریں پہنچانے میں اپنا کردار ادا کیا جس میں مرکزی پریس کا شعبہ بھی شامل ہے، یوکے کا پریس کا شعبہ بھی شامل ہے اور کروڑوں لوگوں تک پیغام پہنچا۔ اس میں خواتین اور مرد سب شامل ہیں

اس سال بھی خدام الاحمدیہ کینیڈا کے بہت سے رضا کار آئے ہیں جو جلسے کے بعد سمیٹنے کا کام، جلسے کے وائنڈ اَپ کا کام کرتے ہیں اور اب آسٹریلیا والوں نے بھی آنا شروع کیا ہوا ہے۔ اور یہ بڑے عمدہ طریق پر کام کر رہے ہیں اور یہ سب بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزا دے

مَیں خود بھی تمام کارکنان کا اور کارکنات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی بے لوث خدمت کی لیکن ساتھ ہی اِنہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اُن کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کارکنان کو توفیق دی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کریں۔ لوگوں کے شکر گزاری کے اظہار سے آپ لوگوں کو مزید عاجز ہونا چاہیے۔ مزید اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا چاہیے اور اس کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی آپ کو توفیق دے

خلیفہ وقت کے خطاب کے بعد ہمیں اسلام اور تقویٰ کی حقیقی شناخت حاصل ہوئی۔

ہمیں اس موضوع کے بارے میں گہری سمجھ اور علم حاصل ہوا (ایک مہمان کا تاثر)

مجھے دنیا بھر میں مختلف بین الاقوامی کانفرنسوں اور کنونشنز میں شرکت کا موقع ملا ہے لیکن جلسہ سالانہ یوکے کا تجربہ ان سب سے منفرد رہا ہے۔ سو (100) سے زائد ممالک سے آئے ہوئے لوگوں، مختلف مذاہب، قومیتوں اور شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مہمانوں سے ملاقات ہوئی۔ ان سب کی ایک ہی رائے تھی کہ یہاں محبت، احترام، امن اور باہمی اخوّت کا جو ماحول دیکھنے کو ملا وہ واقعی غیر معمولی ہے (ایک مہمان کا تاثر)

امام جماعت کے خطابات نے مجھے بڑا متاثر کیا۔ انہوں نے مختصر وقت میں بہت سے موضوعات کا احاطہ کیا۔ اور ہر موضوع کو تفصیلی مگر سادہ اور قابل فہم انداز میں پیش کیا (ایک مہمان کا تاثر)

ملاقات کے بعد مجھے تو یقین ہو گیا ہے کہ خلیفہ وقت کو اپنی جماعت کے بارے میں بہت معلومات ہوتی ہیں کہ کہاں کہاں اور کس مقام پر کھڑی ہے اسے ان باتوں سے گہری دلچسپی تھی (ایک مہمان کا تاثر)

الفاظ سے بڑھ کر مَیں نے یہاں خدمت والا اسلام دیکھا۔ ایسے ہاتھ دیکھے جو دیتے ہیں، ایسے دل دیکھے جو معاف کرتے ہیں اور ایسے دروازے دیکھے جو ہمیشہ دوسروں کے لیے کھلے رہتے ہیں (ایک مہمان کا تاثر)

مجھے احساس ہوا کہ خلیفۃ المسیح کی ہدایات صرف الفاظ نہیں تھے بلکہ ہر رضا کار کی عملی زندگی کا حصہ ہیں (ایک مہمان کا تاثر)

پریس اینڈ میڈیا کے ذریعے سے مجموعی کوریج پانچ کروڑ اٹھائیس لاکھ افراد تک ہوئی

افریقہ کے اٹھارہ سے زائد چینلز پر براہ راست خبر نشر ہوئی، خطابات نشر ہوئے اور نشریات کی رسائی کا اندازہ تین کروڑ پچاس لاکھ سے زائد افراد تک ہے

اللہ تعالیٰ اس جلسے کے جہاں نیک اثرات تمام جماعت کے افراد پر قائم فرمائے وہاں لوگوں کی بھی راہنمائی فرمائے اور انہیں صحیح اسلام اور احمدیت کی طرف راغب کرے

جلسہ سالانہ میں تشریف لانے والے معزز مہمانوں کے تاثرات اور خدمت کرنے والوں کے لیے اظہارِ تشکّر

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31؍ جولائی 2026ء بمطابق 31؍وفا 1405 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر، ادارہ الفضل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ اتوار کو جماعت احمدیہ برطانیہ کا تین دن کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسے کی تیاری میں مہینوں لگتے ہیں۔ بلکہ ہر سال کے جلسے کے بعد ہی تیاری شروع ہو جاتی ہے اور اس کا زور جلسے سے چند ہفتے پہلے شروع ہو جاتا ہے لیکن جلسہ سے ایک دو ہفتے پہلے تو یہ انتہائی بڑھ جاتا ہے اور جلسے کے دنوں میں تو ہزاروں رضا کار کارکنان لڑکیاں، عورتیں، بچے، مرد، بوڑھے، جوان اپنی تمام تر صلاحیتوں اور اخلاص کے ساتھ ہمہ وقت خدمت کر رہے ہوتے ہیں جو نہ صرف احمدی مہمانوں کو سہولت پہنچا رہے ہوتے ہیں بلکہ جلسہ پر آنے والے دنیا کے مختلف ممالک سے غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان جو ہیں ان کی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ اسلام کی حقیقی تصویر پیش کر کے ایک خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے

تمام کارکنان جو جلسے کے کسی بھی شعبہ میں کام کرتے رہے ہیں شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کی خدمت کی بہترین جزا دے۔

اسی طرح جلسہ کے براہ راست خدمت کرنے والے کارکنان کے علاوہ

ایم ٹی اے کے کارکنان ہیں جن میں بہت سے رضا کار شامل ہیں۔ یہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے بڑے عمدہ طریق پر جلسہ کے پروگراموں کو دنیا کے ہر کونے میں پہنچانے کے لیے بھرپور کوشش کی۔ یہ بھی تبلیغ کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔

اسی طرح

پریس اینڈ میڈیا نے بھی خبریں پہنچانے میں اپنا کردار ادا کیا جس میں مرکزی پریس کا شعبہ بھی شامل ہے، یوکے کا پریس کا شعبہ بھی شامل ہے اور کروڑوں لوگوں تک پیغام پہنچا۔ اس میں خواتین اور مرد سب شامل ہیں۔

اسی طرح ہر سال کی طرح یہاں کارکنان کی مدد کے لیے

اس سال بھی خدام الاحمدیہ کینیڈا کے بہت سے رضا کار آئے ہیں جو جلسے کے بعد سمیٹنے کا کام، جلسے کے وائنڈ اَپ کا کام کرتے ہیں اور اب آسٹریلیا والوں نے بھی آنا شروع کیا ہوا ہے۔ اور یہ بڑے عمدہ طریق پر کام کر رہے ہیں اور یہ سب بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزا دے۔

بہرحال کام کرنے والوں کا جو غیروں پر اثر ہوتا ہے اس سے جماعت اور اسلام کی حقیقی تصویر ان کے سامنے پیش ہوتی ہے جس سے وہ انتہائی متاثر ہوتے ہیں۔ بے شمار تبصرے وہ لکھ کر بھیجتے ہیں اور شکریہ بھی ادا کرتے ہیں۔ اور ایسے بعض تبصرے میں اس وقت پیش بھی کروں گا۔ جو چند ایک میں نے لیے ہیں وہ بھی شاید نہ پیش ہو سکیں لیکن بہرحال کچھ پیش کروں گا۔ اسی طرح

مَیں خود بھی تمام کارکنان کا اور کارکنات کا شکریہ ادا کرتا ہوں انہوں نے بڑی بے لوث خدمت کی لیکن ساتھ ہی اِنہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اُن کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کارکنان کو توفیق دی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کریں۔ لوگوں کے شکر گزاری کے اظہار سے آپ لوگوں کو مزید عاجز ہونا چاہیے۔ مزید اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا چاہیے اور اس کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی آپ کو توفیق دے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مَیں تاثرات پیش کروں گا تو اس وقت جو پہلا تاثر میرے سامنے ہے وہ

گیمبیا

کے وزیر برائے مواصلات و ڈیجیٹل معیشت لامین جابی صاحب کا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کو دیکھ کر مَیں ایک گہری حقیقت پر ششدر رہ گیا۔ یہ ایک عظیم عالمی اجتماع ہے جو بے لوث خدمت اور خاموش، غیر متزلزل قربانی کی بنیاد پر قائم ہے۔ یہ جان کر دل گہرا متاثر ہوتا ہے کہ اتنے بڑے پیمانے کا یہ اجتماع قادیان میں صرف 75/افراد سے شروع ہوا تھا اور آج انتظامی لحاظ سے ایک حیرت انگیز شاہکار کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ سیٹلائٹ کے ذریعے دنیا کے دو سو ممالک میں اجتماع دکھایا جاتا ہے اور مجھے یہ بات بھی حیران کرتی ہے کہ انتظامات کے لیے کسی پولیس کی ضرورت نہیں۔ کوئی مادی لالچ نہیں ہے۔ کارپوریٹ افسران، ڈاکٹرز، نوجوان اپنے دنیاوی عہدے ایک طرف رکھ کر رضا کارانہ طور پر فرش صاف کر رہے تھے، آگ پر کھانا پکا رہے تھے، ٹریفک کی راہنمائی کر رہے تھے اور جب نماز کے لیے اذان ہوئی تو مختلف قومیّتوں پر مشتمل یہ پُرجوش مجمع فوراً مکمل خاموشی اختیار کر گیا کہ سوئی گرنے کی آواز بھی سنائی دے۔ اس منظر نے مجھے اجتماعی نظم و ضبط اور روحانی وابستگی کا ایسا زندہ احساس دیا جو آج کی مادی دنیا میں عملاً ناپید ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ عالمی بیعت میں شرکت جہاں ایک اشکبار انسانی زنجیر ہزاروں افراد کو ان کے امام سے جوڑ دیتی ہے اس نے اس منفرد تعلق کو میرے لیے ناقابل یقین بنا دیا۔ میرا دیرپا تاثر یہ ہے کہ جماعت کا عظیم عالمی اثر کسی مادی دولت یا سیاسی عزائم کا نتیجہ نہیں بلکہ کامل تقویٰ اور امن کے ایک سچے عملی پیغام سے وابستگی کا ثمرہ ہے۔

نائیجیریا

سے ایک سٹیٹ کے بادشاہ اُوْبَا کہینڈِے باڈِے وُوْلے تقریباً آدھی سٹیٹ ان کے زیر انتظام ہے۔ یہ کہتے ہیں: جب مَیں جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کے لیے روانہ ہوا تو مجھے ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ مَیں ایک عظیم الشان منظّم اور روحانی اجتماع کا حصہ بننے جا رہا ہوں جو میری زندگی میں اتنا گہرا اثر چھوڑے گا۔ یہاں پہنچ کر مَیں نے نہ صرف غیر معمولی نظم و ضبط، اخوّت اور خدمتِ خلق کا عملی نمونہ دیکھا بلکہ دنیا کے مختلف ممالک اور قومیّتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو محبت، احترام اور بھائی چارے کے رشتے میں بندھا ہوا پایا اور ہماری بڑے پُرخلوص طریقے سے مہمان نوازی کی گئی جو ہمیشہ ہماری یادوں کا حصہ رہے گی۔ کہتے ہیں مجھے یہاں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا لیکن سب سے یادگار لمحہ امام جماعت سے ملاقات تھی اور ان کے خطابات تھے جن کو سن کر مَیں نے بہت سبق حاصل کیا اور جماعتِ احمدیہ کی عالمی ترقیات کے بارے میں رپورٹ بھی سنی۔ یہ بھی بڑی حیران کن تھی۔ کہتے ہیں آپ کا نعرہ Love for all, Hatred for none صرف ایک نعرہ نہیں بلکہ جماعتِ احمدیہ کی عملی شناخت ہے۔ اگر دنیا اس جذبہ ٔمحبت، رواداری اور احترامِ انسانیت کو اپنا لے تو بلاشبہ دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں لائیو پروگرام جو دنیا کی مختلف زبانوں میں نشر ہو رہے تھے اس نے بھی مجھے بڑا حیران کیا۔

اسی طرح ان کی جو پرنسس تھیں، ان کی اہلیہ، انہوں نے بھی انہی جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اور کہتی ہیں مجھے سب سے زیادہ خوشگوار حیرت خواتین کے لیے کیے گئے مثالی انتظامات، ان کی عزّت، آزادی اور باوقار ماحول کو دیکھ کر ہوئی۔ ہزاروں خواتین کو نہایت منظّم انداز میں آتے جاتے اور مکمل وقار کے ساتھ جلسے میں شریک ہوتے دیکھ کر میرے اسلام کے بارے میں کئی تصوّرات بدل گئے۔ مَیں نے محسوس کیا کہ جماعتِ احمدیہ نے اسلامی تعلیمات کے مطابق خواتین کے احترام اور ان کے حقوق کو عملی صورت میں پیش کیا۔

سینیگال

سے ایک مہمان سابق گورنر زسینٹ لوئس عَلِیُون بَدرُا سَامُب صاحب تھے۔ کہتے ہیں: جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ اس کی بہترین تنظیم تھی۔ شرکاء کی بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ واضح محسوس ہوتا تھا کہ جلسے کا انتظام انتہائی عمدگی سے کیا گیا تھا۔ آمد و رفت کا نظام بھی عمدہ تھا۔ رضا کار خوش اخلاق تھے۔ ہمہ وقت دستیاب تھے۔ اور کہتے ہیں مَیں نے ساری تقریروں کو توجہ سے سنا۔ اب غیر بھی تقریروں میں صرف بیٹھے نہیں رہتے بلکہ کہتے ہیں ہم نے توجہ سے سنا۔ مختلف زبانوں کا انتظام نہایت عمدہ تھا جس کی بدولت ہم تمام تقاریر اور پیغامات کو بخوبی سمجھ سکے۔ کہتے ہیں پورے جلسے کے دوران جو پیغام بار بار نمایاں ہوا وہ محبت، امن اور بھائی چارے کا پیغام تھا۔

اسی طرح رَادُوْ دُوْتَا (Radu Duta) صاحب۔ یہ ان کا نام ہے۔ اور

لکسمبرگ

میں وکیل ہیں، بیرسٹر ہیں۔ اپنے بیٹے کے ساتھ پہلی دفعہ شامل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ جلسے کے تین دن میری تمام زندگی کے اہم ترین دن بن گئے ہیں۔ مَیں نے پہلی بار اتنا بڑا منظّم اور باوقار اسلامی اجتماع دیکھا ہے۔ اتنی بڑی تعداد کے باوجود پورا انتظام رضا کاروں کے ذریعے انتہائی احسن انداز سے چل رہا تھا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگ ایک ہی خاندان کے افراد ہوں۔ ہر رضا کار مسکراتے ہوئے مہمانوں کی خدمت میں مصروف تھا۔ ڈیوٹی پر موجود کارکن ہر مہمان کے ساتھ اس محبت اور احترام سے، توجہ سے پیش آرہے تھے جیسے وہ سب سے اہم اور معزز ہیں۔ پھر عالمی بیعت کا نظّارہ بھی مہمانوں کو بڑا متاثر کرتا ہے۔ کہتے ہیں۔ عالمی بیعت کا روح پرور نظّارہ میرے لیے ناقابل فراموش تھا۔ جب دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے ہزاروں افراد کو ایک ہی امام کے ہاتھ پر بیعت کرتے اور نہایت عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتے دیکھا۔ ایک ایسا ایمان افروز اور روحانی تجربہ تھا جس نے میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ امام جماعت سے بھی میری ملاقات ہوئی اور مجھے پہلے گھبراہٹ تھی لیکن ان سے مل کے میری گھبراہٹ دُور ہو گئی۔ اسی طرح میرے دل میں جو باتیں اور جذبات تھے جو مَیں آپ سے پوچھنا چاہتا تھا وہ باتیں میرے پوچھے بغیر ہی انہوں نے مجھ سے پوچھ بھی لیں اور بتا بھی دیں۔ پھر

ایک نومبائع

اِیلَائِجَہ گَیْبُوریل (Elijah Gabourel) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں: اسلام قبول کرنے سے قبل میرا تعلق عیسائیت سے تھا۔ ہمیں ہمیشہ سکھایا جاتا تھا کہ ایمان کا تعلق موسیقی سے ہے۔ یہ بھی آج کل دنیا میں بڑا رواج ہو گیا ہے کہ موسیقی ضروری ہے۔ لیکن مَیں کبھی بھی اس انداز سے حقیقی روحانی سکون اور قربِ الٰہی محسوس نہ کر سکا۔ مسلمان ہونے کے بعد بھی کہتے ہیں نمازیں میں پڑھتا تھا لیکن کبھی گریہ وزاری کی توفیق نہیں ملتی تھی۔ لیکن جب جلسہ سالانہ میں بیعت میں شامل ہونے کا موقع ملا تو مجھ پر ایسی روحانی کیفیت طاری ہوئی جسے میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ مسلسل اپنے گناہوں پر نادم ہو کر استغفار کرتا رہا۔ دعائیں مانگتا رہا اور میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری رہے۔ اور میرا خلافت سے ایک روحانی تعلق قائم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ایک روحانی تعلق قائم ہو گیا۔ اس کے بعد کہتے ہیں نماز ہوئی۔ نماز میں بھی یہ روحانی کیفیت مجھ پر طاری رہی اور اسی حالت میں مَیں جلسہ گاہ سے باہر چلا گیا اور یہ احساس نہیں رہا کہ مَیں اپنے جوتے پہننا بھول گیا ہوں۔ اسی حالت میں غسل خانے چلا گیا اور وہاں کھڑے ایک رضا کار نے میرے پاؤں کو دیکھا، پھر اپنی جوتی اتار کے مجھے دے دی اور کہا آپ یہ پہن لیں۔ آپ کو تکلیف ہو گی ننگے پیر اندر جاتے ہوئے۔ تو کہتے ہیں اس چھوٹے سے واقعہ نے میرے ایمان کو مزید مضبوط کر دیا کہ واقعی خدا تعالیٰ کی قائم کردہ یہ ایک الٰہی جماعت ہے جہاں ہر فرد اپنے بھائی کی مدد کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ پس

احمدی رضا کار بھی، کارکنان بھی جو مہمانوں کا یہ خیال رکھتے ہیں اس سے بھی لوگوں کے ایمان مضبوط ہوتے ہیں۔

چیک ریپبلک

سے ایک پروفیسر یَارَوسَلَافْ فرانک (Jaroslav Franc) آئے ہوئے تھے۔ اور دوسرے پروفیسر مارک چایَکا (Marek Cejka) صاحب تھے۔ کہتے ہیں: ہمیں جلسہ سالانہ اتنا پسند آیا کہ ہم اپنے جذبات کو بیان نہیں کرسکتے۔ واپس چیک ریپبلک جاکر ہم اپنے طلباء اور پروفیسرز کو یہی بتا سکتے ہیں کہ آپ لوگوں کو خود یہاں آکر اس عظیم الشان محفل کا تجربہ کرنا ہوگا جو روحانیت سے معمور اور اعلیٰ ترین انتظامات سے مزین تھی۔ کہتے ہیں دنیا کے مختلف کونوں سے تعلق رکھنے والے لوگ محبت، امن اور بھائی چارے کے جذبے سے ایک جگہ جمع تھے۔ عبادت کے بعد لوگوں سے ملاقات کا تجربہ میرے لیے انتہائی خوشگوار تھا اور متاثر کن تھا۔ یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ کس طرح ایک عقیدہ دنیا بھر کے لوگوں کو محبت، امن اور اتحاد کے رشتے میں جوڑ رہا ہے۔ کہتے ہیں

خلیفہ وقت کے خطاب کے بعد ہمیں اسلام اور تقویٰ کی حقیقی شناخت حاصل ہوئی۔ ہمیں اس موضوع کے بارے میں گہری سمجھ اور علم حاصل ہوا

اور اسی طرح کہتے ہیں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جو دنیا میں کوریج تھی وہ بھی حیران کن تھی۔

قازقستان

سے ساؤلے (Saule) صاحبہ جلسہ میں شامل ہوئیں۔ کہتی ہیں: ایک ایسا روح پرور اور یادگار اجتماع تھا جس نے میرے دل پر نہایت خوشگوار اور گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ کہتی ہیں: امام جماعت اور دیگر مقررین کی تقاریر میں ایمان، اعلیٰ اخلاق، امن، باہمی ہم آہنگی، خاندانی اقدار، نوجوانوں کی تربیت اور معاشرے کی خدمت جیسے اہم موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔ کہتی ہیں: سب سے زیادہ مجھے مختلف قوموں کے افراد کے درمیان بھائی چارے کی فضا نے متاثر کیا اور جو امن اور سلامتی کی باتیں کر رہے تھے۔ پھر

امریکہ

سے ڈاکٹر پروفیسر بریٹ شارف (Brett Scharffs) جو کہ لاء کے پروفیسر ہیں۔ یہ بھی آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں:

مجھے دنیا بھر میں مختلف بین الاقوامی کانفرنسوں اور کنونشنز میں شرکت کا موقع ملا ہے لیکن جلسہ سالانہ یوکے کا تجربہ ان سب سے منفرد رہا ہے۔ سو (100) سے زائد ممالک سے آئے ہوئے لوگ مختلف مذاہب، قومیّتوں اور شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مہمانوں سے ملاقات ہوئی۔ ان سب کی ایک ہی رائے تھی کہ یہاں محبت، احترام، امن اور باہمی اخوّت کا جو ماحول دیکھنے کو ملا وہ واقعی غیر معمولی ہے۔

اسی طرح کہتے ہیں: ہیومینٹی فرسٹ اور مختلف علمی و تاریخی نمائشوں نے مجھے بہت متاثر کیا۔ یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ جماعت اپنے وسائل سے دنیا بھر میں ضرورت مندوں کی خدمت کر رہی ہے خواہ وہ کسی مذہب یا قوم سے تعلق رکھتے ہوں۔ اور پھر کہتے ہیں: پڑھے لکھے لوگ، اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹرز، انجینئرز، وکلاء دیگر ماہرین نہایت عاجزی سے رضا کارانہ خدمت انجام دے رہے تھے جس نے مجھے بڑا متاثر کیا۔

برازیل

سے ٹیلی ویژن رپورٹر ایرِک پُورٹِیلا (Eric Portella) صاحب کہتے ہیں: مَیں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مَیں اس تقریب کے عظیم الشان پیمانے اور وسعت کو دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں۔ خاص طور پر لنگر خانے کا حجم اور وہ تمام جگہیں جہاں کھانا تیار کیا جاتا ہے۔ جدید، وسیع، منظّم اور انتہائی صاف ستھرا۔ ہر رضا کار کی محنت، نفاست اور لگن کو دیکھنے کا ایک نہایت خوبصورت تجربہ ہے جو میرے دل کو امن اور خوشی سے لبریز کر دیتا ہے۔

فلپائن

سے پروفیسر یوسف مورالیس (Yousuf Morales) اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے تھے، وہ بھی پروفیسر ہیں۔ پروفیسر شریما مورالیس (Sherima Morales)۔ کہتے ہیں: انہوں نے عیسائیت سے اسلام قبول کیا ہے اور نیشنل کمیشن آف مسلم فلیپینوز کے چیئرمین بھی رہ چکے ہیں۔ ابھی احمدی نہیں ہیں۔ کہتے ہیں: اگرچہ باضابطہ حاضری تقریباً پچاس ہزار بتائی گئی لیکن جلسہ گاہ کی وسعت اور انتظامات کا پیمانہ دیکھ کر مجھے محسوس ہوا کہ یہ اجتماع اس سے کہیں بڑا ہے۔ خاص طور پر ان ہزاروں رضا کاروں کی کاوشوں پر حیرانی ہوئی جو اپنا وقت اور خدمت پیش کر کے ایک مکمل عارضی شہر بساتے ہیں جس میں دسیوں ہزار افراد کے لیے رہائش، کھانے، ٹرانسپورٹس، صفائی اور دیگر سہولیات میسّر ہیں۔ مالی لحاظ سے آسودہ ہونے کے باوجود رضا کار خدمت کرتے ہیں اور نہایت سادہ اور جسمانی مشقّت والی خدمت کرتے ہیں اور بڑی عاجزی سے کرتے ہیں اور یہی باتیں ہیں جو ایک پُرامن اور ہم آہنگ معاشرہ تعمیر کرسکتی ہیں۔ چھوٹے بچوں کو پانی پلاتے دیکھا۔ اسی طرح کہتے ہیں کہ چودہ پندرہ سال کے دو بچے تھے کھانے پہ ان کی ڈیوٹی تھی اور اتنی ذمہ داری سے وہ دوڑ کے تین سو آدمیوں کو کھانا کھلا رہے تھے کہ حیرت ہوتی تھی۔ کہتے ہیں یہاں آ کے مجھے یہ بھی علم ہوا کہ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب احمدی تھے۔ اسی طرح ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے کارناموں سے مزید کا پتہ لگا۔ اسی طرح

امام جماعت کے خطابات نے مجھے بڑا متاثر کیا۔ مختصر وقت میں بہت سے موضوعات کا احاطہ انہوں نے کیا۔ اور ہر موضوع کو تفصیلی مگر سادہ اور قابلِ فہم انداز میں پیش کیا۔

ایلسلواڈور

سے ایک مہمان سَاؤُل اِدگارڈُو (Saul Edgardo) جو کہ سینٹرل امریکن پارلیمنٹ میں ایلسلواڈور کے نمائندے ہیں، وہ بھی آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں: یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ یوکے تھا جس میں مجھے احمدیہ مسلم جماعت کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ سب سے اہم بات جو میں نے سیکھی وہ یہ ہے کہ ہمیں روزمرّہ زندگی کیسے گزارنی چاہیے۔ اس کا مرکزی پیغام یہ تھا کہ جس طرح ایک شاخ درخت سے الگ ہوکر خشک ہوجاتی ہے کیونکہ وہ درخت ہی اسے زندگی دے رہا تھا اسی طرح اگر ہم بھی خدا تعالیٰ سے دور ہوجائیں تو یہ ہماری روحانی موت ہے۔ خلیفہ، امام جماعت نے جو یہ کہا کہ ہم خدا کو صرف اس وقت تلاش کرتے ہیں جب ہم کسی مشکل میں ہوتے ہیں، یہ بات بھی بالکل سچ ہے۔ اسی طرح انہوں نے میاں بیوی کے تعلق کے بارے میں جو نصائح کیں اگر ہم ان پر عمل کریں اور غضِّ بصر سے کام لیں تو شادی شدہ زندگی کے بہت سے مسائل سے بچ سکتے ہیں۔ پس

اگر غیر احمدی یہ پیغام سمجھ سکتے ہیں تو احمدیوں کو کتنا بڑھ کے اس پیغام کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

پھر کہتے ہیں مجھے غیر معمولی انتظامات نے متاثر کیا۔ امام جماعت سے ملاقات کے لیے بڑا تھوڑا وقت تھا اور میری خواہش تھی کہ زیادہ وقت ملتا لیکن اس مختصر وقت میں بھی انہوں نے ہر چیز کو دیکھا اور میرے سے باتیں کیں۔ اور کہتے ہیں

ملاقات کے بعد مجھے تو یقین ہوگیا ہے کہ خلیفہ وقت کو اپنی جماعت کے بارے میں بہت معلومات ہوتی ہیں کہ کہاں کہاں اور کس مقام پر کھڑی ہے اسے ان باتوں سے گہری دلچسپی تھی۔

بیلیز

سے ایک نومبائعہ موزیق میریانو (Mosique Mariano) صاحبہ کہتی ہیں: بہت ہی چھوٹے ملک سے ہمارا تعلق ہے۔ ہمارے شہر کی آبادی صرف پچاس ہزار ہے۔ صرف سَو آدمی بھی جمع ہوجائیں تو جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں لیکن جلسے کے انتظام میں غیر معمولی امن تھا اور لوگ بہت اچھی طرح ایک دوسرے سے مل رہے تھے۔ کہتی ہیں میرے لیے اپنے جذبات کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ مَیں اپنے آپ کو ایک احمدی مسلمان کہنے میں اب خوشی محسوس کرتی ہوں۔ کہتی ہیں میرے خاوند کو گذشتہ سال جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق ملی تھی اور اس وقت خلیفہ وقت نے کہا تھا کہ اپنی اہلیہ کو بھی احمدیت کا پیغام پہنچاؤ اور اللہ کے فضل سے میں آج پورے یقین اور فخر کے ساتھ کہتی ہوں کہ مَیں احمدی مسلمان ہوں۔

بلغاریہ

سے سِوِیلِن پینکَوف (Svilen Penkov) جو کہ منسٹری آف لیبر اینڈ سوشل پالیسی کے سیکرٹری جنرل ہیں۔ کہتے ہیں کہ جرمنی کے مختلف شہروں میں منعقد ہونے والے جلسہ ہائے سالانہ میں کئی بار شرکت کرچکا ہوں لیکن برطانیہ کے جلسہ سالانہ کا تجربہ اپنی وسعت، تنظیم اور اعلیٰ معیار کے لحاظ سے منفرد اور بے مثال رہا۔ جس چیز نے مجھے متاثر کیا وہ جلسہ گاہ کی غیر معمولی وسعت اور وہاں قائم کیا گیا عارضی شہر تھا۔ تمام بنیادی سہولیات نہایت عمدگی سے فراہم کی گئی تھیں اور پچاس ہزار سے اوپر کی تعداد میں لوگ وہاں جمع تھے۔ جلسہ میں ہونے والی تقاریر بہت معلوماتی، علمی اور اعلیٰ معیار کی حامل تھیں۔ مقررین نے مذہبی اور سائنسی موضوعات کو نہایت عمدہ انداز میں پیش کیا جس سے حاضرین کے علم و معرفت میں اضافہ ہوا۔ مختلف نمائشوں نے مجھے بے حد متاثر کیا اور انہیں جدید تقاضوں کے مطابق انتہائی پیشہ وارانہ انداز میں ترتیب دیا گیا تھا۔ بچوں کے لیے بھی وہاں تربیتی پروگرام تھے اور نمائشیں تھیں۔ یہ چیزیں ایسی ہیں جو اگلی نسل کی تربیت کے لیے اچھی ہیں۔

سینیگال

سے اَحمدُو بَاہ صاحب تیجانیہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے اپنے علاقے کے مذہبی راہنما ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس جلسے کی شاندار تنظیم اور انتظام نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ جس انداز سے یہ جلسہ منعقد ہوا۔ سکیورٹی کے بہترین انتظامات، حاضرین کے اعلیٰ اخلاق، ان کی دانائی، خوش اخلاقی بالخصوص احمدیہ جماعت کے افراد کے بلند کردار نے میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ کہتے ہیں پہلے جماعت احمدیہ کے بارے میں صرف سنا کرتا تھا لیکن آج اپنی انکھوں سے ایک ایسی جماعت کو دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی جو نہایت منظّم، نہایت مخلص اور اپنے خلیفہ کی ہدایات پر پوری طرح عمل کرنے والی ہے۔ کہتے ہیں یہ تو مجھے پہلے معلوم تھا کہ آپ لوگ انسانیت کی خدمت کے لیے بہت کچھ کرتے ہیں جیسے عطیات ہیں، پانی کے کنویں ہیں، مساجد ہیں، ہسپتال ہیں، امدادی سرگرمیاں ہیں، دیگر فلاحی منصوبے ہیں لیکن آج میں آپ کی انسانی اقدار، انسانی ترقی کے لیے کوششوں، دانائی، بنیادی تعلیم کے فروغ اور تعلیمی اداروں کو نمائشوں میں دیکھ کے مزید متاثر ہوا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں آپ کو دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اور کہتے ہیں امام جماعت سے میری میٹنگ ہوئی اس سے بھی مجھے جماعت کو سمجھنے کا بہت موقع ملا۔ اسی طرح

سینیگال

سے مورمان کاباجا کاٹے صاحب ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ کہتے ہیں: مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ عوام کی خدمت، عزّتِ نفس، حوصلہ اور عزم آپ کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

الفاظ سے بڑھ کر مَیں نے یہاں خدمت والا اسلام دیکھا۔ ایسے ہاتھ دیکھے جو دیتے ہیں، ایسے دل دیکھے جو معاف کرتے ہیں اور ایسے

دروازے دیکھے جو ہمیشہ دوسروں کے لیے کھلے رہتے ہیں۔

کوسووو

سے پروفیسر ڈاکٹر حَلیل ابراہیمی (Halil Ibrahimi) صاحب ایک ممتاز ماہر تعلیم ہیں۔موصوف محقق ہیں اور یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں اور اپنی علمی کاوشوں اور تحقیقی سرگرمیوں کے باعث کوسووو میں نہایت عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں: ہر شعبے میں نظم وضبط، تعاون اور ایثار کی جو عملی تصویر دیکھنے کو ملی وہ واقعی قابل رشک تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر اس شخص کی طرف سے ملنے والی محبت، خلوص، احترام اور فراخدلانہ مہمان نوازی نے اس تجربے کو میرے لیے ناقابل فراموش بنا دیا۔ کہتے ہیں ان ایام کے دوران مختلف تقاریر سننے اور بالخصوص امام جماعت کی تقریر سننے کا موقع ملا۔ ملاقات بھی ہوئی ان سے۔جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ امن، بین المذاہب ہم آہنگی، انسانی مساوات، باہمی احترام اور معاشرے کے ہر فرد کو ساتھ لے کر چلنے کے تصوّر پر مسلسل اور غیر معمولی زور تھا۔ آج کے دَور میں جب دنیا کے کئی حصوں میں مذہبی غلط فہمیاں، انتہا پسندی اور عدم برداشت ایک سنجیدہ چیلنج بن چکے ہیں وہاں یہ پیغامات نہایت بروقت، امید افزا اور انسانیت کے لیے راہنمائی فراہم کرنے والے محسوس ہوتے ہیں۔

سپین

سے خوان انتونیو ریجیس (Juan Antonio Reyes) جو پیدروآباد کے میئر ہیں۔ کہتے ہیں: جلسہ سالانہ نے ہمیں یہ دیکھنے کا موقع فراہم کیا ہے کہ یہ اجتماع محض عقیدے کا جشن نہیں بلکہ مختلف ممالک، ثقافتوں اور حقائق سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے درمیان بقائے باہمی کا ایک غیر معمولی مظاہرہ ہے جو امن، احترام اور بھائی چارے کی مشترکہ اقدار کے تحت یکجا ہے۔ کہتے ہیں مختلف نمائشوں اور معلوماتی پروگرام کے ذریعے احمدیہ مسلم جماعت کی جانب سے مختلف شعبوں میں کی جانے والی خدمات کا بھی مجھے علم ہوا۔

آسٹریا

سے دو مہمان وکلاء کیرولِن (Kerolin) صاحبہ اور ہانہ (Hanna) صاحبہ شامل ہوئیں۔ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کو ہم اپنی خوش قسمتی قرار دیتے ہیں۔ انتظامات کو دیکھ کر حیران ہوئے۔ ہر طرف امن کی فضا تھی۔ کہتی ہیں مَیں نے جلسہ گاہ میں بھی اور باہر ہر طرف پھر کر جائزہ لیا۔ نہ کوئی لڑائی تھی۔ نہ کوئی شور تھا۔ اتنے پُرسکون اور پُرامن لوگ دنیا میں نہیں ہیں۔ ہر کوئی ایک دوسرے کی مدد کے لیے تیار تھا۔ بچوں کو پانی پلاتے دیکھ کر خوشی ہوئی۔ اور ہیومن رائٹس کی میٹنگ میں شامل ہوئی۔ کمیونٹی کا ساری دنیا میں امن پھیلانے کا خیال اور حقوق قائم کرنے کا خیال رکھنا، صرف احمدیوں کے لیے نہیں بلکہ ہر ایک مظلوم کے لیے آواز اٹھانا، یہ بڑی بات ہے جس سے میں بہت متاثر ہوئی۔ وہ تو اتنی زیادہ متاثر ہوئی ہیں کہ اپنے مبلغ سے وعدہ لے کر گئی ہیں کہ اگلے سال بھی یہاں لے کر آؤ۔

بولیویا

سے صحافی گائیڈر گین (Guider Guillen) جلسہ میں آئے تھے۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنا میرے لیے ایک شاندار تجربہ تھا۔ اسی طرح مَیں تقریروں سے بہت متاثر ہوا۔ امام جماعت کی تقریر سے متاثر ہوا۔ اور کہتے ہیں کہ ایک ایسا جلسہ تھا جو ہمیشہ کے لیے ہماری زندگیوں میں نقش ہو جائے گا اور ہمیں اپنے ربّ کے قریب ہونے اور اس کی رحمت حاصل کرنے کا راستہ دکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اسلام کے پیغام کو بھی قبول کرنے والے بن جائیں۔ کہتے ہیں ذاتی طور پر یہ دیکھنے کا موقع ملا کہ سالہا سال سے غلط طور پر جو یہ پروپیگنڈا پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ مسلمان عورت مظلوم ہے اور دباؤ میں ہے وہ بالکل جھوٹ ہے اس کے برعکس اسلام میں عورت کو جو عزت، حفاظت اور اہمیت دی جاتی ہے اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔

کوسووو

سے اَوْنی جاشَری (Avni Jashari) صاحب جو بلدیہ لپجان کے چیف آف کیبینٹ ہیں، کہتے ہیں کہ امام جماعت کا خطاب سننے کا موقع ملا اور جلسے کے شروع ہونے سے پہلے جمعرات کی رات کو رضا کاروں کو نصیحت کی تھی کہ مہمانوں کی خدمت کو ایک عظیم ذمہ داری سمجھتے ہوئے محبت، عاجزی، خلوص اور بہترین اخلاق کے ساتھ انجام دیں۔ کہتے ہیں اس وقت مجھے یہ نصیحت اچھی لگی تھی لیکن مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اگلے ہی دن اس کا عملی نمونہ اپنی آنکھوں سے دیکھوں گا۔ کہتے ہیں میری طبیعت اچانک خراب ہوگئی۔ چکر آنے شروع ہو گئے، طبیعت خراب ہوگئی، قے آنی شروع ہوگئی، فوراً فرسٹ ایڈ والوں نے مجھے دیکھا، چھ ڈاکٹر میرے ارد گرد اکٹھے ہو گئے۔ اس طرح محسوس ہوا کہ جس طرح اپنے گھر میں ہوں۔ تو اس لمحے

مجھے احساس ہوا کہ خلیفۃ المسیح کی ہدایات صرف الفاظ نہیں تھے بلکہ ہر رضا کار کی عملی زندگی کا حصہ ہیں۔

جاپان

سے ہیرویُو کی اِیْواموتو (Hiroyuki Iwamoto) صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے لیے بہت یادگار سفر تھا۔ ہم نے جلسہ کے ماحول کو محبت اور روحانیت سے بھرپور محسوس کیا۔ خدمت کرنے والے کارکنان کا جذبہ، پانی پلانے والے بچوں کی خدمت کا انداز اور خلافت کے ساتھ جماعت کا تعلق اور آپ کو دیکھنے کی تڑپ، یہ بہت زبردست تجربہ تھا۔

ایک اَور دوست

لبنان سے ہیں اور بیلجیم

کے رہائشی ہیں۔ کہتے ہیں میں چونکہ ڈپلومیٹک کور میں کام کرتا ہوں اور مَیں دنیا میں مختلف مقامات پر جہاں بڑی بڑی میٹنگز ہوتی ہیں جاتا ہوں چاہے وہ قطر ہو، برسلز ہو اور دوسری بڑی بڑی جگہوں پر ہوں لیکن مَیں نے کہیں بھی اس جلسے کی طرح بڑا اعلیٰ اور منظم پروگرام نہیں دیکھا کہ پچاس ہزار سے زائد افراد ہیں کوئی کسی کو دھکا نہیں مار رہا، کوئی برا بھلا نہیں کہہ رہا۔ ہر کوئی عزّت و احترام اور محبت سے مل رہا ہے اور اسلام کی جو اخوّت کی تعلیم ہے مَیں نے عملی طور پر یہاں دیکھی ہے۔ اسی طرح قرآن کی جو تعلیم ہے کہ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (البقرہ:257)۔ وہ مجھے عملی طور پر یہاں جلسہ میں نظر آئی ہے کہ یہاں دوسرے مذاہب کے لوگ بھی آرہے ہیں، یہاں رہ رہے ہیں، ان کا بھی ادب و احترام کیا جا رہا ہے اور خوشی سے آزاد گھوم رہے ہیں۔

ارجنٹائن

سے ''سرجیو روبن'' (Sergio Rubin) نے بھی یہاں شرکت کی۔ ملک کے سب سے اہم نیشنل اخبار کلیرین (Clarin) میں مذہبی امور کے چیف ایڈیٹر ہیں۔ کہتے ہیں: جب آنے سے قبل میں نے اپنے اخبار کو اس جلسہ میں شرکت کے بارے میں اطلاع دی تو میرے بہت سارے کولیگز (colleagues) نے اسلام کے خلاف جو عمومی تعصّبات ہیں، ان کی بنا پر مشورہ دیا کہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرلو۔ بہرحال جب مَیں نے جلسے کے ماحول کو براہ راست مشاہدہ کیا تو پتا چلا کہ اسلام کے ایک پُرامن مذہب ہونے کا بہترین ثبوت آپ کی جماعت خود ہے اور آپ کے جلسے کا یہ پُرامن ماحول ہے۔ اس قدر بڑے اور وسیع مجمعے کے باوجود ہر طرف امن اور سلامتی کی فضا تھی۔ کہتے ہیں جلسے کے آخری دن انہوں نے ٹی وی چینل ٹی این پر جلسے کی لائیو نشریات نشر کیں تا کہ ناظرین کو بھی یہ ماحول دکھایا جائے اور اس بات پر بھی زور دیا کہ اسلام ایک امن اور سلامتی کا مذہب ہے اور جماعت کو بحیثیت دلیل پیش کیا۔ خود کیتھولک ہیں۔ کہتے ہیں آپ کے خلیفہ کا جلسے کا افتتاحی خطاب مجھے پسند آیا جس میں انہوں نے تقویٰ کی بات کی جو ہر دین کی اصل ہے۔ اور کہتے ہیں بحیثیت عیسائی مجھے اس پہلو سے اپنے علم وعرفان میں بہت اضافہ کرنے کا موقع ملا۔

لتھوانیا

سے سَوِتیلَانَا مارکے ویچینے (Mrs. Svetlana Markeviciene) صاحبہ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مسلمانوں میں رہ کر ان کے طور طریقے قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ بہت کچھ نیا سیکھا۔ امام جماعت کا خواتین سے خطاب سن کر اسلام میں عورت کے مقام کے بارے میں میری بہت سی غلط فہمیاں دُور ہوئیں۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اسلام عورت کو عزّت، تحفظ اور اس کے بنیادی حقوق کی تعلیم دیتا ہے۔ خطاب نہایت متوازن، مدلّل اور دل کو چھو لینے والا تھا جس نے مجھے اسلام کے بارے میں مزید مثبت انداز میں سوچنے کا موقع فراہم کیا۔

سوئٹزرلینڈ

سے اقوام متحدہ کی ہیومن رائٹس کنسلٹنٹ جولیا پرتیسی (Giulia Pratesi) کہتی ہیں: میرے لیے ایک منفرد تجربہ تھا اور اجتماع میں شرکت کے ذریعے مجھے ایک ایسی مذہبی برادری کو قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملا جس کے بارے میں پہلے میری معلومات محدود تھیں۔ رضا کار اور شرکاء کی مہمان نوازی، خوش اخلاقی اور تعاون نے مجھے بہت متاثر کیا۔ ہر ایک نہایت خندہ پیشانی سے ملتا۔ سوالات کے جواب مجھے دیتے اور ہمیشہ اس بات کو تیار رہتے کہ ہمیں سوال کے جواب دیں جس کی وجہ سے مجھے جماعت احمدیہ مسلمہ کی تاریخ، روایات اور بنیادی اقدار کو بہتر انداز میں سمجھنے کا موقع ملا۔ مختلف نمائشوں کی بھی تعریف کی ہے انہوں نے کہ بہت دلچسپ نمائشیں تھیں جس میں تاریخ، انسانیت کی خدمت کے منصوبوں اور ہر شعبہ میں اس کی خدمات کو موثر انداز میں پیش کیا گیا تھا۔ خواتین کے کردار سے متعلق نمائش میرے لیے خاص طور پر معلومات افزا ثابت ہوئی کیونکہ اس نے اس موضوع کو جماعت کے اپنے نقطۂ نظر سے سمجھنے کا موقع فراہم کیا۔

ٹورین، اٹلی

سے پروفیسر فیدریکا سونا (Federica Sona) صاحبہ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ میں انہیں دور اندیشی اور روحانیت کا ایک خوبصورت امتزاج نظر آیا۔ عقلی نقطہ نظر سے دیکھیں تو حیران کن بات یہ تھی کہ سارا انتظام کتنی خوش اسلوبی سے چل رہا تھا جیسے ہوا اپنے ساتھ لیے جا رہی ہو۔ چھوٹے سے چھوٹے رضا کار سے لے کر جو پانی پلانے کی ڈیوٹی پر تھا، بڑی عمر تک کے کارکنان سب میں نیک نیتی، مہمان نوازی، خوش اخلاقی اور مسکراہٹ مشترک تھی۔ جذباتی طور پر مَیں کہتی ہوں کہ ایک بڑے بین الاقوامی خاندان میں خوش آمدید کہا جا رہا ہو۔ اس طرح لگ رہا تھا کہ مہمان کو خوشی سے قبول کیا جاتا ہے اور توجہ اور محبت سے پیش آیا جاتا ہے۔ کہتی ہیں میری ملاقات کئی مردوں اور عورتوں اور بچوں سے ہوئی جنہوں نے ان کے ساتھ مسکراہٹ بانٹی، راستہ ڈھونڈنے میں مدد کی یا اپنی زندگی کے تجربات کبھی دردناک، کبھی خوشگوار اور کبھی روشن خیال بیان کیے۔ خاص طور پر روحانی اور باریک پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ واضح خوابوں میں پیشگی اطلاعات جیسے واقعات جو بعض احباب نے ان سے شیئر کیے، اس سے وہ بہت متاثر ہوئی ہیں۔ کہتی ہیں کہ یہ جماعت ایک ایسا بڑا اور متحد خاندان ہے جو جغرافیائی حدود سے ماوراء ہے۔

جِینَاپ آئدن (Cenap Aydin) صاحب جو

رُوم

میں مذاہب کی سوشیالوجی کے اسکالر ہیں۔ کہتے ہیں سب سے پہلے جو چیز نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اتنی زیادہ قومیّتیں، زبانیں اور ثقافتیں ایک ہی جگہ جمع ہیں۔ مختلف ممالک کے جھنڈوں کو جماعتی پرچم کے ساتھ لہرانے کی

تقریب اس بین الاقوامی یگانگت کو نمایاں کرتی ہے یعنی ایک ایسی چھوٹی سی دنیا جہاں مختلف قومیں اپنی انفرادیت ختم کیے بغیر اکٹھی رہتی ہیں۔ کہتے ہیں بحیثیت مذہبی سوشیالوجی کے طالب علم یہ دیکھنے کا موقع ملا کہ ایک دینی جماعت کس طرح مقامی شناخت اور عالمی یگانگت کو ایک ساتھ لے کر چل سکتی ہے۔ اسی طرح مہمان نوازی کی انہوں نے بڑی تعریف کی۔ کارکنان کی بڑی تعریف کی۔

کینیڈا

کی سٹونی ناکوڈا(Stoney Nakoda) فرسٹ نیشن سے ہیں۔ نام ان کا ہے ریورنڈ ٹونی سنو (Rev. Tony Snow) صاحب۔ کہتے ہیں: اتنے بڑے وسیع اجتماع کو دیکھنا میرے لیے بہت دلچسپ تھا۔ یہاں بہترین انتظامات کیے گئے اور ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق کاموں کو چلانے کے لیے بھرپور کوشش کر رہا تھا۔ اور کہتے ہیں یہ کام آسان نہیں ہوتا لیکن جس جذبے سے یہ کام ہو رہا تھا اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔

ترکی

سے غیر از جماعت مہمان پروفیسر متین بوزان (Metin Bozan) صاحب جو دِجلہ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ شعبہ تاریخِ مذاہبِ اسلام کے صدر رہیں۔ اپنی زیر نگرانی جماعت کے بارے میں طلباء کو تھیسز بھی لکھوا چکے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسے کے ہر انتظام اور ہر کام میں مکمل ڈسپلن نظر آیا اور یہ آگے کہتے ہیں کہ ہمارا تو یہ اصولی نظریہ ہے کہ جو شخص بھی اللہ، رسولؐ اور آخرت جیسی شرائط ایمان اور شرائط اسلام کو مانتا ہے ہم اسے مسلمان سمجھتے ہیں اور اس کی تکفیر کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ لہٰذا ہماری نظر میں احمدی بھی مسلمان ہیں۔

کاش کہ پاکستانی علماء کو بھی یہ بات سمجھ آجائے۔

پھر کہا کہ جماعت کی بین الاقوامی امن سلامتی کے لیے کاوشوں کو مَیں بہت سراہتا ہوں۔ اسی طرح انہوں نے ہر موقع پر مردوں اور خواتین کے الگ الگ انتظام دیکھے اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جماعت میں اسلامی پردہ کی تعلیم کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

فرانس

سے تیری والے (ThierryValle) صاحب جو Coordination of Associations and Individuals for Freedom of Conscience کے صدر ہیں، کہتے ہیں کہ بے عیب انتظامات تھے۔ پُرامن ماحول تھا۔ بڑا سکون تھا۔ امام جماعت کا اختتامی خطاب واقعی ایک عظیم مشعلِ راہ اور دلی طور پر متاثر کن تھا۔ اس نے ہمارے ان اعلیٰ معیاروں کی یاددہانی کرائی جو ہمیں اپنے لیے قائم کرنے چاہئیں اور اس پُرامن دنیا کا احساس دلایا جس کی تعمیر کے لیے ہم سب کو کوشاں رہنا چاہیے۔ پھر کہتے ہیں کہ میں بڑا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہاں آ کے مجھے احساس ہوا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں امن اور محبت اور بھائی چارے کا جو پیغام دیتی ہے اس کا عملی ثبوت اس شکل میں دیکھا کہ سَو ممالک سے زیادہ لوگ ایک گلدستے کی طرح جمع ہیں اور خوشبو مَیں نے خود محسوس کی۔

بیلجیم

سے ایک جنرلسٹ ہیں وہ کہتے ہیں: مَیں پہلے بھی شامل ہو چکا ہوں لیکن اس سال کہتے ہیں میں امام جماعت کے مستورات کے خطاب سے متاثر ہوا جس میں عورتوں کو encourage کیا گیا کہ نہ صرف وہ دینی علم حاصل کریں بلکہ دنیاوی علم بھی حاصل کریں اور دنیا کے ہر شعبے میں آگے بڑھیں۔ اسی طرح

جاپان

سے پروفیسر مینے ساکی ہیروکو (Minesaki Hiroko) صاحبہ ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ پہ ایک تحقیقی کتاب بھی لکھی ہے جس کے لیے وہ ربوہ بھی گئیں، قادیان بھی گئیں اَور مختلف جگہوں پہ گئیں۔ بڑا گہرا علم ہے ان کا۔ کہتی ہیں کہ جلسے میں ایک جرمن نوجوان مجھے ملا۔ اس نے آج ہی بیعت کی تھی۔ مَیں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے بیعت کرنے کی طرف راغب کیا ہے؟ کہنے لگا کہ جلسہ کے ماحول نے، احمدیوں کے بھائی چارے اور باہمی محبت نے مجبور کیا ہے۔ اسی طرح ڈیوٹی والوں کی انہوں نے بڑی تعریف کی ہے۔

اسی طرح آرچی صاحب جو کہ انڈونیشین ہیں اور

یونان

میں اپنی یونانی نومسلمہ غیر احمدی اہلیہ کے ساتھ رہتے ہیں۔ کہتے ہیں دعوت ملی تو مَیں نے یہ سوچا کہ ایک روحانی سفر ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے قریب لائے گا اس لیے میں یونان چھوڑ کے یہاں آ گیا اور خلیفہ وقت کی تقاریر نے مجھ پر گہرا اثر چھوڑا۔ لوگوں کی خدمات نے، خدمت جو کارکنان کر رہے تھے اس نے مجھ پر گہرا اثر چھوڑا۔

لٹویا

کے مہمان ہیں نَارمُنڈزُ (Normunds Boluzs)، پولیٹیکل سائنس میں انہوں نے ماسٹر کیا ہوا ہے۔ ان کا مقالہ تھا ''پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ظلم و زیادتی اور ناانصافیاں''۔ یہ شامل ہوئے۔ کہتے ہیں: اسلام اور احمدیت کے بارے میں میرے جو سوالات تھے جلسے کے دوران مجھے میرے تمام سوالوں کا جواب مل گیا۔ پھر

یونان

کے وفد میں ایک مہمان خاتون تھیں۔ یہ کہتی ہیں خوبصورت تجربہ تھا۔ رضاکاروں میں سے ہر ایک مہمانوں کے ساتھ بہت دوستانہ اور مددگار تھا۔ نمائشیں بہت اچھی تھیں خاص طور پر ریویو آف ریلیجنز کی اسلام کی تاریخ کے بارے میں نمائش۔ مَیں کئی گھنٹے گزارنا چاہتی تھی۔ آثار قدیمہ کے بارے ساری تعریفیں کرنے کے بعد کہتی ہیں کہ ایک بات ایسی ہے جو مجھے پسند نہیں آئی اور وہ یہ کہ بعض خواتین اسلامک ڈریس کو ڈیعنی پردے کی اچھی طرح پیروی نہیں کر رہی تھیں اور بعض مرد بھی غَضِّ بصر میں کمزوری دکھا رہے تھے۔ باوجودیکہ مَیں نے اس بارے میں خاص طور پر تلقین کی تھی۔ تو منفی تبصرے کو بھی ہمیں اپنی اصلاح کے لیے سوچنا چاہیے، سننا چاہیے۔ پس

جو بے احتیاطی کرتے رہے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ غیر ہمیں بڑی گہری نظر سے دیکھتے ہیں اور ہمیں انہیں کوئی ایسا موقع نہیں دینا چاہیے جس سے اسلام کی حقیقی تصویر پر داغ آئے

بلکہ جلسے کی تقریروں کے دوران میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس بھی پڑھا تھا کہ غیروں کو ایسا موقع نہ دو کہ جو ہم پر انگلی اٹھائیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 143، ایڈیشن 2022ء)

پولینڈ

سے ''وہ پوویچک لمنتوویچ'' (Wojciech Lamentowicz)، ان کے نام ذرا مشکل ہوتے ہیں، بہرحال یہ انسانی حقوق کے پروفیسر ہیں اور یہ یونیورسٹی کے چانسلر بھی رہے ہیں۔ قانون پڑھاتے ہیں۔ کہتے ہیں: انتظامات دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور امام جماعت سے جو میری ملاقات ہے اس کے تاثرات اور جذبات کو بیان کرنے کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ ذاتی طور پر مجھے کہتے ہیں کہ ان سے باتیں کیں بڑا متاثر ہوا۔ کہتے ہیں جو کچھ مَیں نے یہاں سیکھا ہے اب وہ میں اپنے طلبہ تک پہنچاؤں گا تا کہ انہیں اسلامی تعلیمات کے حقیقی معنی معلوم ہوں۔

چند واقعات جو مَیں نے لیے تھے ان میں سے بھی یہ چند واقعات بیان کیے ہیں۔

پریس اینڈ میڈیا

کے بارہ میں ان دنوں میں جیسا کہ میں نے کہا پریس سیکشن کی طرف سے بھی اور یوکے کے پریس کی طرف سے بھی کافی کوریج ملی ہے اور برطانیہ کا جو مؤقر اخبار ہے ''دی ٹائمز'' اس نے اپنے پرنٹ اور آن لائن ایڈیشن میں خبر شائع کی تھی۔ اور دوسرے پریس کی طرف سے بھی۔ میڈیا کوریج میں پرنٹ آرٹیکلز کی تعداد سولہ (16) ہے۔ قارئین کی تعداد ایک کروڑ ہے۔ ریڈیو پروگرام پینتیس (35) ہوئے۔ گذشتہ سال کی نسبت دس کا اضافہ ہے۔ ٹی وی پروگرام چھ ہوئے جن کو دیکھنے والوں کا اندازہ بہتّر لاکھ کا ہے۔ سوشل میڈیا پر پانچ لاکھ تیس ہزار views ہوئے اور یوکے سیکشن کی ایک رپورٹ میں یہ کروڑوں میں بھی ہے۔

پریس اینڈ میڈیا کے ذریعے سے مجموعی کوریج پانچ کروڑ اٹھائیس لاکھ افراد تک ہوئی ہے۔

اور کوئی بارہ مختلف اخباروں نے اور ٹیلی ویژن چینل نے کوَر کیا۔ اس میں مشہور نیشنل چینل اور اخبار تھے۔

صحافیوں کے تاثرات۔

ایک خاتون صحافی آخری روز بیعت دیکھنے کے بعد کہتی ہیں کہ میں بہت متاثر ہوں۔ جذبات سے میری آنکھیں بھر آئی ہیں۔ یہ ایک ایسا نظارہ تھا جو مَیں نے دنیا میں کبھی نہیں دیکھا اور میرا نہیں خیال کہ دنیا میں کوئی اَور کبھی ایسا تجربہ اور ایسے تقریب منعقد کر سکتا ہے۔ یہ منظر سانسیں روک دینے والا تھا اور مَیں مکمل طور پر اس کے سحر میں ہوں۔ اس طرح کے تاثرات اَور بھی لوگوں کے ہیں۔

ایم۔ٹی۔اے افریقہ

کی طرف سے بھی بڑا کام ہو رہا ہے۔ بیس صحافی یہاں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک سو ستاون رپورٹس بھجوائیں۔ چھ کروڑ تیس لاکھ سے زائد گھروں تک ان کی جلسے کی خبر پہنچی۔

جلسہ سالانہ کی افریقہ کے اٹھارہ سے زائد چینلز پر براہ راست خبر نشر ہوئی۔ خطابات نشر ہوئے اور نشریات کی رسائی کا اندازہ تین کروڑ پچاس لاکھ سے زائد افراد تک ہے۔

افریقہ میں غیر احمدی ناظرین کے تاثرات یہ تھے۔

سیرالیون

کے گاؤں ٹینٹافور سے پادری جارج کہتے ہیں کہ پیشے کے اعتبار سے مَیں استاد ہوں اور سیرالیون کے گاؤں ٹینٹافور میں رہتا ہوں۔ مَیں احمدی مسلمان نہیں ہوں۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے تینوں ایام کے دوران جس بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ احمدی مسلمانوں کی خلافت سے گہری محبت اور تمام بنی نوع انسان کے لیے ان کی طرف سے امن، محبت، وفاداری اور احترام کا اظہار تھا خواہ ان کا تعلق کسی بھی ملک یا خطے سے ہو۔ کہتے ہیں مجھے چرچ جانا تھا اتوار کو لیکن مَیں نے مسجد جا کے عالمی بیعت دیکھنے کا فیصلہ کیا اور وہاں جو کچھ مَیں نے دیکھا وہ میرے تصوّر سے یکسر مختلف تھا۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ دنیا بھر میں اس قدر تیزی سے کیوں پھیل رہی ہے۔

اسی طرح اَور بہت سارے پادری ہیں، اَور پڑھے لکھے لوگ ہیں انہوں نے اپنے تاثرات بھیجے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسے کے جہاں نیک اثرات تمام جماعت کے افراد پر قائم فرمائے وہاں لوگوں کی بھی راہنمائی فرمائے اور انہیں صحیح اسلام اور احمدیت کی طرف راغب کرے۔

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل ۲۱/اگست ۲۰۲۶ء، صفحہ ۲ تا ۷)

☆☆☆☆☆☆

تذکار مہدی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

حضرت مسیح موعودؑ کا سفر ملتان

یہ بات انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ وہ اپنے اندر بہادری کی روح رکھتا ہے۔ بیشک کچھ لوگ بزدل بھی ہوتے ہیں لیکن اکثر لوگ اپنے اندر بہادری رکھتے ہیں۔ جب انہیں مار پیٹ شروع ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں اچھا جو تمہاری مرضی ہے کرلو، ہم اپنے مذہب کو چھوڑنے کے لیے ہرگز تیار نہیں اور اس طرح وہ اپنے ایمانوں میں پہلے سے زیادہ مضبوط ہوجاتے ہیں۔ پس مخالفت کی شدت کی وجہ سے بھی ایمان مضبوط ہوتے ہیں۔ لیکن اب احمدیت کو قائم ہوئے اتنا لمبا عرصہ گزر چکا ہے کہ گو ہم یہ جانتے ہیں کہ اندرونی طور پر لوگوں کے دلوں میں احمدیت کی نسبت بغض پایا جاتا ہے مگر وہ نظارہ جو پہلے نظر آتا تھا کہ احمدیوں پر تالیاں پٹ رہی ہیں، گالیاں دی جارہی ہیں، پتھر پھینکے جارہے ہیں وہ نظارہ اب نظر نہیں آتا۔ یہی لاہور جس میں ظاہری طور پر احمدیت کی کسی قسم کی مخالفت نظر نہیں آتی گو باطنی طور پر مخالفت موجود ہے بلکہ پہلے سے بھی بڑھی ہوئی ہے اسی لاہور میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر پتھر پڑتے دیکھے ہیں۔ اسی لاہور میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر لوگوں کو ہنسی مذاق کرتے اور گالیاں دیتے دیکھا ہے۔

مجھے خوب یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جب ملتان تشریف لے گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ گیا۔ مجھے ملتان کی تو کوئی بات یاد نہیں۔ لیکن واپسی پر جب آپ لاہور ٹھہرے تو اس وقت کا نظارہ اب تک میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میری عمر اس وقت آٹھ نو سال یا اس سے بھی کچھ کم تھی۔ ملتان سے واپسی پر آپ ایک دن کے لیے یہاں ٹھہرے۔ اُن دنوں میاں فیملی کا گھر فصیل سے باہر نہیں ہوا کرتا تھا بلکہ وہ غالباً واٹر ورکس کے مقابل پر شہر کے اندرون کے حصہ میں رہا کرتے تھے۔ اُس روز میاں فیملی میں سے کسی دوست نے میاں چراغ دین صاحب یا میاں معراج دین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کی۔ سنہری مسجد کے پاس اُن کے مکان کو راستہ جاتا تھا۔ اُس وقت لاہور کی حالت موجودہ حالت سے بالکل مختلف تھی۔ اب تو لنڈا بازار اور بیرون دلی دروازہ سب آباد نظر آتا ہے لیکن اُن دنوں یہ سب غیر آباد علاقہ تھا صرف لنڈے بازار میں چند دکانیں تھیں مگر وہ بھی بہت معمولی سی۔ باقی سارا علاقہ خالی اور غیر آباد پڑا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اُس جگہ سے واپس تشریف لا رہے تھے تو سنہری مسجد یا وزیر خان کی مسجد (یہ مجھے یاد نہیں رہا) ان دونوں میں سے کسی ایک مسجد کے قریب بہت سے لوگ جمع تھے۔ انہیں یہ پتہ لگ چکا تھا کہ مرزا صاحب اس طرف گئے ہیں اور تھوڑی دیر میں ہی وہ واپس آنے والے ہیں۔ اُن دنوں سواری کے لیے شُکرم ہوا کرتی تھیں۔ یہ ایک چار پہیے کی گاڑی ہوا کرتی تھی جس پر لکڑی کا ایک کمرہ سا بنا ہوا ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بھی شُکرم میں بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ شُکرم میں آپ کے آگے پیچھے تھے۔ میں بھی اُس شُکرم میں تھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تشریف رکھتے تھے۔ جس وقت گاڑی وہاں پہنچی لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں غالباً مولویوں نے چیلنج دیا ہوگا کہ مرزا صاحب یہاں آئے ہیں تو ہم سے مباحثہ کرلیں۔ وہ جانتے تھے کہ اس بے موقع آواز کا جواب چونکہ یہی ہوگا کہ ہم مباحثہ نہیں کر سکتے اس لیے ہم لوگوں میں شور مچادیں گے کہ مرزا صاحب ہار گئے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ جب آپ کی شُکرم وہاں پہنچی تو لوگوں نے آوازے کسے اور یہ کہنا شروع کیا کہ مرزا صاحب ہار گئے۔ غالباً انہوں نے یہی کہا ہوگا کہ ہم سے مباحثہ کرلیں اور چونکہ مباحثہ کا یہ کوئی طریقہ نہیں ہوتا کہ جہاں کوئی شخص مباحثہ کے لیے کہے وہیں اُس سے مباحثہ شروع کر دیا جائے اسی لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے انکار کیا ہوگا اور انہوں نے یہ سوچا ہوگا کہ جب گاڑیاں یہاں سے گزریں گی ہم شور مچا دیں گے کہ مرزا صاحب بھاگ گئے ہیں۔ اس مسجد کے آگے اونچی سیڑھیاں ہیں۔ سات آٹھ سیڑھیاں چڑھ کر مسجد کا دروازہ آتا ہے۔ ان سیڑھیوں پر بہت سا ہجوم تھا۔ جو لوگ لاہور کے واقف ہیں وہ شاید سیڑھیوں کے ذکر سے سمجھ جائیں کہ یہ کونسی مسجد ہے سنہری مسجد یا وزیر خان کی مسجد۔"

اسی موقع پر بعض دوستوں نے عرض کیا کہ ایسی سیڑھیاں سنہری مسجد کے آگے ہیں۔

"سینکڑوں لوگوں کا ہجوم وہاں جمع تھا اور یہ شور مچ رہا تھا کہ مرزا ہار گیا مرزا دوڑ گیا۔ اس طرح کوئی ہُو ہُو کر رہا تھا کوئی تالیاں پیٹ رہا تھا، کوئی گالیاں دے رہا تھا بلکہ بعض نے کنکر مارنے بھی شروع کر دیے۔ اس ہجوم سے آگے ذرا فاصلے پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دلّی دروازہ کے باہر کیونکہ میرے ذہن پر یہی اثر ہے کہ جس جگہ کا یہ واقعہ ہے وہاں جگہ خالی تھی اور عمارتیں تھوڑی سی تھیں میں نے دیکھا کہ ایک شخص ممبر پر یا درخت کی ایک ٹہنی پر بیٹھا ہے۔ اُس کا ہاتھ کٹا ہوا ہے اور زرد زرد پٹیاں اُس نے باندھی ہوئی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اسے کوئی زخم ہے اور اس نے ہلدی اور تیل وغیرہ ملا کر پٹیاں باندھی ہوئی ہیں۔ مجھے خوب یاد ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام وہاں سے گزرے تو وہ اپنا ٹُنڈ دوسرے ہاتھ پر مار مار کر کہتا تھا کہ مرزا دوڑ گیا مرزا دوڑ گیا۔ بچپن کے لحاظ سے مجھے یہ ایک عجیب بات معلوم ہوئی کہ اس کا ایک ہاتھ ہے نہیں صرف ٹُنڈ ہی ٹُنڈ ہے مگر یہ اپنا ٹُنڈ مار مار کر بھی یہی کہہ رہا ہے کہ مرزا دوڑ گیا مرزا دوڑ گیا۔ ایک اور مولوی ہوا کرتا تھا جو 'ٹاہلی والا مولوی' کہلاتا تھا۔ اُس کی عادت تھی کہ وہ ہمیشہ درخت پر بیٹھ کر گالیاں دیا کرتا تھا۔ غرض لاہور میں یا تو مخالفت کی یہ حالت ہوا کرتی تھی اور یا اب اندرونی طور پر چاہے کیسی ہی مخالفت ہو ہم ان کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ ادب سے سلام بھی کرتے ہیں اور ہماری باتوں کی طرف متوجہ بھی ہوتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد 30 صفحہ 303 تا306)

(تذکار مہدی صفحہ نمبر 199 تا201 ایڈیشن 2020 یو کے)

***

اعلان نکاح از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۲۷؍جولائی ۲۰۲۶ء بعد نمازِ ظہر و عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں درج ذیل سات نکاحوں کا اعلان ہوا:

☆... عزیزہ فائزہ خولہ انور (واقفۂ نو) بنت مکرم عابد انور صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم شیراز احمد صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم سلیم احمد صاحب (یوکے)

☆... عزیزہ امۃ الشکور بنت مکرم رانا عبد الغفور صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم ایقان دانش چیمہ صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم خالد احمد چیمہ صاحب (یوکے)

☆... عزیزہ ادیبہ رحمان احمد بنت مکرم غضنفر احمد صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم فرید احمد جنجوعہ صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم محمد منیر جنجوعہ صاحب (جرمنی)

☆... عزیزہ ساجدہ شہاب سارہ (واقفۂ نو) بنت مکرم شہاب الدین شہاب صاحب (بنگلہ دیش) ہمراہ مکرم امتیاز احمد صاحب ابن مکرم نثار احمد صاحب (بنگلہ دیش)

☆... عزیزہ نیہال مبارک بنت مکرم مبارک علی صاحب (کینیڈا) ہمراہ مکرم بازل انور ملک صاحب ابن مکرم مبشر احمد ملک صاحب (یوکے)

☆... عزیزہ امۃ الباسط منزہ بنت مکرم محمد قدرت اللہ غوری صاحب ہمراہ مکرم دانش حسن صاحب ابن مکرم محمد عظمت اللہ غوری صاحب (انڈیا)

☆... عزیزہ مبشرہ لطیف بنت مکرم توفیق عبد اللطیف صاحب (نائیجیریا) ہمراہ مکرم نور الرحیم Shoboyede صاحب ابن مکرم توحید Shoboyede صاحب (مبلغ سلسلہ نائیجیریا)

مورخہ یکم اگست ۲۰۲۶ء بعد نمازِ ظہر و عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل چار نکاحوں کا اعلان فرمایا:

☆... عزیزہ لبیبہ خالد (واقفۂ نو) بنت مکرم خالد احمد صاحب (انچارج مرکزی رشین ڈیسک یوکے) ہمراہ مکرم راتل ہارون چودھری صاحب (مربی سلسلہ) ابن مکرم نصیر احمد چودھری صاحب (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

☆... عزیزہ ڈاکٹر سدرہ احمد بنت مکرم ڈاکٹر احمد خان صاحب مرحوم (پاکستان) ہمراہ مکرم ڈاکٹر طارق سعید احمد حمید صاحب (یوکے) ابن مکرم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب شہید (کراچی)

☆... عزیزہ شازیہ اعجاز (واقفۂ نو) بنت مکرم ملک اعجاز احمد صاحب (فرانس) ہمراہ مکرم عادل احمد صاحب ابن مکرم نسیم احمد صاحب (یوکے)

☆... عزیزہ عائشہ رابعہ رسول بنت مکرم انعام اللہ خان رسول صاحب (ماریشس) ہمراہ مکرم خدا بخش قیس احمد صاحب ابن مکرم خدا بخش فخر الدین احمد صاحب (ماریشس)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کے لیے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین

☆...☆...☆

ارشاد باری تعالیٰ

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَكُمۡ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَكۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِیۡ سَیَدۡخُلُوۡنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیۡنَ ﴿۶۱﴾

(المومن: 61)

ترجمہ: اور تمہارے ربّ نے کہا مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنّم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

طالب دعا : سید بشیر الدین محمود احمد افضل مع فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

سیرت النبی ﷺ

از تحریرات و فرمودات (سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(تحقیق و ترتیب: مکرم آصف احمد خان صاحب)

(قسط نمبر:16) (حصہ دوم)

یہ ارشاد آپ ﷺ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے پیار کے تعلق اور اسکے خاص فضل و کرم کی طرف خوب روشنی ڈالتا ہے۔ نیز اس امکانی اعتراض کی بھی تردید کرتا ہے کہ آپ نے نعوذ باللہ کسی خفیہ تدبیر یا کوشش سے حضرت خدیجہؓ کو شادی کے لئے مائل کیا۔ دیگر کتب سیرت سے بھی ظاہر ہے کہ آنحضور ﷺ کے ساتھ حضرت خدیجہؓ کی شادی محض اتفاقی طور پر خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوئی اور شرفاء عرب کے رسم و رواج کے ماتحت ہوئی۔ مثلاً ابن کثیر بیان کرتے ہیں حضرت خدیجہؓ مکہ کی نہایت شریف خاتون تھیں اور بہت متمول بھی تھیں اس لئے مکہ کے بہت سے شریف خاندانوں کے لوگ ان سے شادی کے خواہشمند تھے لیکن انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی صفاتِ حسنہ کی وجہ سے چنا جو میسرہ نے حضرت خدیجہ کو بتائیں تھیں۔ میسرہ نے تجارتی سفر کے دوران پیش آمدہ واقعات جن میں آپ کی امانت دیانت اور ذہانت کے واقعات کے علاوہ معجزانہ واقعات کا بھی ذکر کیا جیسے دو فرشتوں کا سایہ فگن ہونا اور تجارتی مال میں معجزانہ برکت اور فائدہ ہونا چنانچہ اسی طرح ابنِ سعد کی ایک روایت کے مطابق حضرت خدیجہؓ نے خود رسول اللہ ﷺ کو شادی کا پیغام بھجوایا تھا اور یہ نکاح باقاعدہ مکہ کے رواج کے مطابق بزرگوں کی رضامندی سے طے پایا تھا۔

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم کے اظہار کے طور پر اس شادی کے سامان بہم پہنچائے۔ اُم المومنین حضرت خدیجہؓ نے اپنی خداداد فراست سے مخدومِ العالمین شاہِ دو جہاںؐ کو پہچان لیا اسے حاصل کیا اور اسکی خدمتگزار ہو کر عظیم الشان نعمتوں اور برکتوں سے فیضیاب ہوئیں۔

باب سوم

طلوعِ اسلام

غارِ حرا:

آنحضور ﷺ کی عمر جب تقریباً چالیس برس کی ہوئی تو خلوت و تنہائی آپ کو محبوب ہو گئی۔ اور اپنے خالق و مالک رب کی جستجو میں مشغول رہنے لگے۔ اس عرصہ میں آپ غارِ حرا میں تشریف لے جاتے۔ اور بہت سا وقت وہاں گزارتے۔ اس مبارک دور کے متعلق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”پھر جب آپ چالیس برس کے سن تک پہنچے تو یک دفعہ آپ کا دل خدا کی طرف کھینچا گیا۔ ایک غار مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ جس کا نام حرا ہے۔ آپ اکیلے وہاں جاتے اور غار کے اندر چھپ جاتے اور اپنے خدا کو یاد کرتے ایک دن اسی غار میں آپ پوشیدہ طور پر عبادت کر رہے تھے تب خدا تعالیٰ آپ پر ظاہر ہوا اور آپ کو حکم ہوا کہ دنیا نے خدا کی راہ کو چھوڑ دیا ہے۔ اور زمین گناہ سے آلودہ ہو گئی ہے۔ اس لئے میں تجھے اپنا رسول کر کے بھیجتا ہوں۔ اب تُو او رلوگوں کو تنبیہ کر کہ وہ عذاب سے پہلے خدا کی طرف رجوع کریں۔ اس حکم کے سننے سے آپ ڈرے کہ میں ایک اُمّی یعنی ناخواندہ آدمی ہوں اور عرض کی کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔ تب خدا نے آپ کے سینہ میں تمام روحانی علوم بھر دیئے اور آپ کے دل کو روشن کیا تھا۔ آپ کی قوتِ قدسیہ کی تاثیر سے غریب اور عاجز لوگ آپ کے حلقہ اطاعت میں آنے شروع ہو گئے۔ اور جو بڑے بڑے آدمی تھے انہوں نے دشمنی پر کمر باندھ لی۔ یہاں تک کہ آخر کار آپ کو قتل کرنا چاہا“

(پیغامِ صلح، روحانی خزائن جلد 23، صفحہ 466-465)

”انبیاء کی طبیعت اسی طرح واقع ہوتی ہے کہ وہ شہرت کی خواہش نہیں کیا کرتے کسی نبی نے کبھی شہرت کی خواہش نہیں کی۔ ہمارے نبی کریم ﷺ بھی خلوت اور تنہائی کو ہی پسند کرتے تھے۔ آپ عبادت کرنے کے لیے لوگوں سے دور تنہائی کی غار میں جو غارِ حرا تھی چلے جاتے تھے۔ یہ غار اس قدر خوفناک تھی کہ کوئی انسان اس میں جانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کو اس لیے پسند کیا ہوا تھا کہ وہاں کوئی ڈر کے مارے بھی نہ پہنچے گا۔ آپ بالکل تنہائی چاہتے تھے۔ شہرت کو ہر گز پسند نہیں کرتے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ کا حکم ہوا۔ یَاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ (المدثر: 3-2) اس حکم میں ایک جبر معلوم ہوتا ہے اور اسی لیے جبر سے حکم دیا گیا کہ آپ تنہائی کو جو آپ کو بہت پسند تھی اب چھوڑ دیں“

(ملفوظات [2003 ایڈیشن]۔ جلد 4، صفحہ 34)

”میں دیکھتا ہوں کہ گرمیوں کو بھی روحانی ترقی کے ساتھ خاص مناسبت ہے۔ آنحضرت ﷺ کو دیکھو کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مکہ جیسے شہر میں پیدا کیا اور پھر آپ ان گرمیوں میں تنہا غارِ حرا میں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے وہ کیسا عجیب زمانہ ہو گا۔ آپ بس ایک پانی کا مشکیزہ اٹھا کر لے جاتے ہوں گے“

(ملفوظات [2003 ایڈیشن]۔ جلد 4، صفحہ 316)

”آنحضرت ﷺ کو ہر گز خواہش نہ تھی کہ لوگ آپ کو پیغمبر کہیں اور آپ کی اطاعت کریں اور اسی لیے ایک غار میں جو قبر سے زیادہ تنگ تھی جا کر آپ عبادت کیا کرتے تھے اور آپ کا ہر گز ارادہ نہ تھا کہ اس سے باہر آویں آخر خدا نے اپنی مصلحت سے آپ کو خود باہر نکالا اور آپ کے ذریعے دنیا پر اپنے نور کو ظاہر کیا“

(ملفوظات [2003 ایڈیشن] جلد 3 صفحہ 619)

(سیرت النبی ﷺ، صفحہ 62 تا 64، مطبوعہ کینیڈا 2018)

***

قارئین کی آراء

محترم لئیق احمد نایک صاحب مربی سلسلہ بھدرواہ لکھتے ہیں کہ:

اس اخبار کی ایک سب سے بڑی خوبی اس کے متنوع اور فکر انگیز کالم ہیں جو ہر ہفتے ہمیں نئی روشنی فراہم کرتے ہیں۔

خاص طور پر اخبار کا سرورق — جس میں آیاتِ قرآنی، احادیثِ مبارکہ، تبرکاتِ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور تفسیر کبیر کے بصیرت افروز اقتباسات شامل ہوتے ہیں — علمی و روحانی نکات سے معمور اور میرے لیے ہمیشہ مشعلِ راہ ثابت ہوتا ہے۔ جس عمدہ، سادہ اور حکمت بھری تدبیر کے ساتھ اس مواد کو پرویا جاتا ہے، اس سے قاری کبھی تشنگی محسوس نہیں کرتا۔

اس کے علاوہ، گو کہ تمام کالم نہایت معلوماتی اور پرکشش ہوتے ہیں، لیکن سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جو اخبارِ بدر کے ذریعے ہمیں میسر آتے ہیں، وہ خصوصی طور پر قابلِ تحسین ہیں۔ اگر ہم اپنے گھروں میں ان کالموں کے مطالعے کو باقاعدگی کا حصہ بنا لیں، تو اس سے ہمارے معاشرتی ماحول میں نمایاں اور مثبت تبدیلی آ سکتی ہے۔

گزشتہ شمارہ جو خصوصی نمبر "سیرت النبی ﷺ" کے تعلق سے شائع کیا گیا ہے، نہایت پر معارف اور بصیرت افروز تھا۔ اس شمارے میں مکرم عبدالقیوم ناصر صاحب (سابق امیر جماعت آسنور) کا ایک مضمون بعنوان "حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ عظیم ترین ماہر نفسیات" پڑھا، جو کہ نہایت علمی اور رواں مضمون تھا۔ اس مضمون کو پڑھ کر ایک اضافی نکتہ ذہن میں آیا جو خاکسار پیش کرنا چاہتا ہے، جس سے آنحضور ﷺ کا عظیم ماہر نفسیات ہونا مزید وضاحت اور صفائی کے ساتھ ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں بھوک کی شدت سے زمین پر پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا اور کبھی پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ گیا جہاں سے صحابہ گزرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت پوچھی، مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں، مگر وہ گزر گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے، ان سے بھی پوچھا مگر وہ بھی چلے گئے۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزرے۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھتے ہی تبسم فرمایا اور جو میرے دل اور چہرے پر تھا، اسے پہچان لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اباہر!" میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! فرمایا: "میرے ساتھ چلو۔" آپ ﷺ آگے چلے اور میں پیچھے ہو لیا۔ گھر پہنچ کر آپ ﷺ کو دودھ کا ایک پیالہ ملا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کہاں سے آیا؟ بتایا گیا کہ تحفہ آیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "اباہر! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بلا لاؤ۔" (اہلِ صفہ اسلام کے مہمان تھے)۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ سوچ کر پریشانی ہوئی کہ اس تھوڑے سے دودھ سے اہلِ صفہ کا کیا بنے گا، اور مجھے شاید کچھ نہ ملے۔ لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے سوا چارہ نہ تھا۔ میں انہیں بلا لایا۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا: "انہیں دودھ دو۔" میں پیالہ دیتا رہا، ہر شخص سیراب ہو کر پیتا رہا، یہاں تک کہ تمام لوگ پی چکے۔ پھر آپ ﷺ نے پیالہ اپنے ہاتھ میں لیا، میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: "اباہر! اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔" میں نے کہا: سچ فرمایا یا رسول اللہ! فرمایا: "بیٹھ جاؤ اور پیو۔" میں نے پیا، آپ ﷺ بار بار فرماتے رہے: "اور پیو"، یہاں تک کہ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، اب مزید گنجائش نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے دکھاؤ۔" پھر آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کی، بسم اللہ پڑھی اور بچا ہوا دودھ نوش فرما لیا۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، حدیث: 6452)

یہ واقعہ آپ ﷺ کی کامل نفسیاتی بصیرت اور شفقتِ مآب طبیعت کا بین ثبوت ہے کہ کس طرح آپ ﷺ نے بغیر زبان سے کہے حضرت ابوہریرہؓ کی حالتِ زار کو ان کے چہرے سے بھانپ لیا اور پھر ان کی عزتِ نفس کا خیال رکھتے ہوئے ایک حکمت آمیز اور معجزانہ انداز میں ان کی بھوک مٹائی۔ اس طرح کے بے شمار واقعات احادیث کی کتب میں بھرے پڑے ہیں۔

بہر حال اخبارِ بدر کی پوری ٹیم اور بالخصوص تمام مضمون نگار احباب مبارکباد کے مستحق ہیں جو مسلسل اتنا معیاری اور اصلاحی مواد ہم تک پہنچا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اخبار کے فیض کو مزید وسعت عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم لئیق نایک صاحب آپ کے بھرپور تبصرے کے لئے بہت بہت شکریہ! حضرت ابوہریرہؓ کے حوالہ سے آپ نے جس حدیث کا ذکر کیا ہے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7/اگست 2026 میں نہایت ایمان افروز رنگ میں ذکر فرمایا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ بھی آپ اپنے گراں قدر تبصروں سے نوازتے رہیں گے نیز اخبار میں اصلاح کے حوالہ سے مفید تجاویز بھی پیش کرتے رہیں گے۔

***

مجلس عرفان

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ ایسٹ ریجن کے دوسرے وفد کی ملاقات

ہر کام کے لیے جرأت پیدا ہونی چاہیے۔ اِن لوگوں کو پتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں، جب لوگوں کو پتا ہے کہ مسلمان ہیں تو پھر شرم کیا؟... بتاؤ کہ ہم مسلمان ہیں، اگر ہم یہ اچھی بات کر رہے ہیں تو اس لیے کر رہے ہیں کہ ہماری تعلیم یہ ہے اور اگر کوئی بُری یا غلط بات کرتا ہے تو وہ اسلام کی تعلیم سے ہٹ کے کرتا ہے

مورخہ ۲۹؍ستمبر ۲۰۲۵ء، بروز پیر، امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے ایسٹ ریجن کے دوسرے وفد کو بالمشافہ شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ اکیس (۲۱) رکنی وفد کی یہ ملاقات اسلام آباد (ٹِلفورڈ) میں منعقد ہوئی۔ مذکورہ وفد نے خصوصی طور پر محض حضورِ انور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے اور آپ کی بابرکت صحبت سے روحانی فیض حاصل کرنے کی غرض سے امریکہ سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

قارئین کی معلومات کے لیے تحریر کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۰؍ستمبر ۲۰۲۵ء، بروز ہفتہ، مذکورہ ریجن کا پہلا بائیس (۲۲) رکنی وفد حضورِ انور سے بالمشافہ ملاقات کی سعادت حاصل کر چکا ہے، جس کی مفصّل رپورٹ مورخہ ۲؍اکتوبر ۲۰۲۵ء کے روزنامہ الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ کی زینت بن چکی ہے۔

جب حضورِ انور مجلس میں رونق افروز ہوئے تو آپ نے تمام شاملینِ مجلس کو السلام علیکم کا تحفہ عنایت فرمایا۔ سب سے پہلے امیر قافلہ نے وفد کا تعارف کراتے ہوئے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ ریجن ایسٹ کی وسعت کے باعث یہ دوسرا گروپ ہے جو شرفِ ملاقات کے لیے حاضر ہوا ہے۔

بعد ازاں ہر خادم کو انفرادی طور پر اپنا تعارف پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، جس میں اپنا نام، خاندانی پسِ منظر، تعلیمی مصروفیات اور جماعتی خدمات کا ذکر کیا گیا۔

دورانِ تعارف نارتھ جرسی سے تعلق رکھنے والے ایک نومبائع نے حضورِ انور کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ اس نے تین سال قبل احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی تھی۔ اسی طرح بتایا کہ اسلام سے متعارف ہونے کے بعد جس مسجد میں مجھے پہلی مرتبہ داخل ہونے کا موقع ملا، وہ ایک احمدیہ مسجد تھی، اور شروع ہی سے مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے یہ میرا اپنا گھر ہے۔

حضورِ انور کے جماعتی یا اسلامی لٹریچر پڑھنے کی بابت دریافت فرمانے پر خادم نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے عرض کیا کہ میری سب سے پسندیدہ کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی ہے۔

حضورِ انور کے قرآنِ کریم سیکھنے کے حوالے سے دریافت فرمانے پر خادم نے عرض کیا کہ عربی متن کے ساتھ (ناظرہ) ابھی تک شروع نہیں کیا اور ان شاءاللہ جلد ہی شروع کرنا ہے۔ جس پر حضورِ انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ مربی صاحب سے درخواست کریں کہ وہ آپ کے لیے اِس حوالے سے کوئی انتظام کریں۔ نیز دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو سورۂ فاتحہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ آتی ہے؟ آپ یہ اپنی پنجوقتہ نمازوں میں پڑھتے ہیں اور آپ کو اس کے معنی آتے ہیں؟

خادم کے اس حوالے سے اثبات میں جواب عرض کرنے پر حضورِ انور نے ماشاءاللہ کے دعائیہ کلمات سے اظہارِ خوشنودی فرمایا۔

ایک خادم نے حضورِ انور کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ امسال جولائی میں آپ سے ملاقات ہوئی تھی، جب مَیں جلسہ پر آیا تھا، تو مَیں نے آپ سے اپنے بزنس سے متعلقہ ایک مالی مسئلے کے لیے دعا کی درخواست کی تھی اور آپ کی دعا سے وہ مسئلہ حل ہو گیا جو کہ کئی سال سے اُلجھا ہوا تھا اور مجھے بہت پریشان کر رہا تھا۔

اس پر حضورِ انور نے الحمد للہ کے دعائیہ کلمات ادا فرمائے۔

اسی خادم نے مزید بیان کیا کہ مَیں نے پاکستان میں سی ایس ایس کا امتحان پاس کیا تھا اور فارم پر مسلم لکھنے کی وجہ سے انہوں نے میرا candidature مسترد کر دیا تھا۔ اس وقت میری ملاقات مرزا غلام احمد صاحب سے ہوئی تھی، وہ ناظر دیوان تھے، انہوں نے ایف پی ایس سی کے چیئرمین غالب الدین صاحب، جو احمدی تھے، ان کے پاس مجھے بھیجا تھا۔ مگر شنوائی کے دوران انہوں نے مجھے کہا کہ تم نے ملک کا قانون توڑا ہے تو ہم تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔

اس پر حضورِ انور نے تبصرہ فرمایا کہ تم نے احمدی مسلم لکھ دینا تھا، پھر وہ جو مرضی کر لیتے۔ جس پر خادم نے عرض کیا کہ اس کی آپشن نہیں تھی، صرف دو آپشن مسلم اور غیر مسلم تھے، تو مَیں نے مسلم پر ٹِک کر دیا تھا۔

یہ سماعت فرما کر حضورِ انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ بڑا اچھا کیا، چلو اب مسلمان تو ہو۔ باقی پیسے تو آ ہی گئے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ آ گئے ہیں۔

[قارئین کی معلومات کے لیے عرض کیا جاتا ہے کہ سی ایس ایس (Central Superior Services)، جسے عرفِ عام میں مقابلے کا امتحان بھی کہا جاتا ہے، پاکستان کا سب سے اعلیٰ سطح کا مسابقتی امتحان ہے، جو وفاقی محکموں اور مختلف سرکاری اداروں میں افسران کی بھرتی کے لیے منعقد کیا جاتا ہے۔ یہ امتحان ملک بھر سے ذہین اور قابل امیدواروں کو منتخب کر کے انہیں وفاقی حکومت کے انتظامی ڈھانچے میں شامل ہونے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ جبکہ ایف پی ایس سی (Federal Public Service Commission) وہ وفاقی ادارہ ہے جو سی ایس ایس سمیت دیگر سرکاری امتحانات اور تقرریوں کی نگرانی کرتا ہے۔ یہ ادارہ آئین پاکستان کے تحت خود مختار حیثیت رکھتا ہے اور اس کا بنیادی مقصد میرٹ، شفافیت اور اہلیت کی بنیاد پر امیدواروں کا انتخاب یقینی بنانا ہوتا ہے۔]

ایک خادم نے دورانِ تعارف عرض کیا کہ جب مَیں کالج میں زیرِ تعلیم تھا، تو مَیں نے خط لکھا تھا کہ مَیں جامعہ جانا چاہتا ہوں، آپ نے مجھے گائیڈ کیا تھا کہ مَیں میڈیکل ڈاکٹر بنوں تو الحمد للہ! اب مَیں میڈیکل ڈاکٹر بن گیا ہوں اور اللہ کا شکر ہے کہ ابھی مَیں اپنی مقامی جماعت میں سیکرٹری تبلیغ اور مجلس خدام الاحمدیہ میں ناظم تبلیغ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہا ہوں۔

اس پر حضورِ انور نے توجہ دلائی کہ ٹھیک ہے جامعہ میں جو تم نے قرآنِ شریف، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنی تھیں، اِس کے لیے اب روزانہ ایک گھنٹہ وقت نکالو اور گھر میں پڑھ لیا کرو۔ religious تعلیم بھی آ جائے گی، قرآن بھی آ جائے گا، حدیث بھی آ جائے گی اور میڈیسن تو تم نے پڑھ ہی لی ہے۔

دورانِ ملاقات شاملینِ مجلس کو حضورِ انور کی خدمت میں مختلف سوالات پیش کرنے نیز ان کے جوابات کی روشنی میں حضور انور کی زبانِ مبارک سے نہایت پُرمعارف، بصیرت افروز اور قیمتی نصائح پر مشتمل راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

ایک خادم نے راہنمائی کی درخواست کی کہ ہمیں کوئی بھی بڑا فیصلہ لینے سے پہلے کس طرح دعا کرنی چاہیے اور کیا ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی نشان کے ملنے کا انتظار کرنا چاہیے؟

اس پر حضورِ انور نے اصولی راہنمائی فرمائی کہ سب سے پہلے تو آپ دعا کریں۔ اگر اللہ نے کوئی نشان دکھانا ہو گا تو اس سے پہلے اس سے مدد طلب کی جائے۔ اپنے کسی بھی اہم کام کے لیے ہر روز کم از کم دو رکعت نفل نماز ادا کریں۔

حضورِ انور نے مزید وضاحت فرمائی کہ یہ ضروری نہیں کہ آپ کو اللہ کی طرف سے ہمیشہ کوئی نشان یا کوئی جواب ملے، لیکن اگر دعا کرنے کے بعد آپ کو دل میں اطمینان محسوس ہو رہا ہو تو یہ کافی ہے۔

حضورِ انور نے حقیقی اسلوبِ دعا کی جانب توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کریں کہ اگر وہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کے لیے بہتر ہے تو پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اس مقصد کو پانے کے لیے یا اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے آسانی پیدا فرما دے اور اگر وہ بہتر نہیں ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس چیز کی خواہش کو آپ کے دل سے نکال دے۔ اگر آپ کو دل میں اطمینان حاصل ہو جائے تو یہ ٹھیک ہے۔

آخر میں حضورِ انور نے تاکید فرمائی کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ کو ہمیشہ کوئی نشان ہی ملے۔ بعض دفعہ تو انبیاء اور بڑے نیک و پارسا لوگ بھی کوئی نشان نہیں دیکھ پاتے۔ اگر انسان کو دل میں اطمینان نصیب ہو جائے کہ مَیں جو کام کرنے جا رہا ہوں وہ میرے لیے بہتر ہے تو وہ یہ کام سرانجام دے دے اور یہی اللہ کی طرف سے نشان ہوتا ہے کہ اللہ چاہتا ہے کہ وہ کام ہو جائے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ میری والدہ چند سال قبل وفات پا گئی تھیں، نیز اس حوالے سے دریافت کیا کہ مجھے ایسی آزمائش اور اپنی زندگی میں دوسرے مصائب کے دوران کس طرح ثابت قدم رہنا چاہیے؟

حضورِ انور نے اس پر اطمینانِ قلب اور ثباتِ قدم کا واحد ذریعہ دعا اور اللہ کی مدد کو قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو تسلّی دے اور آپ کے دل کو اطمینان بخشے، پھر اپنی والدہ کے لیے جنّت میں درجات کی بلندی کے لیے دعا کریں۔ اس طرح سے آپ انہیں یاد بھی کر رہے ہوں گے اور آپ کو اِن سے اب بھی ایک قریبی تعلق محسوس ہو گا، جبکہ آپ اُن کے لیے دعا کر رہے ہوں گے۔ پھر آپ استغفار بھی پڑھیں اور اللہ کی مدد طلب کریں، دعا کریں کہ وہ آپ کی مدد فرمائے۔ صرف اللہ کی ذات ہی ہے جو آپ کے دل کو اطمینان عطا فرما سکتی ہے، اس لیے آپ ہمیشہ اپنی دعاؤں میں اللہ سے مدد طلب کرتے رہیں۔

حضورِ انور نے اس فطری امر کو بھی اُجاگر کرتے ہوئے تلقین فرمائی کہ چونکہ وہ آپ کی والدہ تھیں، آپ ان کا پیار اور شفقت تو نہیں بھلا سکتے، لیکن اسی بات سے آپ میں مزید یہ احساس پیدا ہونا چاہیے کہ آپ وہ تمام مقاصد حاصل کریں، جو آپ کی والدہ آپ کے لیے چاہتی تھیں۔

ایک خادم نے دریافت کیا کہ کیا ہم احمدیت کا پیغام پھیلانے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی زندگی پر مبنی فلم، ایکٹرز کے ساتھ بنا سکتے ہیں؟

حضورِانور نے اس پر مسکراتے ہوئے استفسار فرمایا کہ پیسے ضرور خرچ کرنے ہیں، بہت پیسے آ گئے ہیں؟ بعد ازاں حضورِانور نے فرمایا کہ اپنے طور پر explore کرو اور بہت سارے احمدی میڈیا بھی پڑھتے ہیں، انہوں نے ماسٹرز کیا ہوا ہے، بیچلر کیا ہوا ہے اور فلم میکنگ میں ڈگری لی ہوئی ہے۔ وہ نئے طریقے evolve کریں کہ کس طرح ہم اس کام کو بہتر کر سکتے ہیں کہ message بھی پہنچ جائے اور موجودہ لوگوں کا جو attitude ہے یا ان کی جو habit بن چکے ہوئے ہیں، اس requirement کو بھی پورا کرتے رہیں۔

ایک شریکِ مجلس نے حضورِانور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ امریکہ میں رائٹ اور لیفٹ ونگ کے درمیان فاصلہ اور تناؤ بڑھتا جا رہا ہے، اور اس حوالے سے راہنمائی کی درخواست کی کہ ہم بطورِ احمدی ان مشکل حالات کا سامنا کس طرح کر سکتے ہیں اور اس فاصلے کو کس طرح کم کر سکتے ہیں؟

اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ صرف امریکہ ہی کی بات نہیں ہے، دنیا بھر میں فاصلہ اور تناؤ بڑھ رہا ہے۔ یہاں یوکے میں Farage ایک پولیٹیشن ہے اور predict کر رہے ہیں کہ اگلے الیکشن میں وہ شاید majority لے جائے گا۔ اسی طرح جرمنی میں، یورپ کے ملکوں میں، ویسٹ میں، ہر جگہ ہی ایسا ہے۔ اور اصل میں تو اس کے پیچھے immigrants کے خلاف باتیں ہیں، ان میں بھی زیادہ تر مسلمانوں کے خلاف ہیں، اس لیے ہمارا یہ کام ہے کہ جس طرح وہ لوگ campaign کرتے ہیں، چلا رہے ہیں، ہم بھی کوئی ایسی move چلائیں کہ لوگوں کو awareness دیں کہ اسلامی تعلیم کیا ہے اور یہ کہ immigrant کے طور پر یا مسلمان کے طور پر ہم کیا role ادا کرتے ہیں اور ہمیں کیا تعلیم دی جاتی ہے۔

[قارئین کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ یوکے میں Nigel Farage ایک معروف سیاستدان ہے، وہ زیادہ تر بریگزٹ (Brexit) اور یوکے کے یورپی یونین سے علیحدگی کے حوالے سے جانا جاتا ہے، وہ پہلے UK Independence Party کا راہنما تھا اور بعد میں Brexit Party کے قیام میں اپنا کردار ادا کیا۔ نیز اپنی جارحانہ تقاریر، میڈیا پر سرگرمی اور یورپی یونین کے خلاف موقف کے لیے مشہور ہے۔]

حضورِانور نے یاد دلایا کہ تبھی تو سترہ اٹھارہ سال پہلے مَیں نے کہا تھا کہ اپنے ملکوں میں ہر سال پانچ پرسنٹ، جو ملک کی پاپولیشن ہے، اس کو awareness دو کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے اور کس طرح وہ امن اور سلامتی کا مذہب ہے، لیکن ابھی تک تم لوگ پانچ پرسنٹ تک بھی بیس سال میں نہیں پہنچے، تو ایک سال میں کیا پہنچنا تھا؟ اب تک معاملہ کہیں کا کہیں ہوتا، اگر اس ٹارگٹ کو seriously حاصل کرنے کی کوشش کرتے!

حضورِانور نے اس حوالے سے عملی راہنمائی فرماتے ہوئے تاکید کی کہ نئے طریقے دیکھو اور اس کے لیے یہی ہے کہ سیمینار بھی کرو۔ خدام الاحمدیہ یوتھ سیمینار کرے، یونیورسٹیوں میں ہوں، پڑھے لکھے academics میں ہو، تاکہ ان کو awareness ہو کہ اسلامی تعلیم کیا ہے اور ہم کیا چاہتے ہیں اور ہم ملک کی activities میں اور ملک کی بہتری کے لیے integrate ہوتے ہیں۔ تو یہ ساری چیزیں بتانی پڑیں گی۔

مزید برآں حضورِانور نے اس بات پر زور دیا کہ یہ ایک بڑا comprehensive plan بنانا پڑے گا، وہ بناؤ تو پھر ہی ہو گا۔ گھر بیٹھے تو کچھ نہیں ملے گا۔ ہر چیز کے لیے کوشش کرنی پڑتی ہے۔

اسی طرح آخر میں حضورِانور نے توجہ دلائی کہ ہم تو ملک کی بہتری کے لیے کام کر رہے ہیں اور جو کچھ بھی ہماری قابلیت ہے، capabilities ہیں، ان کے مطابق ہم ملک کو serve کر رہے ہیں، تو یہ awareness بہت ضروری ہے اور اس کو بڑے وسیع پیمانے پر کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ نیز ہدایت فرمائی کہ اس لیے خدام الاحمدیہ کو بھی اور جماعت کو بھی اور لجنہ کو بھی اور انصار کو بھی plan کرنا چاہیے۔ یہ کرو گے تو پھر کچھ نہ کچھ حاصل کر لو گے، ایک سال میں تو کچھ نہیں ملتا، کئی سال لگیں گے۔

(بشکریہ الفضل 9 اکتوبر 2025ء)

***

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اگر دل میں تمہارے شر نہیں ہے
تو پھر کیوں ظنِ بد سے ڈر نہیں ہے
کوئی جو ظنِ بد رکھتا ہے عادت
بدی سے خود وہ رکھتا ہے اِرادت

طالب دعا : محمد نور اللہ شریف صاحب مرحوم و افراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

’’پس ہر ایک کو، ہر احمدی کو، ہر عہدیدار کو یہ سوچنا چاہئے کہ میں نے زیادہ سے زیادہ دوسرے کو کس طرح فائدہ پہنچانا ہے اور فائدہ پہنچانا ہی ہر ایک کے پیشِ نظر ہونا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 21/جون 2013ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کیلئے امسال مورخہ 25،24،23 /اکتوبر 2026ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب جماعت اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شامل ہو کر اس سے فیضیاب ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اسی طرح اس اجتماع کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کیلئے امسال مورخہ 25،24،23 /اکتوبر 2026ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب جماعت اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شامل ہو کر اس سے فیضیاب ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اسی طرح اس اجتماع کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کیلئے امسال مورخہ 25،24،23 /اکتوبر 2026ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب جماعت اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شامل ہو کر اس سے فیضیاب ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اسی طرح اس اجتماع کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

عقد نکاح (منگنی)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ایک روایت میں آتا ہے حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس لڑکی کو دیکھ لو کیونکہ اس طرح دیکھنے سے تمہارے اور اس کے درمیان موافقت اور الفت کا امکان زیادہ ہے۔ (ترمذی کتاب النکاح-باب فی النظر الی المخطوبۃ)

اس اجازت کو بھی آجکل کے معاشرے میں بعض لوگوں نے غلط سمجھ لیا ہے اور یہ مطلب لے لیا ہے کہ ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے ہر وقت علیحدہ بیٹھے رہیں، علیحدہ سیریں کرتے رہیں۔۔۔۔ گھروں میں بھی گھنٹوں علیحدہ بیٹھے رہیں تو یہ چیز بھی غلط ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آمنے سامنے آ کر شکل دیکھ کر ایک دوسرے کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ بعض حرکات کا باتیں کرتے ہوئے پتہ لگ جاتا ہے۔ پھر آجکل کے زمانے میں گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے بھی ایک دوسرے کی بہت سی حرکات و عادات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور اگر کوئی بات ناپسندیدہ لگے تو بہتر ہے کہ پہلے پتا لگ جائے اور بعد میں جھگڑے نہ ہوں۔ اور اگر اچھی باتیں ہیں تو ایک تعلق شادی سے پہلے ہو جائے گا۔ دوسرے لوگ بعض دفعہ ان کا کردار یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کا رشتہ ہو گیا ہے تو اس کو تڑوانے کی کوشش کریں۔ ان کو آمنے سامنے سے موقع نہیں ملے گا۔ ایک دوسرے کی حرکات دیکھنے سے کیونکہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں گے۔ بعض لوگ دوسری طرف بھی انتہا کو چلے گئے ہیں ان کو یہ بھی برداشت نہیں کہ لڑکا لڑکی شادی سے پہلے یا پیغام کے وقت ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ بھی سکیں اس کو غیرت کا نام دیا جاتا ہے تو اسلام کی تعلیم ایک سموئی ہوئی تعلیم ہے۔ نہ افراط نہ تفریط نہ ایک انتہا نہ دوسری انتہا اور اسی پر عمل ہونا چاہئے اسی سے معاشرہ امن میں رہے گا اور معاشرے سے فساد دور ہو گا۔‘‘ (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 935-934)

شعبہ رشتہ ناطہ

نظارت اصلاح ارشاد مرکزیہ قادیان

——***

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹/جنوری ۲۰۲۶ء بروز جمعرات بارہ بجے بعد دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر مکرم مرزا رحمان بیگ صاحب ابن مکرم مرزا غالب بیگ صاحب درویش قادیان (ربوہ، حال فارنبرو، یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور پانچ مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم مرزا رحمان بیگ صاحب ابن مکرم مرزا غالب بیگ صاحب درویش قادیان (ربوہ، حال فارنبرو، یوکے)

۱۷/جنوری ۲۰۲۶ء کو ۷۳ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مرزا اکرم بیگ صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ کے والد کو درویش قادیان ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرحوم نے ساری زندگی دوسروں کی مدد کرنے میں صرف کی۔ چھوٹی عمر میں والد کی وفات کے بعد آپ ہی اپنی والدہ اور چھ بہنوں کے کفیل تھے اور اپنی بہنوں کی شادیاں بھی آپ نے ہی کروائیں۔ ہمیشہ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہے۔ آپ غریبوں کی مدد کرنے والے یتیموں کی کفالت کرنے والے، مرحوم رشتہ داروں کے چندہ جات ادا کرنے والے، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ایک سادہ مزاج، نیک، نافع الناس اور ملنسار وجود تھے۔ کبھی کسی چیز کی فرمائش نہیں کی اور نہ ہی کبھی کوئی شکوہ یا شکایت کی بلکہ ہمیشہ شکر گزاری سے زندگی بسر کی۔ عہدیداران، واقفین زندگی اور کارکنان کی بڑی عزت کرنے والے تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ یوکے میں اپنے چھوٹے بیٹے کے ہاں مقیم تھے اور جب تک صحت نے اجازت دی باقاعدگی سے نمازوں کے لئے اسلام آباد آتے رہے۔ جب بھی عید کی نماز کے لیے آتے تو کہتے کہ حضور انور کو دیکھ لیتا ہوں تو عید ہو جاتی ہے۔ آپ حضور انور کا خطبہ جمعہ باقاعدگی اور اہتمام کے ساتھ سنا کرتے تھے۔ وفات سے ایک روز قبل شدید بیماری کی حالت میں موبائل فون اپنے ہاتھ میں پکڑا اور کان سے لگا کر مکمل خطبہ جمعہ سنا۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے چھوٹے بیٹے مکرم مرزا اطہر بیگ صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری (اسلام آباد۔ یوکے) میں بطور واقف زندگی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

۱۔ مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب ابن مکرم خواجہ عبد الرزاق صاحب (دار الرحمت وسطی ربوہ)

۱۰/دسمبر ۲۰۲۵ء کو ۹۲ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے پڑدادا حضرت ابراہیم جُو صاحب رضی اللہ عنہ اور دادا حضرت حسن جُو صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ ہجرت کے بعد ۱۹۵۲ء میں داریل گلگت میں احمدیت کا پودا آپ کے ذریعہ لگا اور آپ نے اپنے روزمرہ کے عمل سے احمدیت کا حسین تعارف مقامی لوگوں کو کروایا۔ ۱۹۷۴ء کے حالات کی وجہ سے ایک مرتبہ پھر ہجرت پر مجبور ہوئے اور مستقل طور پر ربوہ میں سکونت اختیار کی اور وہاں پہلے دن ہی اپنے آپ کو خدمت کے لیے پیش کیا۔ لمبے عرصہ تک سیکرٹری مال اور پھر صدر محلہ کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ آپ کے دورِ صدارت میں محلہ کی مسجد نصرت کی توسیع اور تعمیر نو تکمیل کو پہنچی۔ آپ کے چندوں اور مالی قربانی کا معیار نہایت اعلیٰ تھا۔ محلہ کے تمام مسائل اور باہمی خاندانی جھگڑوں کی شکایات کو ہمیشہ دونوں پارٹیوں کی باہمی رضامندی سے حل کروانا آپ کی ایک بہت بڑی خوبی تھی۔ آپ میں بردباری بہت اعلیٰ معیار کی تھی۔ مشکل سے مشکل حالات میں بھی کبھی آپ کے چہرہ پر گھبراہٹ کے آثار ظاہر نہ ہوتے۔ قناعت پسندی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ آپ تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، نرم مزاج، غریب پرور، بڑے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہرا عشق کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم خواجہ نثار احمد صاحب (آف مورڈن) کے والد تھے۔

۲۔ مکرم معلم ڈاکٹر احمد کوفی اباکاہ صاحب (آف گھانا)

۱۷/نومبر ۲۰۲۵ء کو ۷۰ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کی پیدائش کیپ کوسٹ، ابورا میں ہوئی۔ آپ کے والد محترم چیف رئیس سعید صاحب ایک نہایت مخلص احمدی تھے جنہوں نے اپنے بیٹے کو ابتدا ہی سے جماعتِ احمدیہ اور خدمتِ دین کے لیے وقف کر دیا۔ اسی تربیت کے نتیجے میں مرحوم نے دنیاوی پیشے کی بجائے مشنری سکول میں داخلہ لیا اور ۱۹۷۵ء میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد فوراً میدانِ عمل میں آ گئے۔ آپ نے سینٹرل اور اشانٹی ریجن کی متعدد جماعتوں میں نہایت اخلاص اور جانفشانی سے خدمت انجام دی۔ مرحوم تبلیغِ اسلام کے بے حد شوقین تھے۔ باقاعدگی سے تبلیغی دورے کیا کرتے اور نومبائعین سے خصوصی محبت و توجہ کے ساتھ ملاقات کرتے۔ آپ نے مختلف مقامات پر مشن ہاؤسز کی تعمیر کی نگرانی بھی کی۔ قرآنِ کریم کی تعلیم سے آپ کو خاص لگاؤ تھا اور آپ کی تربیت کے نتیجے میں کئی افراد مبلغین کے طور پر جماعت کی خدمت کے لیے تیار ہوئے۔ جماعت نے آپ کو ہومیوپیتھی اور بایوکیمسٹری کی تعلیم کے لیے منتخب کیا۔ آپ نے ۱۹۹۸ء میں فرسٹ کلاس امتیاز کے ساتھ اپنی تعلیم مکمل کی اور کچھ عرصہ کماسی کے ہومیو پیتھک کلینکس میں خدمت انجام دی۔ ۲۰۰۷ء میں دوبارہ میدانِ تبلیغ میں واپس آ کر اپنی جماعتوں کی خدمت جاری رکھی اور ۲۰۱۸ء میں باضابطہ طور پر ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی مرحوم اپنے آبائی علاقے میں بطور مقامی امام خدمت کرتے رہے۔ مرحوم عبادات کے پابند، جماعتی خدمات میں پیش پیش اور چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ، بڑے اعلیٰ اخلاق کے مالک، ملنسار، نرم گفتار، مہمان نواز اور غریب پرور انسان تھے۔ ہر ایک کے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آتے اور حتی المقدور دوسروں کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

۳۔ مکرمہ نادیہ جلیل صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبد الجلیل صاحب (لاہور)

۱۳/دسمبر ۲۰۲۵ء کو ۵۲ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نے ۱۹۹۸ء میں بیعت کرنے کے بعد ایمان، عشق خلافت اور استقامت کا غیر معمولی نمونہ دکھایا اور گھر والوں کی شدید مخالفت کے باوجود ایمان میں ذرا بھی کمی نہیں آنے دی۔ ہر ابتلاء نے انہیں خلافت کے دامن سے مزید مضبوطی سے وابستہ کیا۔ خلافت اور جماعت سے ان کا تعلق بڑا مثالی تھا۔ مرکز سے جب بھی کوئی نمائندگان یا مہمان اجتماع اور اجلاسات کے لیے آتے تو آپ بڑے شوق اور لگن سے ان کی مہمان نوازی کرتی تھیں۔ مالی قربانی کا یہ عالم تھا کہ گزارہ بہت مشکل سے ہوتا تھا مگر سب سے پہلے چندہ ادا کرتی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، صابرہ و شاکرہ، ایک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ پسماندگان میں میاں شامل ہیں۔

۴۔ مکرمہ روشن تارا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام حیدر خان صاحب (ریٹائرڈ معلم سلسلہ حال پنکال، کٹک، اڈیشہ۔ انڈیا)

۲۱/دسمبر ۲۰۲۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ کے میاں کو ہندوستان کے مختلف صوبوں میں ۳۳ سال خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے ان کے ساتھ رہ کر بڑی قناعت اور صبر کے ساتھ وقت گزارا۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بڑی ہر دلعزیز، غریب پرور، مہمان نواز، خلافت سے محبت رکھنے والی، چندوں کو پابندی کے ساتھ ادا کرنے والی، ایک نیک فطرت، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ کے داماد مربی سلسلہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

۵۔ مکرمہ زاہدہ رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم سید رفیق احمد صاحب (کیلگری کینیڈا)

۱۷/دسمبر ۲۰۲۵ء کو ۶۲ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق ایک مخلص احمدی خاندان سے تھا۔ آپ کے دادا مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کا خاندان قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہا۔ آپ کے والد، دو بھائیوں، دو بہنوئیوں اور دو بھانجوں نے راہ مولیٰ میں شہادت کا رتبہ پایا۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، غریب پرور، نرم مزاج اور ہمدرد خاتون تھیں۔ قرآن کریم سے خاص عشق تھا اور عرصہ دراز تک بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پاتی رہیں۔ بیماری سے قبل آپ مقامی جماعت میں مختلف خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ خلافت سے گہرا والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ اپنی وفات سے قبل آخری ایام میں بھی آپ اپنی بیٹیوں کو نماز، تلاوت اور خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتی رہیں۔ آپ نے اپنی ایک ۱۲ سالہ بیٹی کی وفات کا صدمہ بڑے صبر اور حوصلے سے برداشت کیا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں، ایک بھائی اور تین بہنیں شامل ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر غضنفر شیخ صاحب (آف لندن۔ یوکے) کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کے بھتیجے مکرم شیخ حسام محمود صاحب... میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔

(الحکم جلد 5 نمبر 5 مؤرخہ 10/فروری 1901ء صفحہ 1)

طالب دعا: سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ احمدیہ فلک نما، حیدر آباد، صوبہ تلنگانہ)

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY
Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)
(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)

ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں
ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab, Thyrocare Mumbai

چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان
لقمان احمد باجوہ صاحب
پروپرائٹر: عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ
فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب

جمعہ کی نماز کی اہمیت

خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12/اکتوبر 2007ء بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ کے آغاز میں حضور انور نے سورۃ الجمعہ کی کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ الجمعہ کی آیات 10 تا 12 کی تلاوت فرمائی۔

سوال عامۃ المسلمین میں رمضان کے آخری جمعہ کے حوالے سے کیا غلط تصور پایا جاتا ہے؟

جواب میڈیا کے اس غلط انداز نے رمضان کے اس آخری جمعہ کے بارہ میں یہ غلط تصور پیدا کر دیا ہے کہ چاہے سارا سال نمازیں بھی نہ پڑھو، جمعہ بھی نہ پڑھو، صرف جمعۃ الوداع پر جا کر جمعہ پڑھ لو تو تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

سوال حدیث میں پانچ نمازوں، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ اور رمضان سے اگلے رمضان کے کفارہ بننے کی کیا شرط بیان کی گئی ہے؟

جواب حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اگر انسان کبائر گناہ سے بچے تو پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور رمضان سے اگلا رمضان ان دونوں کے درمیان ہونے والی لغزشوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

سوال خطبہ میں کبائر گناہ (بڑے گناہوں) کی کیا مثالیں بیان کی گئی ہیں؟

جواب دوسرے کے مال میں ناجائز تصرف، یتیموں کا مال کھانا، جو کام انسان خود نہیں کرتا دوسروں کو کہنا کہ یہ کرو، آپس میں دو گروہوں کو لڑا دینا، دو آدمیوں کے تعلقات خراب کر کے فتنہ پیدا کرنا، اور دھوکے سے کسی کا مال کھانا کبائر گناہ میں شامل ہیں۔

سوال سورۃ الجمعہ کی تلاوت کردہ آیات میں نمازِ جمعہ کے لیے بلائے جانے پر کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب حکم دیا گیا ہے کہ جب جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔

سوال نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد انسان کو کیا کرنے کی ہدایت دی گئی ہے؟

جواب ہدایت دی گئی ہے کہ جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

سوال جمعہ کے دن کی اس خاص گھڑی کے بارے میں حدیث میں کیا بیان ہوا ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے؟

جواب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں ایک مسلمان اللہ تعالیٰ سے نماز پڑھتے ہوئے جو بھی بھلائی مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کر دیتا ہے اور وہ گھڑی اور وقت بہت مختصر ہے۔

سوال باجماعت جمعہ ادا کرنا کن لوگوں پر واجب نہیں ہے؟

جواب ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا ایسا حق ہے جو واجب ہے، سوائے غلام، عورت، بچے اور مریض کے۔

سوال بغیر کسی وجہ کے جمعہ چھوڑنے والے کے بارے میں حدیث میں کیا انذار فرمایا گیا ہے؟

جواب حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی نے بلا وجہ جمعہ چھوڑا وہ اعمال نامے میں منافق لکھا جائے گا جسے نہ تو مٹایا جا سکے گا اور نہ ہی تبدیل کیا جا سکے گا۔

سوال جو شخص لہو و لعب اور تجارت کی وجہ سے جمعہ سے لاپرواہی برتتا ہے، اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کیا سلوک ہوتا ہے؟

جواب حدیث کے مطابق جس شخص نے لہو و لعب اور تجارت کی وجہ سے جمعہ سے لاپرواہی برتی، اللہ تعالیٰ بھی اس سے بے پرواہی کا سلوک کرے گا۔

سوال جمعہ کی نماز سے پیچھے رہنے والے کے بارے میں جنت کے حوالے سے کیا روایت آئی ہے؟

جواب روایت میں آتا ہے کہ ایک شخص جمعہ سے پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنت کا اہل ہوتا ہے۔

سوال حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی حدیث میں آنحضرت ﷺ نے جمعہ چھوڑنے والوں کے متعلق اپنی کس کیفیت کا اظہار فرمایا؟

جواب آپؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو جمعہ چھوڑتے ہیں ان کے متعلق میرا دل چاہتا ہے کہ مَیں کسی اور شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور مَیں جمعہ سے پیچھے رہنے والوں کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

سوال اس زمانے میں احمدی کے لیے سورۃ الجمعہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے کیا پیغام ہے؟

جواب یہ زمانہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کی اس سورۃ یعنی سورۃ الجمعہ میں اترے ہوئے احکامات کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے، جنہوں نے ایک جماعت بنانے کے لئے، مسلمانوں کو جمع کرنے کے لئے، انہیں جمعہ کی اہمیت کا احساس دلانے کے لئے آواز دینی تھی۔

سوال بیعت کا دعویٰ کب بے فائدہ ہو جاتا ہے؟

جواب اگر ہمارے جمعوں میں باقاعدگی نہیں، اگر ہمارے جمعوں میں ایک خاص توجہ نہیں تو ہماری بیعت کا دعویٰ بھی بے فائدہ ہے۔

سوال بیویوں اور عورتوں کی اپنے خاوندوں اور بچوں کے لیے لکھے جانے والے خطوط کا خطبہ میں کیا ذکر ہے؟

جواب بعض بیویاں، بعض عورتیں اپنے خاوندوں کے بارہ میں دعا کے لئے لکھتی ہیں کہ دعا کریں کہ انہیں نمازوں میں باقاعدگی کی طرف توجہ پیدا ہو جائے، انہیں جمعوں میں باقاعدگی کی طرف توجہ پیدا ہو جائے، جس سے خوشی بھی ہوتی ہے لیکن ان خاوندوں کی، ان باپوں کی اصلاح نہ ہونے کی صورت میں ان کے بچوں کی تربیت کی فکر بھی ہوتی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق اتمامِ نعمت کی دو صورتیں کون سی ہیں؟

جواب اتمام نعمت کی صورتیں دراصل دو ہیں۔ اوّل تکمیل ہدایت، دوم تکمیل اشاعت ہدایت۔

سوال 'تکمیلِ اشاعتِ ہدایت' کا زمانہ کون سا ہے؟

جواب تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ دوسرا زمانہ ہے جبکہ آنحضرت ﷺ بروزی رنگ میں ظہور فرماویں گے اور وہ زمانہ مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے زمانے میں اشاعتِ ہدایت کے کون سے ذرائع کا ذکر فرمایا ہے؟

جواب آپؑ نے پریس کی طاقت سے کتابوں کی اشاعت اور طبع، ڈاکخانوں، اخباروں، اور ریلوں کے ذریعہ سے سفر آسان ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

سوال موجودہ دور میں تبلیغ اور اشاعت کے کام میں کن جدید وسائل نے مزید وسعت پیدا کی ہے؟

جواب سیٹلائٹ، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ نے اس میں مزید وسعت پیدا کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائیدات کے طور پر ایم ٹی اے اور انٹرنیٹ بھی آپ کو مہیا فرما دیا ہے جس کے ذریعہ سے تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔

سوال خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے کس فدائی کارکن کی وفات کا ذکر فرمایا اور ان کی کیا خدمات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے مکرم ملک خلیل الرحمن صاحب کا ذکر فرمایا، جو ایم ٹی اے پر خلفاء کے خطبات کا انگریزی ترجمہ کرتے رہے، اور قائد خدام الاحمدیہ، نیشنل سیکرٹری سمعی بصری، سیکرٹری تعلیم، ریجنل ناظم انصار اللہ، صدر جماعت ریڈنگ اور پریس سیکرٹری یوکے کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔

***

ارشاد باری تعالیٰ

وَ اَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ لَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ وَ اَحۡسِنُوۡا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔ (البقرہ196)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال و جان خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان سے کام لو۔ اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

طالب دعا : بی.ایم. خلیل احمد ولد مکرم بی.ایم.بشیر احمد صاحب و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلۡبَسُوۡا مِنۡ ثِیَابِکُمُ الۡبَیَاضَ فَاِنَّھَا مِنۡ خَیۡرِ ثِیَابِکُمۡ وَ کَفِّنُوۡا فِیۡھَا مَوۡتَاکُمۡ

(ترمذی، کتاب الجنائز باب ما یستحب من الاکفان حدیث 994)

یعنی سفید کپڑا پہنا کرو کیونکہ یہ بہترین لباس ہے۔ اسی طرح سفید کپڑوں میں ہی دفن کیا کرو۔

طالب دعا : سید وسیم احمد و افراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آ گیا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر ان کا قدم پڑے گا۔‘‘

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 511 پیشگوئی 14)

طالب دعا : میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 585201
Contact Number : 09440023007
08473296444

خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کامل اتباع میں حضرت مسیح موعودؑ کی عبادات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13/ فروری 2026ء بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال مرزا محمد دین صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا رات کی عبادت اور صبح کا کیا معمول بیان کیا ہے؟

جواب آپؑ کی عادت تھی کہ رات کو عشاء کے بعد جلد سو جاتے تھے اور پھر ایک بجے کے قریب تہجد کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ اور تہجد پڑھ کر قرآن کریم کی تلاوت فرماتے رہتے تھے۔ پھر جب صبح کی اذان ہوتی تو سنتیں گھر میں پڑھ کر نماز کے لیے مسجد میں جاتے اور باجماعت نماز پڑھتے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے صوفیوں کی طرح شدید مجاہدات اور ریاضتوں کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب آپؑ نے فرمایا: "میں نے کبھی ریاضاتِ شاقہ بھی نہیں کیں اور نہ زمانہ حال کے بعض صوفیوں کی طرح مجاہدات شدیدہ میں اپنے نفس کو ڈالا اور نہ گوشہ گزینی کے التزام سے کوئی چلہ کشی کی اور نہ خلافِ سنت کوئی ایسا عملِ رہبانیت کیا جس پر خدا تعالیٰ کے کلام کو اعتراض ہو۔"

سوال خواب میں آنے والے بزرگ نے حضرت مسیح موعودؑ کو کس سنت پر عمل کرنے کا اشارہ فرمایا؟

جواب خواب میں بزرگ نے فرمایا کہ " کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لیے رکھنا سنتِ خاندانِ نبوت ہے" اور اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنتِ اہلِ بیتِ رسالت کو بجالاؤں۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے روزے رکھنے کا پوشیدہ طریقہ کس طرح اختیار فرمایا؟

جواب آپؑ نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتے اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو دے دیتے اور اس طرح تمام دن روزہ میں گزرتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔

سوال روزوں کے دوران غذا کم کرتے کرتے حضرت مسیح موعودؑ کا روزانہ کا کھانا کتنا رہ گیا تھا؟

جواب آپؑ فرماتے ہیں کہ "یہاں تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔"

سوال ان روزوں کے نتیجے میں روحانی طور پر حضرت مسیح موعودؑ پر کیا مکاشفات ظاہر ہوئے؟

جواب آپؑ فرماتے ہیں: "بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین وعلی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا۔"

سوال نورانی ستونوں کی حقیقت کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے کیا وضاحت فرمائی؟

جواب آپؑ نے فرمایا: "میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کیے گئے تھے یعنی وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا جو اوپر سے نازل ہوا اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہوگئی۔"

سوال شدّت کے ساتھ مجاہدات کرنے والے درویشوں کا انجام حضرت مسیح موعودؑ نے کیا بیان فرمایا؟

جواب آپؑ نے فرمایا کہ کئی شدید ریاضتیں اختیار کرنے والے "آخر یُبوستِ دماغ سے وہ مجنون ہو گئے اور بقیہ عمر اُن کی دیوانہ پن میں گزری یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ میں مبتلا ہو گئے۔"

سوال بچپن میں کوٹھے سے گرنے پر جب حضرت مسیح موعودؑ کو ہوش آیا تو آپؑ نے سب سے پہلے کیا پوچھا؟

جواب جس وقت آپؑ کو ہوش آئی تو پوچھتے ہیں کہ "نماز کا وقت ہوا ہے یا نہیں؟"

سوال رمضان المبارک میں تہجد اور وتر کے وقت آپؑ کے نوافل اور قراءت کا کیا طریقہ تھا؟

جواب آپؑ وتر اوّل شب میں پڑھ لیتے تھے اور نماز تہجد آٹھ رکعت دو دو رکعت کر کے آخر شب میں ادا فرماتے تھے جس میں آپ ہمیشہ پہلی رکعت میں آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص کی قراءت فرماتے تھے۔

سوال رکوع اور سجود میں حضرت مسیح موعودؑ کون سی دعا اکثر پڑھا کرتے تھے؟

جواب آپؑ رکوع اور سجود میں "يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ" اکثر پڑھتے تھے۔

سوال سحری کھانے کے وقت کے معاملے میں حضرت مسیح موعودؑ کا کیا طریقہ عمل تھا؟

جواب آپؑ ہمیشہ سحری نماز تہجد کے بعد کھاتے تھے اور اس میں اتنی تاخیر فرماتے تھے کہ بعض دفعہ کھاتے کھاتے اذان ہو جاتی تھی اور آپؑ بعض اوقات اذان کے ختم ہونے تک کھانا کھاتے رہتے تھے۔

سوال جب حضرت مسیح موعودؑ گھر میں مغرب کی نماز پڑھاتے تھے تو اکثر قرآن کریم کی کون سی آیت پڑھتے تھے؟

جواب آپؑ اکثر سورہ یوسف کی یہ آیت پڑھتے تھے: "اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْۤ اِلَی اللّٰهِ" (مَیں تو اپنے رنج وغم کی صرف اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد کرتا ہوں)۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے نماز میں حضوریِ قلب حاصل کرنے کے لیے بار بار نماز پڑھنے کا نسخہ کیا بیان فرمایا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا کہ بار بار نماز پڑھنی چاہیئے یہاں تک کہ روحانی نشہ ہو جائے۔

سوال شدید زلزلے کے وقت حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے خاندان اور خدام کے ساتھ کیا طرزِ عمل دکھایا؟

جواب آپؑ بمع اہل بیت اور بال بچہ کے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنے میں مصروف ہو گئے اور اپنے ربّ کے آگے سربسجود ہوئے اور بہت دیر تک قیام رکوع اور سجدہ میں سارا کنبہ بمع خدام کے گرا رہا۔

سوال سیالکوٹ میں قیام کے دوران مائی حیات بی بی نے والد کے مکان پر آپؑ کی تلاوت اور سجدوں کی کیا حالت بیان کی؟

جواب ان کے والد بتاتے تھے کہ "مرزا صاحب قرآن مجید پڑھتے پڑھتے بعض وقت سجدے میں گر جاتے ہیں اور لمبے لمبے سجدے کرتے ہیں اور یہاں تک روتے ہیں کہ زمین تر ہو جاتی ہے۔"

سوال نہایت بچپن کی عمر میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی ہم سن لڑکی سے دعاؤں کے متعلق کیا فرمایا تھا؟

جواب آپؑ بچپن میں کہا کرتے تھے کہ "نامراد ے دعا کر کہ خدا میرے نماز نصیب کرے۔"

سوال عید الاضحیٰ 1900ء (حج کے دن) حضرت مسیح موعودؑ نے قادیان میں دن کس طرح گزارنے کا ارشاد فرمایا؟

جواب آپؑ نے فرمایا کہ "میں یہ حج کا دن خاص دعاؤں میں گزارنا چاہتا ہوں" اور حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کے ذریعے لوگوں سے دعا کی درخواستیں لکھوا کر خاص دعاؤں اور تضرعات میں دن گزارا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کن دو مرحومین کا ذکر خیر فرمایا؟

1) مکرمہ امۃ الشریف صاحبہ (اہلیہ محمود احمد بٹ صاحب، ڈیریاں والا۔ نارووال)
2) مکرم شیخ بشیر احمد صاحب (لاہور)

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کن کے بارہ میں فرمایا کہ ”میں نے بھی دیکھا ہے، بڑے عاجز انسان تھے اور بڑی عاجزی سے ہر ایک سے ملنے والے تھے۔“

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ الفاظ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب (لاہور) مرحوم کے بارہ میں فرمائے ہیں۔

***

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اب ایک مومن کے لئے، ایک ایسے شخص کے لئے جو اپنے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے، اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے، اُس کے لئے اس سے زیادہ دل آزاری کی اور تکلیف دہ بات کیا ہوسکتی ہے کہ وہ اپنے آقا کے بارے میں ایسی بات سنے جس سے آپ کی شان میں ہلکی سی بھی گستاخی ہوتی ہو۔
(خطبہ جمعہ 28/ جنوری 2011ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
SK ABDUL QADIR
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 91847-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 12665: میں Mubashira صاحبہ زوجہ Niyamathulla Khan صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری، تاریخ پیدائش 22.04.1999، پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: 3/388 Vantage Ganga Apartment, Kuberan Nagar, 9th Street, Madipakkam, CH, INDIA، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27.01.2026 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ زیورات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

* GOLD CHAIN - 48.5 grm (22 K)
* GOLD CHAIN - 40.9 grm (22 K)
* GOLD CHAIN - 12.4 grm (22 K)
* GOLD BRACELET - 6.5 grm (22 K)
* GOLD EARINGS - 4.0 grm (22 K)
* GOLD BANGLES(2) - 16.15 grm (22 K)
* GOLD RING - 3.49 grm (22 K)
* GOLD RING - 3 grm (22 K)
* GOLD RING - 1 grm (22 K)
* DIAMOND NECKLACE - 15.31 grm (0.64CARAT 18 K GOLD)
* DIAMOND RING - 1.33 grm (0.08 CARAT 18 K GOLD)
* DIAMOND EARING - 3.46 grm (0.19 CARAT 18 K GOLD)
* MAHAR GOLD CHAIN – 28 grm(22 K)

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 3,000/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : Mlv.Irfan Ahmad الامتہ : Mubashira گواہ : Niyamathulla kaan

مسل نمبر 12666: میں Hibathullah.U بنت Umar Farooque صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری، تاریخ پیدائش 06.12.2003، پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: Masjid Haadi,AGS Colony, 2nd Street, Puzhuthivakkam, Chennai- 600091,INDIA، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27.01.2026 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

مسل نمبر 12667: میں Rumi Khatun زوجہ Zahir Hussain صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری، تاریخ پیدائش 28.10.2001، پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ:
16/A' Valan Nagar Wireless Road Trichy,INDIA
بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30.01.2026 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 55,000/- روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : Zahir Hussain الامتہ : Rumi Khatun گواہ : Umar Abdul Qadeer

مسل نمبر 12668: میں Faiza Bilqees زوجہ H.Shafeek-Ur-Rahmat صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری، تاریخ پیدائش 25.10.1989، پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: No2, Aruna Anbika Apartment, NGO Nagar, Alapakkam,Perungalatadr Chennai,INDIA، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27.01.2026 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ زیورات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔
گولڈ بینگل (1 سیٹ): 19.560 گرام (22 کیریٹ)، گولڈ اسٹوڈ/بالیاں (1 سیٹ): 12.720 گرام (22 کیریٹ) گولڈ لونگ نیکلیس (1 سیٹ): 36.530 گرام (22 کیریٹ)، گولڈ رنگ (1 عدد): 1.600 گرام (22 کیریٹ)، گولڈ رنگ (1 عدد): 3.230 گرام (22 کیریٹ)، گولڈ رنگ (1 عدد): 2.180 گرام (22 کیریٹ)، گولڈ بینگل (1 عدد): 14.440 گرام (22 کیریٹ) گولڈ نیکلیس (1 عدد): 20.820 گرام (22 کیریٹ)، گولڈ بریسلیٹ (1 عدد): 8.130 گرام (22 کیریٹ)، کُل (22) (119.21gms کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 3,000/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: Mlv.Irfan Ahmad الامتہ: Faiza Bilqees گواہ: Umar Abdul Qadeer

مسل نمبر 12669: میں Miss K.Ruksana زوجہ مکرم Abid Shareef صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری تاریخ پیدائش 01.10.1998، تاریخ بیعت 2017ء، حالیہ پتہ: احمدیہ مسلم مشن بلّاری، انڈیا، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 22.08.2025 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ حق مہر 1,20,000/- روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : Tahir Ahmad Gulbargi الامتہ: K.Ruksana گواہ: Tahir Ahmad

مسل نمبر 12670: میں Miss Sana Anjum زوجہ مکرم Tahir Sharif صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری، عمر 28 سال، پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: Indira Nagar Bellarappa Colony, Behind APMC, Yard, Bellari - 583101,INDIA، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 22.08.2025 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ حق مہر 1,00,000/- روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : Tahir Ahmad Gulbargi الامتہ: Sana Anjum گواہ : Aijaz Ahmed

مسل نمبر 12671: میں اوشا شیخ زوجہ مکرم مشتاق احمد صاحب مرحوم، قوم: احمدی مسلمان، پیشہ امور خانہ داری، تاریخ پیدائش 15.07.1972، پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: مکان نمبر 117، گاندھی نگر چوراہا، بہوا، فتح پور، یوپی، بھارت، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18.02.2026 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت درج ذیل جائیداد ہے: گاؤں میں مکان ہے۔ بہوا میں پانچ بسوہ کھیت ہے۔ سروے نمبر 413۔ گاؤں دھن سنگپور میں 3 بسوہ کھیت ہے۔ 595/414 سروے نمبر۔ گولڈ 07 گرام (20 کیریٹ)، چاندی 250grm۔ میرا گزارہ آمد ماہوار 2,000/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ارشاد علی الامتہ: اوشا شیخ گواہ : مکرم ڈاکٹر عمر مختار صاحب

مسل نمبر 12672: میں Hibathul Kareem S.V زوجہ Rineez Ahmed.N صاحب، قوم: احمدی مسلمان، پیشہ: Ph.D Scholar Biochemistry، عمر: 30 سال، تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: Shamiyanah,Vattiyoorkavu,Thiruvananthapuram,INDIA، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 14.12.2025 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت درج ذیل جائیداد ہے: گولڈ 240 گرام (22 کیریٹ)، حق مہر: 2,00,000/- روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہوار 13,000/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: Muzaffer Ahmed.M الامتہ: Hibathul KareemSV گواہ: Rineez Ahmed

مسل نمبر 12673: میں Dr.Samreen A.Sudheer زوجہ Asmal U صاحب، قوم: احمدی مسلمان، پیشہ: Doctor، تاریخ پیدائش: 20.09.1999، پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: Ahmadiyya Muslim Jamath, Masjidunnasir, Lajnath Ward, Near Collectreate Office, Po/Dt Alapuzha, Kerala, Pin 688001,INDIA، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 16.12.2025 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت درج ذیل منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے: زیور طلائی 112 گرام (22 کیریٹ)، (2) حق مہر: 10,00,000/- (دس لاکھ) روپئے میں سے 5,25,000/- (پانچ لاکھ پچیس ہزار) روپئے کے برابر 48 گرام (22 کیریٹ) گولڈ کی صورت میں وصول پائے۔ باقی 4,75,000/- (چار لاکھ پچھتّر ہزار) روپئے بذمہ خاوند ہے۔ میرا گزارہ آمد از بیب خرچ ماہوار 1,000/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: T.A Sudheer الامتہ: Dr. Samreen A Sudheer گواہ: T.A Zubair Ahmad

***

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
Email: badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2026-28 Vol. 75 Thursday 20 August- 2026 Issue. 34

ACT. MANAGER
ATHAR AHMAD SHAMIM
Mobile : +91 9815639670
Email:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (WEIGHT : 50 -100 Gms/Issue)

شکر گزاری کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عملی نمونہ اور آپؑ کی تعلیمات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14/اگست 2026ء بمطابق 14/ظہور 1405/ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ خطبات میں شکر گزاری کے اظہار کے لیے آنحضرت ﷺ کی تعلیم اور اسوۂ حسنہ بیان کیا تھا۔

شکر گزاری کے اس اعلیٰ معیار کو آپؐ کے غلام صادق اور اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح سمجھا اور اپنے عمل سے گھر میں بچوں کو کیسے سمجھایا، اس کے متعلق بعض حوالے پیش کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نعمتوں پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی اہمیت اور حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

جب انسان کسی اعلیٰ مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ مغرور ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اس عرصے میں بہت کچھ نیک کام کرسکتا ہے اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ۔ اگر تم میرا شکر ادا کرو تو میں اپنے احسانات کو اور بھی زیادہ کرتا ہوں اور اگر تم کفر کرو تو پھر میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے

یعنی انسان پر جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہوں تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے اور انسانوں کی بہتری کا خیال رکھے اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور الٹا ظلم شروع کر دے تو پھر خدا تعالیٰ اس سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے اور عذاب نازل کرتا ہے۔

پھر ایک موقع پر آپؑ فرماتے ہیں کہ

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کا بہت شکر کرنا چاہیے کہ جس نے اُن کو ایک ایسا دین بخشا ہے جو علمی اور عملی طور پر ہر ایک قسم کے فساد اور مکروہ باتوں اور ہر ایک نوع کی قباحت سے پاک ہے

پھر اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور سلسلہ احمدیہ کے قیام پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لیے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام واشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لیے اور نیز اُن کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامی دین اسلام ہے، جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور نہیں ہونے دوں گا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور اِن اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چُپ رہتا اور اپنے اُس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں مؤکد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسولؐ کی یہ صاف اور کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا کہ جو اس کے دین کی تجدید کرے گا... سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدے کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیش گوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا اور نہ صرف پیشگوئی کو پورا کر دیا بلکہ آئندہ کے لیے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔

اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدے بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے ہمارے بزرگ آباء اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں سفر کر گئیں وہ تم نے پا لیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا، اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔

آج کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو مان لیں اور اپنے آپ کو وحدت کی لڑی میں پرو لیں تا کہ مشکلات سے بچ سکیں۔

ایک متلاشئ حق کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کا شکر کرو کہ اس نے عین وقت پر دستگیری فرمائی ہے اور اس سلسلے کو قائم کیا۔ اس لیے تم کو مناسب ہے کہ اس فضل کو جو تم کو دیا گیا ہے، ضائع نہ کرو اور ادب کی نگاہ سے دیکھو اور اس مدد اور نصرت کی جو تمہیں دی گئی ہے قدر کرو...

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو لوگ شناخت کر لیتے ہیں۔ پس تم پر یہ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے تمہیں یہ قوت عطا کی ہے اور شناخت کی آنکھ بخشی ہے۔

سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے والوں کے اخلاص و محبت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

میں اس بات کے اظہار اور اس کے شکر ادا کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا، میرے ساتھ تعلقِ اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے، جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے، محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں، نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں...

پھر دعا کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ

اے رب العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خاص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین۔

ایک روایت آتی ہے کہ ایک مرتبہ آپؑ نے گھر میں بچوں کو کہانی سنائی کہ ایک گنجا اور ایک اندھا تھا۔ اللہ نے ان کے پاس ایک فرشہ بھیجا۔ اس نے گنجے سے پوچھا تُو کیا چاہتا ہے۔ اس نے کہا کہ میرے سر پر بال ہوں اور مجھے مال و دولت مل جائے۔ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے بال اُگ گئے اور اس کو مال و دولت مل گئی۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا۔ اس نے اندھے سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے۔ اس نے کہا میری آنکھیں ہوں اور مجھے مال و دولت مل جائے۔ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بینائی ٹھیک ہو گئی اور اس کو بھی مال و دولت مل گئی۔ کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانے کے لیے فرشتے کو دوبارہ غریب آدمی کے روپ میں بھیجا۔ اس نے جا کر گنجے سے سوال کیا تو اس نے ترش روئی سے، بڑی بدمزاجی سے جواب دیا اور جھڑک دیا اور کہا کہ چل تیرے جیسے بہت فقیر پھرتے ہیں۔ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ دوبارہ گنجا ہو گیا اور مال جاتا رہا۔ پھر وہ اندھے کے پاس آیا اور سوال کیا۔ اندھے نے کہا سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی نے دیا ہے اور اسی کا مال ہے تم لے لو۔ پھر اللہ نے اس کو اور مال و دولت دی۔ سو عزیز بچو تم بھی یاد رکھو کہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر کرو اور اس کی قدر کرو اور سوالی کو نہ جھڑکو۔ خیرات کرنا اچھی بات ہے اور سوالی کو دینا چاہیے اس سے خدا خوش ہوتا ہے اور نعمت زیادہ کرتا ہے۔ پھر ایک موقع پر آپؑ نے حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کے بارہ میں فرمایا:

حضرت حکیم مولوی صاحب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہیں۔ ان کے ذریعے کئی غریبوں کا علاج ہو جاتا ہے۔ علاج تو دوسروں کا ہوتا تھا مگر شکر آپؑ کر رہے تھے کہ انسانی خدمت کر رہے ہیں اور انسانوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چند مرحومین کا ذکر فرمایا

☆... مکرم حافظ شہباز احمد صاحب مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ۔ ۱۸؍ جولائی کو ۳۱؍ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ موصی تھے۔ ۲۰۱۹ء میں جامعہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ نمل یونیورسٹی سے فرنچ میں ایم اے کیا۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور اہلیہ شامل ہیں۔

☆... مکرم یلننگانہ مومنی صاحب برکینا فاسو۔ یہ شہید ہیں۔ کھیتوں میں کام کر رہے تھے کہ دہشتگردوں نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ ۱۹۸۹ء میں بیعت کی۔ پسماندگان میں دو بیوگان اور ۱۳؍ بچے ہیں۔

☆... مکرم یحییٰ سوماری صاحب آف مالی۔ ۳۲؍ سال کی عمر میں شہید ہو گئے۔ مالی کی فوج میں شامل تھے۔ ۴؍ جولائی کو راؤنڈ پر جاتے ہوئے دہشتگردوں کے حملہ میں شہید ہو گئے۔

☆... مکرم سراج الحق قریشی صاحب۔ نائب افسر جلسہ سالانہ ربوہ تھے۔ قمر الحق قریشی صاحب مربی سلسلہ کے والد تھے۔

☆... مکرم لاوال طیب صاحب معلم سلسلہ نائیجیریا سے تھے۔

☆... مکرم ماسٹر غفور احمد صاحب کینیڈا۔ سانگلہ ہل میں ایک جماعت کے صدر رہے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

☆...☆...☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad